هٰذا من فضل ربی

النور

مئی 2012

ولله ما في السموات وما في الأرض

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النور ناروے

مارچ 2012 عیسوی
ربیع الثانی 1433 ہجری
امان 1391 ھش

نگران اعلیٰ

زرتشت منیر احمد خان

نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے

مدیر

چوہدری شاہد محمود کاہلوں

نائب

عامر حسین خالد محمود (اُردو)

سرورق

قیصر محمود باسط

منصور شاہ

شائع کردہ

شعبہ اشاعت۔ جماعت احمدیہ ناروے

Sørenbulls vei 1, 1051

Oslo. Norway

www.alislam.org

www.ahmadiyya.no

فہرست	صفحہ نمبر
قرآن	4
حدیث	7
کلام الامام	12
ارشادات خلفائے احمدیت	13
خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ (فرمودہ 23 ستمبر 2005ء)	18
دعائیہ نظم	32
مساجد کا احترام	34
مسجد بیت النصر اوسلو کی تعمیر کے دوران بشارات اور تائید الٰہی کے نظارے	35
بیت النصر کے نام (نظم)	39
حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ کی برکات	40
نظم	46
تعمیر مسجد بیت النصر کے مختلف مراحل	47
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسجد بیت النصر کا معائنہ سال 2005	58
نظم	61
مسجد بیت النصر اوسلو کی تعمیر کا سفر	63
خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ (فرمودہ 30 ستمبر 2011ء)	68
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسجد بیت النصر اوسلو میں ورودِ مسعود	82

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۹۷﴾

(آل عمران 97)

یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔

فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۹۸

(آل عمران 98)

اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

مسجد کے متعلق قرآن کریم کی چند آیات کریمہ

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۶﴾ (البقرہ126)

اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ
اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ (البقرہ115)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی۔ (حالانکہ) ان کے لئے اس کے سوا کچھ جائز نہ تھا کہ وہ ان (مسجدوں) میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ
اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ (التوبہ17)

مشرکین کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے نفسوں کے خلاف کفر کے گواہ ہیں۔ یہی ہیں وہ جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ میں بہت لمبے عرصے تک رہنے والے ہیں۔

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۸﴾

(التوبہ18)

اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًا بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾

(التوبہ107)

اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾

(التوبہ108)

تُو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَاِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ مَكَانَ الۡبَيۡتِ اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡـًٔا وَّطَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡقَآئِمِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۲۷﴾

(الحج27)

اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۸﴾ (الحج28)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہو گئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ (الحج41)

(یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (العنکبوت68)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ جبکہ اُن کے ارد گرد سے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کر دیں گے؟

حدیثِ مبارکہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنٰی اللّٰہُ لَہُ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔

(مسلم باب فضل بناء المساجد)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنّت میں ایسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

مسجد قبا

سب سے پہلی مسجد

مکہ سے ہجرت کے بعد جب آنحضرت ﷺ مدینہ کی نواحی بستی ''قبا'' میں تشریف فرما ہوئے تو وہاں آپؐ نے خدا کے پہلے گھر کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے ڈالی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ خود ہی معمار تھے اور خود ہی مزدور تھے۔ رسول کریمؐ کو اس مسجد سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ ہر ہفتہ کے دن تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ باب من الی مسجد قبا)

آپؐ کے صحابہؓ نے بھی اس یاد کو قائم رکھا اور آج بھی یہ مسجد مرجعِ خلائق ہے۔

مسجد نبوی

عہد نبویؐ کی سب سے عظیم الشان مسجد وہ ہے جو آج مسجد نبویؐ کے نام سے معروف ہے اور قبا سے مدینہ تشریف لانے کے بعد حضورؐ نے صحابہؓ کے ساتھ مل کر یہ مسجد تعمیر کی۔ اس کی زمین سہل اور سہیل نامی دو یتیم بچوں کی تھی جو حضرت اسعد بن زرارہ کی زیر تربیت پرورش پاتے تھے۔ حضورؐ نے جب زمین لینا چاہی تو ان یتیموں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا مگر حضورؐ نے قیمت ادا فرمائی۔

(بخاری کتاب المناقب باب ھجرت النبیؐ)

مسجد مبارک قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مبارک الہام

مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جاوے گا۔

(براہین احمدیہ جلد 4 صفحہ 559)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اس مسجد میں ہوں گے۔ چنانچہ اب تک اس مسجد میں بیٹھ کر ہزارہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں۔ اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں۔ اور اسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا نماز پڑھتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں۔"

مساجد کی اغراض

- مساجد بنی نوع انسان میں مساوات پیدا کرتی ہیں۔
- مساجد لوگوں کو ہر قسم کی برائیوں اور شر سے محفوظ رکھتی ہیں۔
- مساجد امن کے قیام کا ذریعہ ہوتی ہیں۔
- مساجد کے ذریعہ لوگوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کی بھی عادت پڑتی ہے۔
- مساجد میں وہ لوگ رہتے ہیں جو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں وہاں پر مسافر بھی کچھ عرصہ کے لئے ان میں قیام کر سکتا ہے۔
- مساجد انسانی ہمدردی کا عظیم جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ نمازوں میں ایک دوسرے سے مل کر حالات کا علم ہوتا ہے اور باہمی دکھ درد دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

”اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔“

(کشتی نوح)

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہمارے جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔“

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 93)

حضرت الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

۔۔۔ دیکھو ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا کام مدینہ طیبہ میں بھی مسجد کی بنا تھی مگر اس کے لئے کوئی بڑا اہتمام اس وقت نہیں کیا گیا۔ معمولی کھجور کے پتوں کی چھت ڈال لی گئی۔ یہاں تک کہ بارش میں وہ مسجد اس قدر ٹپکتی کہ صحابہ کے کپڑے لت پت ہوجاتے۔ وہی مسجد گو آج عظیم الشان مسجد ہے۔۔۔

(الحکم 24/اگست 1903ء صفحہ 15)

۔۔۔غرض جس جس جگہ ہمارے بھائی رہتے ہیں تو سب سے مقدم اور ضروری کام کم از کم ایک چھوٹی سی مسجد جیسی ممکن ہو بنالو۔اگر سستی کروگے تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔۔۔

(الحکم 17/مئی 1904ء صفحہ 8)

حضرت مرزا محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مخصوص ہیں۔ مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہ ہر قسم کی بکواس کرتے ہیں۔ آپس میں دنیوی معاملات پر جھگڑتے ہیں۔ انہیں تو چاہئے تھا کہ جب تک مسجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کی زبانیں تر رہتیں مگر وہ بجائے ذکرِ الٰہی کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں۔ تعجب آتا ہے کیوں ابھی تک لوگوں کو اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں ہوئی کہ انہیں مساجد کا احترام کرنا چاہئے اور لغو باتوں کی بجائے ذکرِ الٰہی میں اپنا وقت گذارنا چاہئے۔“

(تفسیر کبیر جلد 8 تفسیر سورۃ الفجر 542)

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ

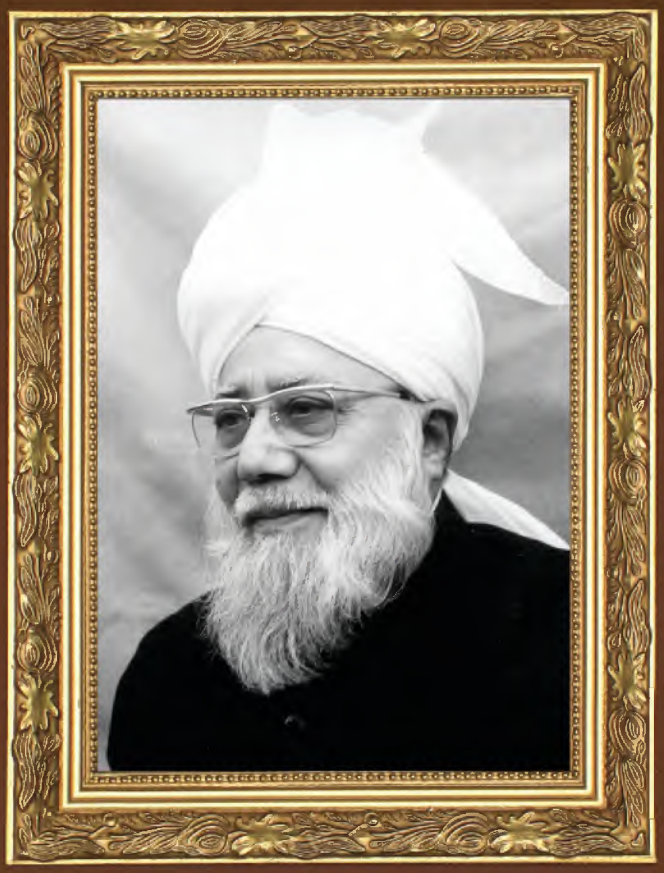

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں "مسجد نصرت جہاں" کے افتتاح کے موقع پر جو دردمندانہ دعائیں کی تھیں ان کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔

اے خدا! اس مسجد کو بابرکت بنا اور اسے مخلصانہ عبادت اور بے لوث خدمت کا مرکز بنا دے۔ خدا کرے کہ تمام وہ لوگ جو اس مسجد سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ تمام بنی نوع انسان کی خدمت بجالائیں سب سے ہمدردی کا سلوک کریں۔ سب کی خیر خواہی کے جذبہ سے معمور ہوں اور سب سے برادرانہ اور مخلصانہ تعلق رکھنے والے ہوں۔ ان سے کسی کو کوئی تکلیف یا ضرر نہ پہنچے نہ ان کے ہاتھوں سے نہ ان کی زبانوں سے نہ ہی کسی اور طریق سے۔ اے خدا ان کے دلوں کی تاریکی کو دور فرما اور ان سے پھوٹ کر نکلنے والی روشنی سے ساری دنیا کو منور کر دے!

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

"اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اپنے خاص فضل سے دین متین کی بھرپور اشاعت کا موجب بنائے اور اس کے لئے جلد از جلد اتنے نمازی مہیا فرما دے کہ یہ وسیع مسجد بھی نمازیوں کے لئے ناکافی ہو جائے اور مزید وسعت کی ضرورت پیش آ جائے۔ مساجد کی آبادی اور رونق دراصل نمازیوں ہی سے ہے۔"

(فرمودہ 30 ستمبر 1983)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”ان مساجد کو آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ ان مساجد سے دنیا کو یہ پیغام ملنا چاہئے کہ یہاں سے پیار، محبت اور ہمدردی کے ہر وقت چشمے پھوٹتے ہیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 13 اگست 2010)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 23؍ ستمبر 2005ء (23؍ تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام اوسلو۔ (ناروے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
(لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ)۔ (آل عمران: 93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم کامل نیکی ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی بھی چیز تم خرچ کرو، اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے نماز کے حکم کے ساتھ ہی مالی قربانی کے بارے میں بھی فرمادیا جیسا کہ فرمایا (وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ) (البقرۃ: 4) نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، جہاں اس کی عبادت کرنا ضروری ہے وہاں اس کی راہ میں اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے تزکیہ نفس بھی ہوتا ہے۔ مال سے محبت کم ہوتی ہے اور ایک مومن اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی وقتاً فوقتاً قومی ضرورت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحریک فرماتے تھے۔ اور صحابہؓ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں سب اپنے مال قربان کرتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں تحریک فرمائی کہ دین کو مالی قربانی کی ضرورت ہے تو حضرت

بلالؓ نے جو اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی وہ عورتوں کے زیورات سے بھر گئی۔ عورتیں امڈی پڑتی تھیں، ایک دوسرے پر گرتی پڑتی تھیں کہ جو کچھ ہے پیش کر دیں۔ ایک دفعہ آپؐ کی تحریک پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا کُل اثاثہ اللہ اور اس کے رسول کے حضور پیش کرنے کے لئے لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابو بکر! گھر میں بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو عرض کی: گھر میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی اثاثہ نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی سامان نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوا تھا تو اس وقت میرا خیال تھا کہ آج مَیں ابو بکر سے آگے نکل گیا ہوں لیکن کہتے ہیں کہ ابو بکر کی بات سن کر میں نے سوچا کہ مَیں ابو بکر سے کبھی آگے نہیں نکل سکتا۔

جب یہ آیت (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 93) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ انصاریؓ جو مدینہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار تھے، ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سب سے عمدہ باغ

"بئر حاء" نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں کے کنویں کا ٹھنڈا پانی پیا بھی کرتے تھے، بڑا آپؐ کو پسند تھا۔ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابو طلحہ انصاریؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ مَیں اسے اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔ تو صحابہؓ کی مالی قربانیوں کے یہ نمونے ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الاشربہ۔ باب استعذاب الماء)

اس آیت کی وضاحت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے نہیں پاسکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔"

پھر آپ نے فرمایا: "مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ)

کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں۔ اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ کی راہ میں جان قربان کردیں۔"

"تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے نہیں پاسکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔"

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔"

فرمایا: "کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے

لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود زیر سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 93)

پس چودہ سو سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں میں یہ انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی اور بہت سوں کے دلوں میں یہ انقلاب پیدا کیا جس کی وجہ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں نے بھی پہلوں سے ملنے کی خوشخبری پائی اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کے انعام سے انعام یافتہ ہوئے۔ آج ہم احمدی بھی جو ان بزرگوں کی اولادیں ہیں اور خالصتاً اللہ کی خاطر ان نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جن کے کرنے کا اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر عہد کیا ہے۔ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے مطابق دائمی اور ہمیشہ رہنے والا زمانہ ہے اور خلافت حقہ کے ذریعہ اس نے تا قیامت جاری رہنا ہے۔ اس لئے اس تعلیم کے ذریعہ سے جس کی چند جھلکیاں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات سے پیش کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم اس کی راہ میں اپنا بہترین مال پیش کریں، اس کی رضا حاصل کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ) اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہو گا۔ یعنی تمہارے اپنے لئے بھی یہ بہتر ہے کیونکہ تم جو مال خرچ کرو گے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہو گا، تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد تم اپنے یا اپنے گھر پر یا اپنی اولاد پر جو خرچ کرو گے اس میں بھی برکت پڑے گی۔ تمہارے تھوڑے مال میں بھی خدا تعالیٰ اتنی برکت رکھ دے گا جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہی ہو گی۔ تمہارے بچوں میں اور ان کی تربیت میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ غرض کہ یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا (وَمَنۡ

مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ) (الحشر: 10) اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ پس اگر فلاح پانی ہے، کامیابی حاصل کرنی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اگر اپنے مالوں اور اولادوں میں برکت ڈالنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو۔ آج اس بخل سے بچنے کی احمدی کو سب سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد مالی قربانی کا زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کو کس طرح کامیاب فرماتا ہے؟ فرمایا کہ (اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ) (التغابن:)۔ اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

پس یہ مالی قربانی قرضۂ حسنہ ہے۔ اللہ کو بظاہر مال کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو قربانی ہے کیونکہ یہ تم نے میری خاطر کی ہے۔ اس لئے مَیں اسے تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب قدر کرنے والوں سے زیادہ قدر کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر کے لوٹاتا ہے۔ تو یہ قرضہ حسنہ کیا ہے؟ یہ تو ایک تجارت ہے اور تجارت بھی ایسی جس میں سوائے فائدے کے کچھ ہے ہی نہیں۔ اس لئے کسی بھی قربانی کرنے والے کو کبھی یہ خیال نہ آئے کہ مَیں نے خدا پر کوئی احسان کیا ہے۔ اور صرف مالی لحاظ سے یا دنیاوی لحاظ سے ایسے قربانی کرنے والوں کے حالات اللہ تعالیٰ ٹھیک نہیں کرتا بلکہ فرمایا کہ تمہارے جو دنیاوی فائدے ہونے ہیں وہ تو ہونے ہیں، مَیں گناہ بھی بخش دوں گا۔ انسان گناہوں کا پتلا ہے ایک دن میں کئی کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، کئی کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ایک تو ان قربانیوں کی وجہ سے ان گناہوں سے بچے رہو گے، نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔ دوسرے جو غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہو گئی ہیں، اللہ کی راہ میں قربانی کر کے ان کی بخشش کے سامان بھی پیدا کر رہے ہو گے۔ پس اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔

> اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کس طرح ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے، اس بارے میں ایک حدیث سے روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے

ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ !روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال ومتاع برباد کر دے۔

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقیٰ۔۔۔)

تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے بھی دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتوں کی دعا کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے کہ وہ قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل نازل کرنے کے طریقے ہیں۔ اس حدیث نے تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا دیا کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے، ان کی بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے، ان کے مال میں اضافہ کرتا ہے، ان کے نفوس میں برکت ڈالتا ہے۔ دوسری طرف بخیل اور کنجوس اور دنیا داروں کو نہ صرف ان برکات سے محروم کر رہا ہوتا ہے بلکہ ایسے مواقع بھی آجاتے ہیں کہ جو ان کے پاس ہے اس دنیا میں بھی اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کی ہلاکت کے سامان ہو رہے ہوتے ہیں۔

ایک سخی اور مالی قربانی کرنے والے کے جنت میں جانے اور بخیل کے دوزخ کے قریب ہونے کے بارے میں ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ فرمایا: اَن پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ کی راہ میں زیادہ محبوب ہے۔

(تشیریہ۔ الجود والسخاء۔ صفحہ ۲۲۱)

آدمی بڑی عبادتیں کرنے والا بھی ہے لیکن کنجوس ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا محبوب نہیں جتنا ایک سخی ہے چاہے کم عبادتیں بھی کر رہا ہو۔ عبادتیں تو کم نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ پھر عبادتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دنیاوی لحاظ سے بھی کس طرح نوازتا ہے اور مال میں برکت دیتا ہے، کس طرح قرضہ حسنہ کو لوٹاتا ہے۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ کئی بار سنی ہوگی۔ لیکن جب مالی قربانیوں کا وقت آتا ہے اس وقت اکثر لوگ یہ بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعے کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ آسمان پر بادل تھے۔ اتنے میں اس نے بادلوں میں سے آواز سنی کہ اے بادل !فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر دے۔ وہ بادل اس طرف چلا گیا۔ وہ آدمی جس نے یہ آواز سنی تھی وہ بادل کے اس ٹکڑے کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ ایک پتھریلی زمین پہ برس رہا ہے۔ ایک چٹان ہے، پہاڑی سی ہے وہاں بادل برس رہا ہے اور پھر ایک نالے کی صورت میں وہ پانی اکٹھا ہو کے بہنے لگا۔ وہ شخص بھی نالے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تو دیکھا کہ وہ نالہ ایک باغ میں داخل ہوا اور باغ کا مالک اس پانی کو بڑا سنبھال کے، طریقے سے، جہاں جہاں

باغ میں پانی کی ضرورت تھی وہاں لگا رہا تھا۔ تو اس آدمی نے جس نے یہ آواز سنی تھی باغ کے مالک سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں سے سنا تھا۔ باغ کے مالک نے نام پوچھنے کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے بتایا کہ اس طرح میں نے بادل سے آواز سنی تھی۔ وہ کون سا نیک عمل ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر اتنا مہربان ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ میرا یہ طریق کار ہے کہ باغ سے جو بھی آمد ہوتی ہے اس کا ایک تہائی (۱/۳ حصہ) خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ اور ۱/۳ حصہ اپنے اہل و عیال کے گزارے کے لئے، گھر کے خرچ کے لئے رکھ لیتا ہوں اور ۱/۳ حصہ دوبارہ اس باغ کی نگہداشت اور ضرورت کے خرچ وغیرہ کے لئے رکھ لیتا ہوں۔

> سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ فرمایا: اَن پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ کی راہ میں زیادہ محبوب ہے۔

(مسلم کتاب الزھد۔ باب الصدقۃ فی المساکین)

تو اس 3 / 1 کی قربانی کی وجہ سے دیکھیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر کس قدر فضل فرما رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری خاطر قربانی کرتے ہیں ان کو بغیر اجر کے نہیں جانے دیتا۔ دیکھیں کس کس طرح نوازتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے آپؑ کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کا فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے اور حیرت انگیز طور پر انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے ہیں۔

اس بارے میں اپنے صحابہ کی مثال دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "ایسا ہی ہمارے دلی محب مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اس سلسلے کی تائید کے لئے عمدہ عمدہ تالیفات میں سرگرم ہیں۔ اور صاحبزادہ پیر جی سراج الحق صاحب نے تو ہزاروں مریدوں سے قطع تعلق کر کے اس جگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی۔ اور میاں عبد اللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چودھری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ، اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک

ہیں۔ان کے دوست میاں عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہو گا۔مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔"

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱۔صفحہ ۳۱۳۔۴۱۳)

اب دیکھیں!مالی قربانی کرنے کے علاوہ بھی جو وہ ریگولر (Regular) کیا کرتے تھے انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے۔اُس زمانے کا جو سو روپیہ ہے وہ آجکل شاید لاکھ روپے بلکہ مَیں نے حساب کیا ہے اگر گندم کی قیمت کا حساب لیں تو لاکھ روپے سے بھی زیادہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کے قریب بنتا ہے۔پس آج کے کمانے والے اس زمانے کی کمائی کو دیکھیں۔ان میں سے بہت سارے بزرگ ہیں جن کی اولادیں یہاں بھی ہیں۔یورپ میں،دوسرے ملکوں میں اچھا کمانے والی ہیں۔بڑے اچھے حالات میں ہیں۔اور آج اپنی کمائی کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیاروں کا بھی اندازہ لگائیں۔

پھر ایک خادم کے تعلق میں جو ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ:"حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔منشی صاحب محبت و خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں۔بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔مَیں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہو گی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر یک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔وہ دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔"

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

پھر منشی ظفر احمد صاحب کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ضرورت کے لئے رقم کا اظہار فرمایا کہ ان کی جماعت ادا کر سکتی ہے تو وہ لینے کے لئے گئے اور گھر جا کر بیوی کا زیور بیچ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں وہ رقم پیش کر دی اور یہ نہ بتایا کہ یہ رقم کہاں سے حاصل ہوئی ہے،کس طرح حاصل ہوئی ہے۔کچھ عرصے بعد جب ان کے دوسرے ساتھیوں کو علم ہوا تو بڑے ناراض ہوئے کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا،ہمیں کیوں ثواب سے محروم رکھا۔تو یہ جذبے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانے میں اپنے ماننے والوں میں پیدا کئے۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے،ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ

بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پچھلے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کی پوری بھجوا دی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔

غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم

نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے۔ فرمایا" اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرے پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذونادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذونادر میں داخل ہیں"۔ فرمایا: "مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں۔"

مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔

(سیرت المہدی۔ حصہ اوّل صفحہ ۵۶۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں جو پاک تبدیلی پیدا کی اس کی نظیر نہیں ملتی، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور ہر زمانے میں قربانی کرنے والے پیدا ہوتے رہے۔ ان میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ خلافت ثانیہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مالی تحریک فرمائی تو ہر طبقہ نے لبیک کہا۔ ایک بڑھیا جس کا گزارا بھی مشکل سے ہوتا تھا۔ شاید امداد سے ہوتا تھا یا چند ایک مرغیاں رکھی ہوئی تھیں، ان کے انڈے بیچتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میری جو یہ ایک دو مرغیاں ہیں ان کے انڈے بیچ کر یہ تھوڑے سے پیسے حضور کی خدمت میں اس تحریک کے لئے لائی ہوں۔ دیکھیں اس عورت کا جذبہ جو اس نے خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی تحریک میں پیچھے رہنا گوارا نہیں کیا۔ یقیناً اس کے اس جذبے کی وجہ سے اس کے جو چند پیسے یا جو چند انڈے تھے خدا تعالیٰ کے نزدیک کروڑوں روپوں سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ اور یہ واقعات ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ آج بھی ایسی عورتیں ہیں جو قربانیوں کی اعلیٰ مثال قائم کرتی ہیں۔ ایک خاتون نے اپنا بہت سا زیور خلافت رابعہ کی مختلف تحریکات میں دے دیا تھا۔ میری طرف سے بھی

جب بعض تحریکات ہوئیں تو پھر کچھ زیورات جو باقی بچے ہوئے تھے وہ دے دیئے تھے۔ پھر ان کو کچھ زیورات تحفہ ملے یا دوبارہ بنائے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ اسی طرح مردوں میں سے بھی بہت قربانیاں کرنے والے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی توفیق سے بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔

آج مَیں بھی آپ کو، ناروے کی جماعت کو، ایک مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک ایسی مالی تحریک جس کا دوہرا ثواب ہے۔ جس سے آپ جنتوں کے دوہرے وارث ہو رہے ہیں۔ ایک تو مالی قربانی کر کے اور دوسرے اُس خاص مقصد کے لئے قربانی کر کے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنے لئے جنت میں گھر بنالیا۔ فرمایا جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ ویسا ہی گھر اپنے لئے جنت میں بناتا ہے۔

تو قربانی کے یہ معیار آج اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ میں ہی قائم فرمائے ہوئے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں ہے کہ کسی پاکستانی یا ہندوستانی کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ باپ دادا صحابی تھے اس لئے ہماری نسلوں میں بھی قربانی کے وہ معیار چل رہے ہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک میں، ہر قوم میں، قربانی کی مثالیں قائم ہو رہی ہیں۔ افریقہ میں وہاں کے غریب لوگ بھی آج اپنی مرغیاں یا مرغیوں کے انڈے یا ایک آدھ بکری جو ان کے پاس ہوتی ہے وہ لے کر آتے ہیں کہ پیسے تو نقد ہمارے پاس ہیں نہیں، یہ ہمارے چندے میں کاٹ لیں۔ پھر افریقنوں میں ایسے خوشحال مرد اور عورتیں بھی ہیں جنہوں نے بڑی بڑی مالی قربانیاں دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ مسجدوں کے لئے پلاٹ خریدے۔ مسجدیں بنائیں اور کافی بڑی رقم سے بڑی بڑی مسجدیں بنائیں۔ ابھی اسی سال افریقہ کے ایک ملک میں ایک عورت نے ایک بڑی خوبصورت مسجد بنا کر جماعت کو پیش کی ہے۔ تو یہ انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ان لوگوں میں آیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے، ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جائیں تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے یہ نمونے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی قائم نہیں کئے بلکہ آج بھی یہ نمونے قائم ہیں۔ اور یقیناً یہ ان دعاؤں کے پھل ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ جب بھی کوئی مالی تحریک ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان پیاروں نے ہمیشہ لبیک کہا۔

اس سلسلے میں آج مَیں بھی آپ کو، ناروے کی جماعت کو، ایک مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک ایسی مالی تحریک جس کا دوہرا ثواب ہے۔ جس سے آپ جنتوں کے دوہرے وارث ہو رہے ہیں۔ ایک تو مالی قربانی کر کے اور دوسرے اُس خاص مقصد کے لئے قربانی کر کے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنے لئے جنت میں گھر بنالیا۔ فرمایا جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ ویسا ہی گھر اپنے لئے جنت میں بناتا ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے بلکہ شاید حضور رحمہ اللہ کے کہنے پر ہی۔ (بہر حال مجھے اس وقت مستحضر نہیں ہے)۔ ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ ہر ایک نے دوسرے پر الزام دینے کی کوشش کی، بہر حال یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ اور سوائے بیسمنٹ (Basement) کے جو ابھی آتے ہوئے مَیں نے دور سے ہی دیکھی ہے۔ اور وہ بھی اب کافی بُری اور ناگفتہ بہ حالت میں ہے کچھ تعمیر نہیں ہو سکا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت مالی قربانیاں کی ہیں لیکن شاید اپنی طاقت سے بڑھ کر منصوبہ بنالیا تھا اس لئے پورا نہیں کر سکے۔ ایک احمدی جب ایک دفعہ عہد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کو پورا کرنے کی سر توڑ کوشش کرتا ہے۔ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف پوری طرح توجہ نہیں ہوئی یا صحیح طریقے سے یاددہانی نہیں کروائی گئی۔ یہ احساس نہیں ہوا کہ اگر یہ مسجد نہ بنی تو ایک عہد کو پورا نہ کرنے کے علاوہ ہم دنیاوی نقصان بھی اٹھا رہے ہیں۔

> مجھے یقین ہے اور جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے۔ اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

کیونکہ اس پر جو کچھ بھی بن چکا ہے یا زمین وغیرہ خریدی اس پر بھی کافی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اور پھر کیونکہ استعمال کے قابل جگہ نہیں ہے اس لئے وہ ضائع بھی ہو رہی ہے۔ دوسرے کونسل نے بھی کئی دفعہ سوال اٹھایا ہے اور دوسری تنظیمیں بھی جو نہیں چاہتیں کہ جماعت یہاں مسجد بنائے، یہ جگہ وہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔، مختلف اوقات میں اخباروں وغیرہ میں شور مچاتے رہتے ہیں۔ یا اور طریقوں سے شور مچاتے رہے ہیں۔ اور جو خرچ اب تک ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اگر آپ اس کو بیچیں تو وہ قیمت نہیں مل سکتی۔ اس لئے یہ محاورہ ہے ناں کہ نہ نِگلے بنے نہ اُگلے بنے۔ یہ وہی ہو رہا ہے۔ لیکن مجھے یقین

ہے اور جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے۔ اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی۔ یاد رکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد ابھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پہ خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکہ لگے گا۔ پس

> یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔

آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔

یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔

اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔ ہمیشہ آپ فدائیت کے نمونے دکھانے والے ہوں۔ پس نوجوان بھی توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں، عورتیں بھی توجہ کریں، بچے بھی اپنے والدین کے پیچھے پڑیں کہ جلد سے جلد اس مسجد کی تعمیر کریں۔ آپ کے اخلاص و وفا کے بارے میں مَیں نے پہلے بھی کہا کہ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ گزشتہ سال جب مَیں نے جلسہ برطانیہ پر وصیت کی تحریک کی تھی تو اس جماعت میں صرف ۶۷ موصی تھے اور ایک سال میں تقریباً دُگنے مزید اس میں شامل ہو گئے اور ۱۹۱ کی تعداد ہو گئی۔ کل چندہ دہند آپ کے تقریباً ۵۰۰ ہیں ہو سکتا ہے جلدی آپ نصف تک بھی پہنچ جائیں۔ یہ بات یقیناً اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرنے میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ اخلاص و وفا میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور ایک ہو کر کام کریں گے تو یقیناً اس میں برکت پڑے گی۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

اِنتہائی دردناک حالات میں بیت النصر کے لئے دعائیں

اِلٰہی شب گذر جائے پُر نور اِک سویرا ہو
اَب روشنی نظر آئے دور سب اندھیرا ہو

تیرے در پر تیرے بندے بہت دلگیر بیٹھے ہیں
ترستے ہیں تیری رحمت کا، کاش اَب اِشارہ ہو

ہزاروں دُکھ ہیں اِس راہ میں نئی پابندیاں ہر دِن
بلائیں دور ہوں ساری اگر تیری عنایا ہو

ہر اِک کاوش ہے کر ڈالی، جو طاقت میں تھی بندوں کے
تیری جانب نگاہیں ہیں کہ کب کُن کا اشارہ ہو

تیرے بندے ہیں کم مایا، سوا اُس پر یہ بے وَطنی
نہ تیری دستگیری ہو، تو کیسے پھر گذارہ ہو

ہزاروں ہیں صنم خانے، ہزاروں ہیں کلیسائیں
خُدا کا گھر، خدا جانے کیوں انسانوں پہ بھاری ہو

بہت دشواریاں ہیں اور ہیں بن بیٹھے خُدا بندے
خس و خاشاک ہوں شہتیر، گر فضل نمایاں ہو

بڑی مشکل میں ہیں خُدام، بڑی مشکل میں لجنہ ہے
تیرا گھر بن چکا لیکن، اب کھلنے کا اشارہ ہو

ہماری کاوشوں کو تو عطا کر بے بہا برکت
لگائیں ہاتھ مٹی کو تیری رحمت سے کندن ہو

تیرے بندے، تیرے چاکر بڑے مغموم رہتے ہیں
عطا فتح و ظفر ہو، اَب نویدِ کامرانی ہو

ہیں آنکھوں سے لگی جھڑیاں، پڑے ہیں سجدہ گاہوں میں
دلِ بسمل تڑپتا ہے، بس اَب کُن کا اشارہ ہو

میرے مولیٰ! میرے پیارے! تیرے گھر کے میناروں سے
وہ پھیلے روشنی ہر سُو کہ سب جگ میں اُجالا ہو

نہ اب تڑپا میرے پیارے خطائیں بخش دے ساری
ہٹا ہر روک، اور در کھول، ہر سُو اب چراغاں ہو

طاہرہ زرتشت

مساجد عبادات اور ذکر الٰہی کے لئے مخصوص ہیں

مساجد کا احترام ضروری ہے

مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں انسان جب ان میں داخل ہو تو اسے اللہ کے ان گھروں کا احترام اور ادب پوری طرح ملحوظ رکھنے چاہئیں مساجد کی ایک شان اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی ہے:

مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا (الحج:۴۱)

کہ مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کا نام بڑی کثرت سے لیا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

انما ھی الذکر اللہ تعالیٰ و قراءۃ القرآن۔ (مسلم کتاب الصلوۃ)

کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کے لئے ہوتی ہیں۔

آج انسانیت ایک عالمگیر اور خوفناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے جس سے بچنے کی تمام انسانی کوششیں بظاہر ناکام نظر آتی ہیں مگر ایک دروازہ اس تباہی سے بچنے کا آج بھی کھلا ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنے خالق و مالک اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اس کے پیغام کو قبول کر کے اس کے رحم کا مورد بنے۔ آج ہم یہاں اسی لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ خدائے واحد اور برتر سے دعا مانگتے ہوئے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے اس کے اس گھر کو دعاؤں اور مناجات سے آباد کریں۔

اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اس کے حضور جھکے اور اس کی عبادت کرے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

مسجد بیت النصر اوسلو (ناروے) کی تعمیر کے دوران

بشارات اور تائید الٰہی کے نظارے

مسجد بیت النصر اوسلو کی تعمیر کی تاریخ ایک طویل داستان ہے۔ جو تائید الٰہی کے ناقابلِ فراموش واقعات سے پُر ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں، مسلسل تحریک اور قدم قدم پر راہنمائی کے نتیجہ میں یہ پراجیکٹ اپنی تکمیل کو پہنچا۔ الحمد للہ علی ذالک

جماعت احمدیہ ناروے کے مرد و زن، بچوں اور بزرگوں نے ایسی بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں۔ جنہیں ناروے کی تاریخ مرتب کرنے والا مورخ سنہرے حروف میں سجائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بچوں نے اپنی جیب خرچ اور عید کے تحائف مسجد فنڈ میں پیش کئے۔ مستورات نے اپنے زیورات اور پس انداز کی ہوئی رقوم پیش کر دیں۔ دلہنوں نے اپنے وہ زیورات جو اُن کے لئے جذباتی کیفیت لئے ہوئے تھے۔ خدا کے اس گھر کے لئے عطیہ کئے۔ ایک خاتون نے جس کی علیحدگی ہو گئی تھی۔ اس نے خاوند سے ملنے والا سارا حق مہر اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ایک دوست نے اپنا گھر فروخت کر کے ساری رقم مسجد کے لئے دے دی۔ بعض احباب نے اپنی گاڑیاں فروخت کیں اور مسجد کے لئے رقوم مہیا کیں۔ ایک نوجوان نے ساری مسجد اور مربی ہاؤس کا فرنیچر خرید کے مہیا کر دیا۔ ایک نوجوان جس نے ابھی بزنس شروع ہی کیا تھا۔ اُس نے مسجد کا کارپٹ خریدا اور پھر دیگر نوجوانوں کے ساتھ مل کر خود ہی ڈالا۔ الغرض ایسی ایسی قربانیاں ہیں۔ جنہیں ضبط تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ نہ صرف مالی قربانی بلکہ اوقات کی قربانی بھی جماعت ناروے کے احباب نے پیش کی۔ کتنے ہی کام وقار عمل کے ذریعہ کئے گئے جس سے ہزاروں کرونر کی بچت ہوئی۔ مسلسل ایک لمبا عرصہ ہر قسم کے شدید موسم میں خواہ بارش ہو، طوفان ہو، برفباری ہو، منفی ۳۰ تک درجہ حرارت ہو۔ خدام اور اسی طرح انصار بھائی سکیورٹی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ لجنہ مسلسل بلاناغہ کھانا پکا کر ڈیوٹی والوں کیلئے بھجواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنی جناب سے بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

اس مسجد کی تعمیر میں بعض ایسے مراحل بھی آئے جب اس امر پر غور کیا گیا کہ اس پروجیکٹ کو روک دیا جائے۔ مسجد کے لئے مختص پلاٹ پر بعض خامیوں کی وجہ سے زیادہ خرچہ ہو گیا۔ جماعت کے پاس استطاعت نہیں تھی کہ مزید اخراجات کا بوجھ اُٹھا سکے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے اِس پلاٹ کو فروخت کر دینے کا فیصلہ ہوا۔ تقریباً دو سال تک اس پلاٹ کو فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ بالآخر ایک جرمن کمپنی سے سودے کی صورت پیدا ہوئی۔ تو اُس کمپنی نے کونسل سے اپنی عمارت کی تعمیر کی منظوری کے لئے رجوع کیا۔ جو منظور نہ ہوا۔ اور اس طرح یہ پلاٹ فروخت نہ ہو سکا۔

اُس عرصہ میں جب کہ جماعت پلاٹ کو فروخت کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ جماعت سخت مالی پریشانی کا شکار تھی۔ اُن دنوں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ مسجد تعمیر ہو۔ ایسے مایوس کن حالات میں محترم امیر صاحب نے اپنے ایک دوست نواب مودود احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو خواب میں دیکھا کہ جیسے وہ کچھ روٹھے ہوئے سے ہیں۔ اُن سے وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ "آپ اپنی مسجد کیوں نہیں بناتے؟"

یہ وہ وقت تھا جب مسجد کا پلاٹ فروخت کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا اور مختلف پارٹیوں سے بات چیت ہو رہی تھی۔ انہیں پریشانی ہوئی کہ سمجھ نہیں آ رہا کہ اِس خواب میں کس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر خواب میں نواب مودود احمد خاں صاحب کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں "مسجد بناؤ۔ مسجد کیوں نہیں بنا رہے"۔ پھر تیسری دفعہ بھی اِس قسم کی خواب دیکھی۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ خواب کی تعبیر کیا ہے۔

انہیں ایام میں جب کہ تعمیر کا حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ ہماری ایک بہن نے خواب دیکھا کہ ناروے میں ایک عمارت ہے اور اُس کے ساتھ ایک میدان ہے۔ جس میں لوگ جمع ہیں۔ احمدی بھی اور غیر احمدی بھی۔ اور میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ تمام لوگ اِس فیصلہ کے منتظر ہیں کہ مسجد کون بنائے گا تمام احمدی حضرات دُعا کرتے ہیں کہ اللہ کرے کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ اس کے بعد دیکھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ عمارت کے ایک کمرہ میں جائے نماز پر بیٹھے ہیں اور دُعا کر رہے ہیں۔ اور سجدہ کی حالت میں دعا کر رہے ہیں۔ پھر جب وہ دوسرے سجدہ میں جانے لگتے ہیں تو یہ دیکھ کر مجھے خوشی اور اطمینان ہوتا ہے کہ اب فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا۔

اس طرح انہیں دنوں جامعہ احمدیہ لندن میں جرمنی کے ایک طالب علم زیر تعلیم تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور جرمنی گئے ہیں اور وہاں سے کسی اور جگہ تشریف لے جا رہے ہیں اس نے دریافت کیا کہ حضور آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا! کہ میں ناروے جا رہا ہوں۔ وہاں مسجد کا افتتاح کرنا ہے۔

اب حیران کن بات یہ ہے کہ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ ناروے میں کوئی مسجد کا منصوبہ ہے۔ صبح اُٹھ کر اُس نے جامعہ میں معلوم کیا کہ کوئی ناروے کا طالب علم ہے جب معلوم ہوا تو اُس نے ناروے کے طالب علم سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ کوئی مسجد بنا رہے ہیں اور تب اُس نے اپنی مندرجہ بالا خواب سُنائی۔

عجیب بات ہے کہ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر اسے استعمال کرنے کی اجازت مورخہ ۱۵ جون ۲۰۱۱ کو ملی۔ اُس وقت حضور انور جرمنی کے دورہ پر تھے اور وہاں حضور کو اطلاع دی گئی۔ پھر یہ بھی عجیب حسنِ اتفاق ہے کہ جرمنی سے ہوتے ہوئے حضور انور ناروے کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ الحمد للہ علی ذالک

ناروے کے ایک دوست نے تقریباً پانچ سال سے بھی قبل ایک خواب دیکھا اُس وقت حالات ایسے تھے کہ بظاہر مسجد کی تعمیر ممکن نہ تھی۔ اُن دِنوں امیر صاحب نے جماعت کو دُعا کی تحریک کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں دُعا کرتا رہا۔ ایک رات خواب میں ایک بہت خوبصورت مسجد (اُس جگہ پر جہاں اب تعمیر ہو چکی ہے) دیکھی۔ بہت لوگ مسجد کے اندر اور باہر جمع ہیں۔ لوگوں کی کیفیت بہت پُر جوش ہے اور نعرے لگا رہے ہیں۔ بہت ہی خوبصورت اور

خوشکن نظارہ تھا۔ میں مسجد کے گیٹ کے اندر کھڑا ہوں۔ اور اِسی اثناء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تشریف لاتے ہیں۔ اور مجھے مصافحہ کا شرف عطا ہوتا ہے۔

جب مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی تو امیر صاحب نے اس دوست سے کہا کہ تمہاری خواب پوری ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ایک حصّہ پورا ہوا ہے۔ دوسرا رہتا ہے۔ امیر صاحب نے کہا کہ انشاءاللہ وہ بھی جلد پورا ہو جائے گا۔

پریشانی اور دعاؤں کے اِس عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مسجد کے پلاٹ کی فروخت کے منصوبہ کو ترک کر کے تعمیر پر غور و فکر شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ تجویز ہوا کہ فی الحال ایک ہال پر مشتمل عمارت مکمل کر لی جائے۔ اور بتدریج مسجد کی تعمیر عمل میں لائی جائے۔ ابتدائی تعمیر کے لئے دس ملین کرونر کا تخمینہ لگایا گیا۔ چھوٹی سی جماعت تھی۔ چنانچہ ایک دوست نے کیلکولیٹر نکال کر اس رقم کو افرادِ جماعت پر تقسیم کیا اور فکر کا اظہار کیا کہ اتنی رقم فی کس بنتی ہے۔ آپ کیسے یہ رقم اکٹھی کر سکیں گے۔ اس اثناء میں کونسل نے نوٹس دیا کہ پوری مسجد تعمیر کرو ورنہ پلاٹ کینسل ہو جائے گا۔ اس طرح پریشانی کا ایک اور دور شروع ہوا۔ اس مرحلہ پر حضور انور نے ہمیں تسلّی دی۔ کام شروع تو کریں پھر دیکھیں خدا کیسے مدد فرماتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ ۲۰۰۵ء میں ناروے تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جماعت ناروے کو تحریک کی کہ وہ مسجد تعمیر کریں۔ چنانچہ پھر اس پراجیکٹ کے لئے باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔ اِس دوران ایسی مشکلات، مسائل، تکالیف اور غم کے حالات گزرتے رہے کہ ہم یہی خیال کرتے کہ اب کام رُک جائے گا۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے اور اِس طرح جماعت کے بزرگ احباب و خواتین سے دُعا کی درخواست کرتے رہتے۔

ایسے پریشان کن ادوار میں امیر صاحب کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے مسجد سے متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے "ہون بن جاوے گی۔" یعنی اب تعمیر ہو جائے گی۔ جماعت کی ایک اور بزرگ خاتون نے خواب دیکھا کہ "امیر صاحب کو دیکھا کہ بہت پریشان ہیں اور غمگین دکھائی دیتے ہیں۔ اور سجدے میں دُعا کر رہے ہیں۔ تو میں اُن سے کہتی ہوں کہ امیر صاحب! آپ پریشان نہ ہوں۔ مسجد بن جائے گی۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ آسمان سے فرشتے اترے ہیں جنہوں نے باقائدہ وردیوں جیسے ایک جیسے لباس پہنے ہوتے ہیں۔ اور جلدی جلدی اِنٹیں رکھتے جاتے ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کھڑی ہو جاتی ہے۔"

ایک اور بزرگ خاتون نے جبکہ وہ جرمنی گئی ہوئی تھیں۔ خواب میں دیکھا امیر صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور بڑے درد کے ساتھ جماعت کو مسجد کے چندہ کی تحریک کر رہے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جرمنی میں تھی۔ میرے دِل میں تحریک ہوئی کہ میں واپس ناروے اپنے بچوں کے پاس جاؤں اور میری جو پس انداز کی ہوئی رقم ہے وہ مسجد کے لئے پیش کر دوں۔

چنانچہ انہوں نے ناروے آکر امیر صاحب کو فون کیا کہ آپ آکر مسجد کے لئے رقم لے جائیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی پس انداز کی ہوئی رقم

اللہ کے گھر کے لئے پیش کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔ آمین

مسجد تعمیر کے آخری مراحل میں تھی۔ کنٹریکٹر نے معاہدہ سے زائد رقم کا مطالبہ شروع کر دیا۔ جو ناجائز مطالبہ تھا۔ اخبار میں یہ اختلاف شائع ہوا۔ کنٹریکٹر نے کونسل میں لکھ کر دے دیا کہ چونکہ تعمیری کام مکمل نہیں۔ لہٰذا منظوری نہ دی جائے۔ سخت پریشانی کے حالات تھے۔ امیر صاحب کی بیگم کہتی ہیں کہ دعا کرتے کرتے میری آنکھ لگ گئی۔ ایک بلند اور بہت بارعب آواز آئی۔ "مبارک ہو۔" اس آواز سے میری اونگھ جاتی رہی اور اُس وقت گھر میں کوئی بھی اُن کے علاوہ موجود نہ تھا۔ وہ کہتی ہیں میں بے اختیار رونے لگی۔ اس کے چند دن بعد مسجد کا اجازت نامہ بفضل تعالیٰ مل گیا۔ الحمدللہ۔

دو سال قبل زیر تعمیر مسجد کی عمارت پر حملہ ہوا۔ شیشے توڑ دیئے گئے۔ عمارت کو نقصان پہنچایا گیا۔ اُس وقت ہماری ایک بزرگ خاتون نے خواب میں دیکھا کہ پُل والی سائیڈ سے کسی نے حملہ کیا ہے اور مسجد کو نقصان پہنچایا ہے۔ امیر صاحب جائزہ لے رہے ہیں اور میں کہتی ہوں کہ امیر صاحب اللھم ان نجعلک پڑھیں اور ساری جماعت کو بھی تحریک کریں۔ امیر صاحب یہ دعا پڑھتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ ایک دیوار جو حملہ آور سے حفاظت کی غرض سے ہے۔ تیار ہوتی جاتی ہے۔

مسجد کی تعمیر کے دوران ایسی ایسی مشکلات اور مسائل آتے رہے کہ شاید ہی کوئی دن ایسا ہو کہ کمیٹی کے ممبران سکون کا سانس لے سکے ہوں۔ لیکن ہر مشکل کے وقت میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ غیر ممکن امور کو نہ صرف ممکن کر دیا بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتے نازل کئے جو ہماری کسی مساعی کے بغیر ہی کام کر کے چلے گئے۔

اِس مشکل پروجیکٹ کی کامیابی خلافت کی برکت سے ممکن ہو سکی۔ حضور انور مسلسل ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازتے رہے۔ ہر قدم پر حضور کی راہنمائی وہدایت ہمیں حاصل رہی۔ یہی نہیں بلکہ مسجد فنڈ کے لئے بھی حضور ہماری جماعت کے افراد کو فرداً فرداً تحریک فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ وہ دِن جلد لائے جو احمدیت کی حقیقی فتح کا دن ہو۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ وہ آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہے۔ ہم اگر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں گے اور اُس کی رضا کی راہوں پر چلتے رہیں گے اور حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے تو خدا تعالیٰ اپنا فضل نازل فرماتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز

بیت النصر کے نام

عجب چاند نکلا اُفق ڈھل گیا ہے
اے بیت النصر تیرا در کھل گیا ہے

خبر جا کے مسرور جی کو سُنا دو
کہ تیرے دیوانوں کو گھر مل گیا ہے

نہ گھبراؤ پیارو حضور آرہے ہیں
ستاروں کو اپنا قمر مِل گیا ہے

مینارہ ہے شاہد یہ گنبد گواہی
قطروں کو دیکھو بحر مل گیا ہے

بہت موڑ آئے قدم ڈگمگائے
کئی شاخوں کو اک شجر مِل گیا ہے

کہیں گھیر رکھا تھا مایوسیوں نے
لو بے چینیوں کو صبر مل گیا ہے

ہے جب محافظ وفادار تیرے
تیرے دشمنوں کو زہر مِل گیا ہے

ہمیں ناز ہے کہ تُو پہچان ہماری
ہمیں حلقہ بیت النصر مل گیا ہے

(امتہ المنان ندیم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکات

(جماعت احمدیہ ناروے کی مالی قربانیوں کے تناظر میں)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کہ ایک جماعت ایسی ہے جو بہت بعد میں آنے والی ہے لیکن وہ اپنے ایمان کی وجہ سے اور اپنی قربانیوں کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ سے عشق کی وجہ سے صحابہ رضوان اللہ سے ملنے والی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں جب خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کی ہدایت کے لئے بھیجا تو آپ کی قوت قدسیہ نے اپنے صحابہ کی اور ماننے والوں کی ایسی جماعت تیار کی جس نے صحابہ رسولؐ کی قربانیوں کو زندہ کر دیا اور غلبہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ ان میں سے ایسے بھی نکلے جنہوں نے اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر کے اپنی پیاس بجھائی۔ اور ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے مالوں کو دریا کی طرح بہا دیا ایسے بھی تھے جنہوں نے خود اپنی زندگیاں غلبہ اسلام کے لئے پیش کر دیں اور ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی اولاد جیسی نعمت کو قربان کر کے اپنے آپ کو تسکین پہنچائی۔

ہر ایک نے یہ ہی کوشش کی کہ وہ اپنی محبوب ترین چیز کو اپنے خدا کے حضور پیش کر کے اُس کامل نیکی کو پالے جس کا وعدہ اُس کے پیارے مولا نے اُس سے کیا ہے۔

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں اور قوت قدسیہ ہی تھی جس نے ان دنیا کے کیڑوں کو خدا کا محبوب بنا دیا اور صحابہ سے ملا دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مبارک وہ جو ایمان لایا صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وُہی مے اُن کو ساقی نے پلادی سُبحان الذی اخزی الاعادی

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ستمبر 2005ء میں ناروے تشریف لائے تو جماعت احمدیہ ناروے کو مسجد بیت النصر ناروے کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی اس تحریک نے جماعت میں ایک ایسی روح پھونک دی کہ بوڑھا، بچہ، جوان مرد عورتیں سب کے سب زندہ ہو گئے۔ اور لبیک یاسیدی! لبیک یاسیدی کہتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

اپنا گھر مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا

خلافت کی یہ برکت اس طرح ظاہر ہوئی کہ حضورانور کے خطبہ جمعہ کے بعد ناروے کے ایک صاحب نے حضورانور سے ملاقات کی اور یہ درخواست کی کہ وہ حضورانور کی تحریک کے نتیجہ میں اپنا گھر جس میں وہ رہتے ہیں مسجد کی تعمیر کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ ان کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضورانور نے اسے قبول فرمایا وہ اپنے گھر سے ایک کرائے کے مکان میں شفٹ ہو گئے اور اپنا گھر فروخت کر کے مکمل رقم مسجد کی تعمیر کے لئے جمع کروادی۔ خدا تعالیٰ کی شان ان کے لئے اس طرح ظاہر ہوئی کہ اب جب کہ مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُنہیں پہلے سے بہتر اور نیا گھر عطا فرمادیا ہے اور وہ پہلے سے آسودہ حال میں رہ رہے ہیں اور جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

یہ سب ثمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔ الحمدللہ

مسجد فنڈ ادا کرنے کے لئے ٹیکسی چلائی

احادیث میں ایسے صحابہ کا ذکر ملتا ہے جو جب رسول کریمؐ تحریک فرماتے تو بازار کو نکل جاتے اور کام کرتے اور کچھ رقم کما کر لا کر رسول کریمؐ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے۔

جماعت ناروے میں بھی کئی افراد ایسے نکلے جنہوں نے صرف اس لئے کسی پیشے کو اختیار کیا کہ وہ مسجد کی خاطر رقم ادا کر سکیں۔ ان میں سے ایک مثال ایسے نوجوان کی ہے جو پڑھے لکھے بھی تھے اور ایک اچھی پوسٹ پر ملازمت بھی کر رہے تھے لیکن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناروے کی جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ ہر کمانے والا ایک ایک لاکھ کرونر دے۔ عاملہ کے ممبر ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کرونر دیں اور ڈاکٹر تو ملین ملین کرونر کی رقم دے سکتے ہیں تو اس نوجوان نے سوچا کہ وہ اب صرف اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے ٹیکسی چلائے گا۔ چنانچہ اس نے اپنی اصل ملازمت کے ساتھ ساتھ خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ٹیکسی چلانی شروع کی اور اپنا وعدہ پورا کیا اور وعدہ پورا کر کے ٹیکسی چلانی چھوڑ دی۔ آج انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ملازمت ملی ہوئی ہے اور معاشی طور پر پہلے سے بہت بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت تھی۔

رقم نہیں تھی گاڑی پیش کر دی

اس مسجد کی تعمیر میں ایسی مثالیں بھی کئی سامنے آئیں کہ اگر کسی کے پاس رقم نہیں تھی تو اس نے کہا کہ میری گاڑی ہی لے جائیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت تھی۔

یہ زیوراب میرے لئے حرام ہے

سونے چاندی اور زیورات سے عورت کو ہمیشہ ایک تعلق رہا ہے اور اسے وہ چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن خدا کی یہ بندیاں ایسی ہیں کہ انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی اور مکرم امیر صاحب اور خاکسار جب گھروں میں دورہ کی غرض سے جاتے تو زیورات پہلے سے ہمارا استقبال کر رہے ہوتے اور گھر میں داخل ہوتے ہی ہمیں یہ کہہ دیا جاتا کہ یہ میری بیوی کا یا میری ماں کا زیور ہے جو وہ پیش کرنا چاہتی ہے۔ اور ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ ایک اجلاس میں جب حضور انور کی تحریک کی طرف توجہ دلائی گئی تو وہیں ایک عورت نے اپنی چوڑیاں اُتار کر ٹیبل پر رکھ دیں اور کہا کہ اب یہ میرے لئے حرام ہیں۔ میں ابھی مسجد کی تعمیر کی غرض سے دینا چاہتی ہوں میں انہیں دوبارہ نہیں پہنوں گی۔ یہ سب حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت ہی ہے۔

کاش میں نے چوڑیاں بھی پہنی ہوتیں تو وہ بھی پیش کر دیتی

ایک موقع پر جب مسجد کی تعمیر کی تحریک کی طرف توجہ دلائی جا رہی تھی تو ایک خاوند نے اپنی بیوی کو پیغام بھجوایا کہ جس قدر بھی زیور تم نے پہن رکھا ہے سب کا سب مسجد کے لئے پیش کر دو۔ جس پر اُس نے اسی وقت اپنا سارا زیور مسجد کیلئے پیش کر دیا اس پر کسی خاتون نے کہا کہ تم نے چونکہ اس وقت چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں تو وہ بچ گئیں۔ اُس نے جواب دیا کہ کاش میں نے آج چوڑیاں بھی پہنی ہوتیں تو میں وہ بھی مسجد کے لئے پیش کر دیتی۔ گھر آکر اپنی چوڑیاں بھی مسجد کے لئے بھجوا دیں۔ الحمدللہ۔

یہ قربانی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔

مکان خریدنے کے لئے جمع ساری رقم مسجد فنڈ میں ادا کر دی

ایک صاحب نے اپنا مکان خریدنے کے لئے تقریباً 52000 کرونر کی رقم جمع کر رکھی تھی جب مسجد بیت النصر کی تعمیر کی تحریک کی طرف توجہ دلائی گئی تو خاوند نے سوچا کہ اس میں سے 20000 مسجد کے لئے ادا کریگا اور باقی رقم اپنا گھر خریدنے کے لئے محفوظ رکھے گا۔ لیکن بیوی نے جواب دیا کہ نہیں مسجد کو رقم کی ضرورت ہے۔ ہم سب کی سب جمع رقم مسجد میں دیں گے۔ اپنے گھر کے لئے کچھ نہیں بچائیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے ساری رقم مسجد فنڈ میں جمع کروا دی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک وسیع اور خوبصورت گھر عطا کر رکھا ہے۔ یہ سب حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت ہی ہے۔

بیٹی کے مکان کے لئے جمع رقم مسجد فنڈ میں ادا کر دی

ایک دفعہ ایک صبح ایک عورت کا فون آیا کہ مجھے کل شام پتا چلا ہے کہ ابھی ہمیں مسجد کے لئے استعمال کی اجازت نہیں

مل رہی کیونکہ اس میں کچھ کام ہونے والا ہے اور ہمارے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ساری رات سو نہیں سکیں اور روتی رہی ہیں اور دعائیں کرتی رہی ہیں ان کے پاس تین لاکھ کرونر کی رقم ہے جو انہوں نے اپنے خاوند سے الگ اپنی بیٹی کو مکان خرید کر دینے کے لیے جمع کی ہے وہ یہ ساری رقم مسجد فنڈ میں جمع کروا رہی ہیں اور بیٹی کا معاملہ خدا پر چھوڑتی ہیں۔

یہ قربانی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔

حق مہر کی رقم مسجد کی تعمیر کے لئے دیدی

ایک بچی جسے کچھ تکلیف بھی پہنچ چکی تھی اُسے جب اپنے حق مہر کی رقم ملی تو اُس نے اپنے حق پر خدا تعالیٰ کے حق کو ترجیح دیتے ہوئے یہ سب کی سب رقم مسجد فنڈ میں جمع کروادی۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔

بچوں نے غلے پیش کر دیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے یہ بچے بھی اپنی قربانیوں میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔ گھروں کے دورہ کے دوران بھی اور پھر مسجد نور میں بھی یہ منظر دسیویوں دفعہ دیکھنے کو آتا کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں اور اپنا غلہ اُٹھائے ہوئے آتے ہیں اور اپنی توتلی زبان میں کہتے ہیں کہ ہم نے یہ رقم کوئی گیم خریدنے کے لئے یا فلاں چیز خریدنے کے لئے جمع کی تھی لیکن اب ہم یہ رقم مسجد کے لئے دینا چاہتے ہیں۔ اور پھر بعض دفعہ مسجد کی محبت میں اس کی ڈرائنگز بھی بنائی ہوتیں۔

یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت ہی کا نتیجہ ہے۔

عیدی کی رقم مسجد فنڈ میں:

مسجد بیت النصر کی تعمیر میں ایسی مثالیں بھی بے شمار نظر آئیں کہ بچے اور بچیاں اپنی عیدیاں مسجد فنڈ میں پیش کر رہے ہیں۔

ایک بچی کی اُمنگ

ایک سات سالہ بچی کو جب سکول میں ٹیچر کی طرف سے یہ سوال پوچھا گیا کہ اگر تمہیں ایک لاکھ کرونر مل جائے تو تم اسے کیسے خرچ کرو گی تو اس نے انتہائی سادگی سے جواب دیا۔ فیورسٹ میں ہماری مسجد بن رہی ہے میں اس کی تعمیر کے لئے دے دونگی۔

ایک ضعیف جوڑے کا وظیفہ بڑھ جانا

ایک میاں بیوی جو کافی ضعیف ہیں اور ان کو حکومت کی طرف سے اُن کے اخراجات کے لئے ایک محدود وظیفہ ملتا تھا اُنہوں نے سوچا کہ مکرم امیر صاحب اور مربی صاحب دورے پر آرہے ہیں ہمیں کچھ نہ کچھ پیش کرنا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ہمت سے زیادہ وعدہ کر لیا خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اگلے ہی دن اُن کے وظیفے میں اُس قدر اضافہ کر دیا گیا اور یہ اُن کے لئے خدائی تائید کا نشان ثابت ہوا۔

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت سے ہوا۔

میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ قربانی میں کروں

ایک صاحب ایسے بھی تھے جنہوں نے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا اور پھر یہ بھی درخواست کی کہ اگر میری رقم سے بڑھ کر کسی نے رقم دی ہے تو مجھے بتا دیا جائے میں چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ قربانی میں پیش کروں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت سے ہوا۔

صرف مربی ہاؤس کا نہیں ساری مسجد کا فرنیچر آپ دینگے!

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر فرنیچر کی ضرورت بھی محسوس ہوئی تھی۔ ایک صاحب جو فرنیچر ہی کا کاروبار کرتے تھے۔ اپنے ایک شوروم کے افتتاح پر کہنے لگے مسجد مکمل ہونے پر مربی ہاؤس کے لئے جس فرنیچر کی ضرورت ہوگی وہ میں دونگا اس پر مکرم امیر صاحب نے کہا کہ صرف مربی ہاؤس کا نہیں ساری مسجد کا ہی فرنیچر آپ دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں توفیق عطا فرمادی کہ انہوں نے ساری مسجد میں اور دفاتر میں جہاں بھی اور جتنا بھی فرنیچر چاہئے تھا مہیا کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت سے ہوا۔

مسجد کے لئے کارپٹ میں دونگا

ایک دن امیر صاحب کے آفس میں فون کی گھنٹی بجی اور ایک نوجوان جسے ہم اچھی طرح جانتے تھے نے فون پر کہا میں مسجد بیت النصر میں کارپٹ ڈلوانا چاہتا ہوں۔

امیر صاحب: کیا تم نے مسجد دیکھی ہے کتنی بڑی ہے۔

نوجوان: جی میں نے دیکھی ہے اور میں نے پیمائش بھی لے لی ہے۔

امیر صاحب: ہم اچھی کوالٹی کا کارپٹ ڈلوانا چاہتے ہیں۔

نوجوان: جی امیر صاحب جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ڈالوایا جائے گا۔ اور فون بند ہو گیا۔

امیر صاحب اس ساری گفتگو کے بعد حیران تھے کہ یہ کل کا بچہ ہے۔ ہمارے سامنے بڑا ہوا ہے۔ لیکن ہم تو اسے ابھی بھی بچہ ہی سمجھتے ہیں۔ یہ قربانی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت کی برکت سے ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی دہ ہوئی توفیق سے اعلیٰ درجہ کا کارپٹ ڈلوایا۔

ایک خواب کی بنا پر جمع شدہ پونجی ادا کر دی

ایک اور بزرگ خاتون (جو ابراہیم خلیل صاحب مبلغ سلسلہ مرحوم کی بیوہ ہیں) جرمنی گئی ہوئی تھیں۔ خواب میں دیکھا کہ امیر صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور بڑے درد کے ساتھ جماعت کو مسجد کے چندہ کی تحریک کر رہے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں جرمنی میں تھی۔ میرے دل میں تحریک ہوئی کہ مَیں واپس ناروے اپنے بچوں کے پاس جاؤں اور میری جو پس انداز کی ہوئی رقم ہے وہ مسجد کے لئے پیش کر دوں۔ چنانچہ انہوں نے ناروے آکر امیر صاحب کو فون کیا کہ آپ آکر مسجد کے لئے رقم لے جائیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی پس انداز کی ہوئی رقم اللہ کے گھر کے لئے پیش کر دی۔ یہ خاتون کچھ عرصہ بعد وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

وقت کی قربانی

جوں جوں مسجد بیت النصر کی تعمیر ہوتی گئی۔ حاسدین کا حسد بھی بڑھتا گیا چنانچہ زیر تعمیر مسجد کی بیس سے زائد کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے اور پھر دور سے کبھی پتھر پھینک کر اور کبھی انڈے پھینک کر حاسدوں نے اپنے حسد کی بھڑاس نکالی تو خدام اور انصار پہلے سے زیادہ مستعد ہو گئے اور گزشتہ تقریباً تین سال سے مسلسل مسجد کی حفاظت کے لئے یہ خدام و انصار ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ بھی پیچھے نہیں وہ ان وقت کی قربانی کرنے والوں کو کھانا بھجوانے کا فرض ادا کر رہی ہیں۔

اب مضمون کے آخر میں میں خدا تعالیٰ کے شکر کا اظہار کرنے کے لئے اس بات کی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ گذشتہ پانچ سال میں جماعت احمدیہ ناروے نے جو قربانیاں دیں اس کے نتیجے میں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر جماعت ناروے کے اموال میں اور نفوس میں بے شمار برکت عطا ہوئی اور یہ سب کا سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجہ میں ہوا۔ الحمدللہ رب العالمین

ناروے کی نئی مسجد بیت النصر

یہ مسجد ہماری خدا کا نشان ہے
خدا کی عنایت کا یہ سائباں ہے

ہماری دعاؤں کا قربانیوں کا
صلہ دینے والا وہ ربِ جہاں ہے

بہت زور مارا کہ تعمیر نہ ہو
عدو میں مگر اتنی طاقت کہاں ہے

بڑی خوبصورت یہ مسجد بنی ہے
جسے دیکھ کر ساری دنیا حیراں ہے

سکوں بخشتی ہے ہمارے دِلوں کو
خدا کی یہ مسجد ہماری اماں ہے

بہت شکر کرتے ہیں سارے ہی مومن
خدایا تُو ہم پہ سدا مہرباں ہے

خلافت کی شفقت رہی ہم کو حاصل
اسی کی توجہ سے جذبہ جواں ہے

جماعت ہے چھوٹی مگر دل بڑے ہیں
خلوص و وفا کی وہ اک کہکشاں ہے

(خواجہ عبدالمومن)

تعمیر مسجد

بیت النصر اوسلو ناروے

کی تعمیر کے مختلف مراحل

میری دُعائیں ساری کریو قبول باری

میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

ہم تیرے در پہ آئے لیکر اُمید بھاری

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

21/09/2008

01/01/2009

09/10/2009

06/04/2009

06/04/2009

06/04/2009

خدام وقار عمل کے ذریعے کارپٹ ڈال رہے ہیں

وقار عمل میں حصہ لینے والے خدام

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

لا إله إلا الله محمد رسول الله

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

تعمیر

مسجد بیت النصر

کا معائنہ سال 2005ء

مسجد بیت النصر

اے مالک ہمیں جزا دینا اس محنت کا تو صلہ دینا
کچھ اینٹیں ہم نے جوڑی ہیں دیواریں چن لی ہیں ہم نے

تیرا گھر ہم اس کو کہتے ہی ہمیں اس کا اہل بنا دینا
کچھ کھاد ملائی ایمان کی کچھ کھیتی سینچی دُعاؤں سے

مینار اُٹھایا ہے ہم نے تو دل مینار بنا دینا
جب دامن آپس میں اُلجھیں تکرار سی باہم ہونے لگے

آنکھوں میں خشکی بھر جائے رشتوں کی دید سکھا دینا
گو وعدہ کئے کئی برس بیتے وعدہ تو نبھایا ہے ہم

ہر بھول کی ہم کو معافی دے اور بس انسان بنا دینا
برفیلی زمیں کی جنت میں کفر والحاد کا ڈیرا ہے

اس سوکھی چٹیل مٹی میں توحید کی گنگا بہا دینا
مسرور ہیں ہم مخمور فضا ، چہروں پہ چھلکتا عزمِ وفا

اس اندھی وفا کے پتلوں کا ایمان تو اور بڑھا دینا
کچھ مدت سے ان آنکھوں نے آشاؤں کے دیپ جلائے تھے

دل شاد ہے اب ،روشن ہے نظر ، آنکھوں کی جوت جگا دینا
اے مالک ہمیں جزا دینا ، اس محنت کا تو صلہ دینا

نبیلہ رفیق فوزی

مسجد بیت النصر تعمیر کمیٹی

دائیں سے بائیں:۔ (کرسی پر) ملک محمود ایاز (سیکرٹری)، زرتشت منیر احمد خان (صدر)، چوہدری شاہد محمود کاہلوں (مبلغ سلسلہ)
کھڑے ہوئے:۔ منظور قدیر خاں، چوہدری افتخار حسین اظہر، طارق محمود قریشی، اطہر محمود قریشی

مسجد بیت النصر اوسلو کی تعمیر کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر 1994ء میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مسجد کی تعمیر کیلئے ایک قطعہ زمین خرید کیا گیا۔ یہ جگہ شہر کے مرکزی علاقہ میں موٹروے پر واقع ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بہت سی مشکلات اور مسائل درپیش رہے۔ مقامی لوگوں کی طرف سے اور اسی طرح مقامی پاکستانی مسلم کمیونٹی کی طرف سے شدید مخالفت اور حسد کے نتیجہ میں اس کی تعمیر میں رکاوٹیں آتی رہیں۔

مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ملنے کے بعد ایک کمپنی کو عمارت تعمیر کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا۔ یہ کمپنی کچھ جزوی کام کرنے کے بعد دیوالیہ ہوگئی۔ اور اس طرح تعمیر کا کام رُک گیا۔ تعمیراتی کام میں ابتداء میں ہی چونکہ بہت زیادہ رقم خرچ ہوگئی۔ اور مقامی جماعت اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ تعمیر کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس پلاٹ کو فروخت کر دیا جائے اور مسجد کے لئے کوئی اور جگہ تلاش کی جائے۔

چنانچہ اس پلاٹ کو فروخت کرنے کے لئے مسلسل کئی سال کوشش کی گئی۔ لیکن مطلوبہ قیمت نہ ملنے کی وجہ سے یا کسی اور ٹیکنیکل وجہ سے یہ پلاٹ فروخت نہ ہو سکا۔ ایک جرمن کمپنی کے ساتھ سودا تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ لیکن اس کمپنی کو کونسل نے ان کی ڈرائنگ کے مطابق عمارت تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ یہ سودا مکمل نہ ہو سکا۔

2004ء میں ناروے کے ایک کثیر الاشاعت اخبار AftenPosten میں اور اِسی طرح ٹاؤن ہال میں بھی سیاستدانوں کی طرف سے سوال اٹھایا گیا کہ Furuset میں مسجد بن سکے گی یا نہ کیونکہ یہ پروجیکٹ ایک عرصے سے نامکمل ویسے ہی پڑا ہے۔ اس امر سے حضور انور کو مطلع کیا گیا۔ جس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا:۔

> ”اس کو رکھنے یا نہ رکھنے کا معاملہ مجلس عاملہ میں رکھ کر فیصلہ کریں اور پھر اس پر عمل درآمد کریں۔ آپ نے جو بھی کرنا ہے اپنے وسائل اور ذرائع سے کرنا ہے۔“

حضور انور کا ارشاد موصول ہونے پر مجلس عاملہ اور صدران حلقہ جات کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ چنانچہ اس اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں اس امر کا عہد تھا کہ حضور مسجد کے بارے میں جو بھی فیصلہ فرمائیں

اس پر ہم دل و جان سے کاربند ہوں گے۔ چنانچہ حضور انور نے ازراہِ شفقت جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے پیش کردہ بیت النصر مسجد تعمیر کرنے کے منصوبہ کی منظوری عطا فرمائی۔

10/ جنوری 2005ء کو ایڈووکیٹ Langgseth اور آرکیٹکٹ Gunnar Dyrø کی میٹنگ انتظامیہ کے ساتھ ہوئی اور اس پروجیکٹ کے لئے Gunnar Dyrø کی خدمات حاصل کی گئیں۔ آرکیٹکٹ کو 10 ملین کرونر بجٹ میں مسجد تعمیر کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا۔ مسجد کی عمارت اولین ترجیحات میں تعمیر ہو جائے۔ ایسی سکیم تیار کرنے کی ہدایات دی گئیں۔

24 جنوری 2005ء کو مکرم چوہدری اعجاز احمد آرکیٹکٹ لندن سے تشریف لائے۔ 25 جنوری 2005 آرکیٹکٹ Dyrø نے مسجد کی ایک سکیم پیش کی جس کے مطابق مسجد پرانے نقشے کے مطابق تعمیر کی جائے گی۔ عورتوں کے لئے 70 مربع میٹر بالکونی درمیانی فلور کی بجائے تعمیر کی جائے گی۔

چوہدری اعجاز احمد صاحب کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ آئندہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تکون نما حصے کو مسجد میں شامل کر لیا جائے اور کثیر الثقافتی ہال کو مسجد سے لنک کیا جائے۔

26 جنوری کو چوہدری اعجاز احمد صاحب کی Bjørn Moflag Bygge Leder سے میٹنگ ہوئی۔ جس میں پروجیکٹ کے بارے میں فنی معلومات حاصل کی گئی۔ Bjørn نے چوہدری صاحب کے مجوزہ پلان پر فنی ریمارکس دیئے اور مشکلات کی نشاندہی کی۔

کونسل سے نقشے کی منظوری کے سلسلے میں Gunnar Dyrø کی رائے تھی کہ اگر مسجد پرانی بنیادوں پر تعمیر کی جاتی ہے اور بیرونی طور پر عمارت کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو کونسل سے منظوری لینی آسان ہے، بصورت دیگر نئی درخواست کو نپٹانے میں کونسل کو ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ درکار ہو گا۔

جماعت کے ایڈووکیٹ اور آرکیٹیکٹ کے مشورہ سے یہ طے ہوا کہ مسجد کا ہال فی الحال مکمل کر لیا جائے۔ اس پر اخراجات کا تخمینہ 10 ملین کرونر تھا۔ لیکن کونسل کی طرف سے تقاضا تھا کہ پوری مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ نئے سرے سے نقشے تیار کئے گئے۔ اِس سلسلہ میں لندن سے چوہدری اعجاز احمد صاحب آرکیٹیکٹ تشریف لائے اور انہوں نے بے مثال تعاون کیا۔

ستمبر 2005ء میں ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے تشریف لائے۔ آپ نے مورخہ 23 ستمبر کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور اُس میں جماعت ناروے کو مسجد تعمیر کرنے کے لئے پرزور تحریک فرمائی۔

کونسل کو اجازت کے لئے درخواست پیش کی گئی۔ جس کی منظوری دسمبر 2005 میں ہمیں مل گئی۔

منظوری کے بعد بھی مقامی سیاستدانوں کی طرف سے مسجد کی تعمیر روکنے کے لئے بیانات شائع ہوتے رہے۔ لیکن جماعت کی انتظامیہ کے رابطے کے نتیجہ میں یہ سیاستدان مطمئن ہو گئے۔

مختلف کمپنیوں سے مسجد کی تعمیر کے لئے مذاکرات ہوتے رہے اور بالآخر جرمنی کے ایک کمپنی LIG BAU سے مورخہ 28/اگست 2008 معاہدہ طے پا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ وہ اکتوبر 2009 تک تعمیر مکمل کر دیں گے۔ بعد ازاں اس کمپنی نے کنٹریکٹ سے زائد رقوم کا مطالبہ کیا جو ناجائز تھا۔ لہذا جماعت کی طرف سے معذرت کے نتیجہ میں اس کمپنی نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام چھوڑ دیا اور جماعت نے بقیہ کام مختلف نارویجیئن کمپنیوں سے مکمل کروایا۔ الحمدللہ کونسل نے یہ شرط رکھی تھی کہ ملحقہ سڑک بھی تعمیر کروائی جائے۔ چنانچہ جماعت نے افادہ عامہ کے پیش نظر یہ سڑک بھی تعمیر کرادی ہے۔ عمارت کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد کونسل نے جماعت کو مورخہ 15 جون 2011 سے مسجد کو استعمال کرنے کا اجازت نامہ دے دیا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بہت ہی مشکل اور سنگین مسائل درپیش رہے۔ اور بعض اوقات بعض امور کی انجام دہی بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں اور راہنمائی ہماری ڈھارس بندھاتی رہیں اور حقیقت یہ ہے اگر حضور کی توجہ اور دعائیں ہمارے شامل حال نہ ہوتیں تو تعمیر کے کام کو آگے بڑھانا ہمارے لئے ہرگز ممکن نہ تھا۔

افتتاح

مسجد بیت النصر

اوسلو (ناروے)

تختی مسجد بیت النصر کی نقاب کشائی فرماتے ہوئے

افتتاح کے بعد دعا کرتے ہوئے

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بیان فرمودہ 30 ستمبر 2011 بمقام بیت النصر (اوسلو ناروے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (التوبۃ:18)

الحمد للہ آج ایک لمبے انتظار کے بعد جماعت احمدیہ ناروے کو اپنی اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ جس طرح اس مسجد کی تعمیر نے ایک لمبا عرصہ لیا اُسی طرح بعض روکیں پڑنے کی وجہ سے اس کے رسمی افتتاح میں آپ لوگوں کو کچھ انتظار کرنا پڑا۔ لیکن یہ رسمی افتتاح تو صرف شکرانے کا ایک مزید اور دنیا کے سامنے اظہار ہے ورنہ مساجد کی تعمیر کا ان رسمی افتتاحوں سے کوئی ایسا تعلق نہیں کہ جس کے بغیر مسجد مکمل نہ کہلائی جاسکے۔ پس آج میرا یہاں آنا اور نماز جمعہ پڑھانا، یہ خطبہ دینا اور غیروں کے ساتھ، مہمانوں کے ساتھ، شام کو انشاء اللہ مسجد کی تقریب میں، افتتاح کی تقریب میں شامل ہونا، اس احسان کی شکر گزاری کے طور پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ناروے پر اس مسجد کی صورت میں فرمایا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُس کی نعمتوں کو اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کرو تا کہ اس شکر گزاری کے نتیجے میں جو ایک مومن کے دل سے اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ مزید فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ ایک شکر گزاری تو ہماری یہاں نمازیں پڑھ کر اس مسجد کو آباد کر کے ہو گی۔ اور ایک شکر گزاری افتتاح کے اعلان سے یا اس ظاہری اظہار کے ذریعہ سے بھی ہے جو مہمانوں کے لئے reception یا اُن کا آنا ہے۔ لیکن حقیقی شکر گزاری مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے سے ہی ہے۔ پس یہ اہم بات ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس ادائیگی حق کو بدلے کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ بدلہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ اس دنیا میں

انسان اُس کا تصور اور احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ ایک حدیث میں ایسے لوگوں کا ذکر اس طرح آیا ہے، جو مسجد کو آباد رکھنے کے لئے، مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے اُس میں جاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث نمبر 662)

پس اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد میں آنے والوں کے لئے جنت میں مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ روزانہ پانچ مرتبہ یہ مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ اور پھر جو چالیس، پچاس، ساٹھ سال زندہ رہتا ہے یا اس سے بھی زیادہ لمبی عمر زندہ رہتا ہے اور نمازیں ادا کرتا ہے تو اُس مہمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کس قدر سامان تیار کئے ہوں گے، یہ تو ایک انسان کے تصور سے بھی باہر ہے۔ دنیا میں ہمارا کوئی پیارا مہمان آئے تو ہم مہمان کے آنے کا پتہ چلتے ہی انتظامات شروع کر دیتے ہیں اور اس مہمان سے جتنا جتنا پیار اور تعلق ہو اُس کے مطابق اپنی مہمان نوازی کی انتہا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تو وسائل بھی محدود ہوتے ہیں لیکن خدا جس کے وسائل کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی رحمت کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی مہمان نوازی کی بھی کوئی حد نہیں ہے وہ کس طرح اپنے عابد بندے کے لئے مہمان نوازی کے سامان کرتا ہو گا۔ یہ چیز انسانی سوچ سے بھی بالا ہے۔ پس ہمیں ایسی مہمان نوازی کے مواقع تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی اس مسجد کا انشاء اللہ اس سوچ کے ساتھ حق ادا کرنے والا ہو گا کہ حق کی یہ ادائیگی جہاں اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلق کو مضبوط کرنے والی اور اُس کا پیارا بنانے والی ہو وہاں اپنوں اور غیروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہو۔ گویا ایک مومن اگلے جہان کی جنت کے لئے اور اُس کی مہمان نوازی کے حصول کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنانے کی کوشش کرتا ہے یا کر رہا ہوتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے لئے ظاہری شکر گزاری بھی ہونی چاہئے۔ یہ ظاہری شکر گزاری اُس حسین معاشرے کے قیام کے لئے بھی ایک کوشش ہے جو اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنانے والا ہو۔

گزشتہ دو دنوں میں ریڈیو، ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے مختلف وقتوں میں میرے انٹرویو لئے ہیں۔ اُس میں ہر ایک متفرق سوالوں کے علاوہ اس بات میں بھی دلچسپی رکھتا تھا کہ مسجد کا مقصد کیا ہو گا اور اس میں بھی کہ مسجد بنائی ہے تو یہاں کیا ہو گا؟ آپ کے احساس و جذبات کیا ہیں؟ تو میرا یہی جواب تھا کہ ماحول کو پُر امن اور ایک دوسرے کے لئے محبت بھرے جذبات سے بھر کر اس دنیا کو جنت نظیر بنانا، ایک خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا اپنی زندگیوں میں اظہار کر کے دنیا کو امن، صلح اور آشتی کا گہوارہ بنانا، یہ اس کا مقصد ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے

ساتھ اس مسجد کے ماحول میں، اس شہر میں، اس ملک میں محبت اور پیار کو فروغ دینے کا کام یہاں کے احمدیوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری بن گئی ہے۔ یہ میڈیا کا آنا، انٹرویو لینا، اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کا مثبت انداز میں اس مسجد کی تعمیر کا ذکر کرنا پھر ہمیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، مزید شکر گزاری کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرف ہی لے جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کا بدلہ اس صورت میں بھی عطا فرمایا ہے کہ میڈیا کو توجہ پیدا ہوئی اور عموماً اچھے رنگ میں جماعت کا اور مسجد کا ذکر ہوا ہے۔

پس یہ دنیاوی سطح پر بھی جماعت کے مخلصین کی قربانیوں کا ذکر انہیں دوبارہ شکر گزاری کے مضمون کی طرف لوٹاتا ہے۔ اور پھر اس شکر گزاری کا حق ادا کر کے انسان اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات سے فیض پاتا ہے۔ گویا یہ ایک ایسا فیض کا دائرہ ہے جو اپنے دائرے کے اندر ہی نہیں رہتا بلکہ لہروں کے دائرے کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آپ پانی میں کنکر پھینکیں یا کوئی چیز پھینکیں تو دائرہ بنتا ہے۔ چھوٹا دائرہ، بڑا دائرہ، بڑا دائرہ اور پھر وہ دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اِس دائرے کی یہ بھی خوبی ہے کہ جب یہ دائرہ انتہا کو پہنچتا ہے تو ختم نہیں ہو جاتا بلکہ انسان کی زندگی میں اگر نیکیاں جاری ہیں تو دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور جب انسان کی زندگی ختم ہوتی ہے تو اگلے جہان میں خدا تعالیٰ اس میں مزید وسعت پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ مسجد اس کو آباد کرنے والوں کے لئے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آئی ہے۔ اور ہر مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اُس کا یہی مقصد ہے۔ اُسے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آنا چاہئے۔ اب ان فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنا یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے۔ جتنی محنت سے اس کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے اسی قدر فیض پاتے چلے جائیں گے، یہاں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ قرآنِ کریم میں مسجد کو آباد کرنے والوں کا ذکر اُس آیت میں ایک جگہ آیا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

اب اللہ پر ایمان کی شرط سب سے ضروری ہے جو پہلے رکھی گئی ہے۔ یہ ایمان صرف منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی اور مومن کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ صرف اسلام میں شامل ہونا مومن نہیں بنا دیتا، جب تک مومنانہ اعمال بجالانے کی بھی کوشش نہ ہو۔ جب عرب کے دیہاتی آتے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (الحجرات:15) یہ نہ کہو کہ تم ایمان لے آئے ہو بلکہ یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا ہے، فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔ اور ایمان کی یہ نشانی بتائی کہ تم اللہ اور اُس کے رسول کی سچی اطاعت کرو۔

آج مسلمانوں میں سے غیر ہمیں اس بات کا نشانہ بناتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو حالانکہ ہم تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے زمانے کے امام کو مانا ہے اور یہ کامل اطاعت ہمیں پکا مسلمان اور حقیقی مومن بناتی ہے۔ گو ہمیں دوسرے مسلمان فرقے بیشک غیر مسلم کہتے رہیں لیکن اس اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے اس حکم کی وجہ سے ہم پکّے مومن ہیں۔ آج احمدی ظلموں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی احمدیت سے منحرف نہیں ہوتے تو حقیقی مسلمان ہم ہوئے یا دوسرے؟ ہم کسی کلمہ گو کو غیر مسلم نہیں کہتے لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم نے حقیقی مسلمان اُس کو قرار دیا ہے جو ہر طرح کی اطاعت کر کے اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والا ہو اور مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ ہر دن اُس کے لئے ایمان میں اضافے کا باعث ہو۔ اور جب تک ہم اس کی کوشش کرتے رہیں گے، نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں گے ہم مومنین اور حقیقی مسلمانوں کے زمرے میں شمار ہوتے رہیں گے۔ پس ہمیں کسی مولوی، مفتی کے فتوے یا کسی حکومت کے فیصلے نے مومن ہونے اور حقیقی مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دینا۔ نہ کسی کی سند چاہئے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارے ایمان پر اصل مہر ہماری اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش نے لگانی ہے۔ جس قدر ہم کوشش کرنے والے ہوں گے اُسی قدر ہماری مہریں لگتی چلی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کا عمل جو اُسے انعامات کا وارث بنائے گا صرف یہ نہیں کہ

ایک دو یا چند ایک نیک عمل کر لئے بلکہ تمام اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ہو گی تو حقیقی مومن انسان بن سکتا ہے۔

پس ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مان لیا اور یہ کافی ہے۔ بیشک ہم نے دوسرے مسلمانوں کی نسبت خدا اور رسول کی اطاعت میں ایک قدم آگے اُٹھالیا ہے لیکن یہ زندگی تو مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش اور ایمان میں بڑھتے چلے جانے کے لئے ہے اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا بتایا ہے کہ عبادت کرو اور اُس میں بڑھتے چلے جاؤ۔ پس ایک مومن ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں آپ کے سامنے اُن میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ (البقرۃ:166) کہ سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ یہ تو ایک ایسے شخص کو جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے اُسے بھی پتہ ہے کہ جس سے شدید محبت ہو اُس کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔ پس ایک مسلمان جب اپنے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو اُس کی اللہ تعالیٰ سے محبت تمام محبتوں پر حاوی ہونی چاہئے۔ پھر جب یہ صورتحال ہو تو دنیا کی دولت، دنیاوی چمک دمک، دنیا کی مصروفیات، اولاد، بیوی، خاندان سب خدا تعالیٰ کی محبت کے مقابلے میں ہیچ ہو جاتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور جب اس کی یہ محبت خدا تعالیٰ کے لئے پیدا ہو گی تو ایسے شخص کی عبادت بھی خالص ہو گی۔ اُس کی عبادت کی طرف بھی خاص توجہ ہو گی۔ اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو انشاء اللہ پھر آپ کی یہ مسجد، یہ نماز سینٹر جہاں بھی ہیں اور آئندہ بننے والی مساجد بھی آباد رہیں گی اور ان کی یہ آبادی حقیقی آبادی کہلائے گی۔ جب ہمارے اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہو رہا ہو گا تو ہماری اولادیں بھی اُس کے اثر لے رہی ہوں گی۔ بہت سے لوگ اولاد کے لئے دعا کے لئے کہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں اپنے نمونے دکھانے ہوں گے اور جب یہ اثر اولادوں میں جا رہا ہو گا تو نتیجۃً نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار اور مساجد کی آبادی ہوتی رہے گی اور ہم پر فرض ہے کہ جہاں ہم خدا تعالیٰ سے یہ محبت اپنے اندر پیدا کریں اور اُس کے لئے کوشش کریں وہاں اپنی اولادوں اور نسلوں کو بھی اس محبت کی چاٹ لگانے کی کوشش کریں اور جب یہ ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ مخالفتیں اور مخالفین کی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی موت آپ مر جائیں گی۔ کیونکہ جب بندہ خدا سے محبت کرتا ہے تو خدا اُس سے بڑھ کر اُس سے محبت کرتا ہے اور اپنے بندے کا مولیٰ اور ولی ہو جاتا ہے اور جس کا ولی خدا ہو جائے اُس کو یہ عارضی مخالفتیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ چند اوباش لوگ یا بڑوں کے بھڑکانے پر چند چھوٹے بچے جو پتھر مار کر مسجد کے شیشے توڑ جاتے ہیں، یا گند پھینک جاتے ہیں وہ یا تو خود تھک ہار کر بیٹھ جائیں گے یا آپ کا خدا سے تعلق دیکھ کر اِن میں سے سعید فطرت خود آپ میں شامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

پس جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مسجد بنانا آپ کے کام کی انتہا نہیں ہے بلکہ اس کے بعد مزید اپنی حالتوں کی طرف دیکھنے اور جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنے خدا سے اپنی محبت کے معیار دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ماحول میں خدا تعالیٰ سے محبت کے اظہار کی اس لئے ضرورت ہے تا کہ دنیا کو پتہ لگے۔ دنیا کو یہ پتہ چلے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر قربانیاں کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ پس یہ چھوٹا موٹا پتھراؤ یا گند پھینکنا یا نعرے لگانا اللہ والوں کی ترقی میں کبھی روک نہیں بنا اور نہ بن سکتا ہے۔ پس مسجدیں آباد کرنے والوں کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اپنے ایمان اور ایقان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب اُنہیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (البقرہ:286) ہوتا ہے۔ یعنی ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ اللہ تعالیٰ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا جواب دینے والوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران:105) کہ یہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس اللہ اور رسول کے نام پر جو احکامات دیئے جائیں ان کو سنتے ہی اطاعت کرنے کا نتیجہ کامیابی ہے۔ اور یہ سننا اور اطاعت کرنا اُن تمام باتوں کے لئے ہے جن کے کرنے اور نہ کرنے کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے کہ ”اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔“ آپ کی امانتیں آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ ایک ذمہ داری جس طرح پڑتی ہے انسان اسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امانتیں جو آپ کے سپرد کی گئی ہیں وہ بھی اُسی طرح کی ذمہ داری ہے جن کے کرنے کا آپ کو حکم ہے۔ عہدیدار ہیں تو اُن کا جماعت کے لئے وقت دینا اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنا۔ افرادِ جماعت کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرنا، یہ امانتیں ہیں۔ ایک (جماعتی) عہدیدار کوئی دنیاوی عہدیدار نہیں ہے جس نے طاقت کے بل پر اپنے کام کروانے ہیں بلکہ وہ خادم ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

(الجامع الصغیر حرف السین صفحہ نمبر 292 حدیث نمبر 4751 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس اس خدمت کے جذبے کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تبھی جو خدمت، جو امانت آپ کے سپرد ہے آپ اُس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ میرے پاس جب بعض لوگ آکر یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں فلاں عہدہ ہے تو میں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ کہو کہ فلاں خدمت میرے سپرد ہے۔ دوسرا تو بیشک عہدیدار کہے لیکن خود اپنے آپ کو خادم سمجھنا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے خدمت کا موقع دیا ہوا ہے۔ کیونکہ عہدہ کہنے سے سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک بڑے پن کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے، بڑے پن کا احساس اس طرح کہ دماغ میں ایک افسرانہ شان پیدا ہو جاتی

ہے، جبکہ عہدیدار، جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے اور جب عہدیدار اپنی امانتوں کے حق ادا کر رہے ہوں گے تبھی وہ خلافت کے، خلیفۂ وقت کے حقیقی مددگار بن رہے ہوں گے۔ عہدیداروں کی عزت اور احترام افرادِ جماعت پر یقیناً فرض ہے۔ لیکن وہ یہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اُن کی، افرادِ جماعت کی، خلافتِ احمدیہ سے وابستگی ہے اور کسی عہدیدار کے حکم کی نافرمانی کر کے وہ خلیفہ وقت کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ پس ہر سطح کے عہدے داروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے حق صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر عہدیدار کا رَکھ رکھاؤ، بول چال، عبادت کے معیار دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں، ایک فرق ہونا چاہئے۔

لجنہ کی عہدیدار ہیں تو اُنہیں مثلاً قرآنی حکم میں ایک پردہ ہے اُس کا خیال رکھنا ہو گا ورنہ وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہی ہوں گی۔ باقی احکام تو ہیں ہی، لیکن مَردوں سے زیادہ عورتوں کو ایک زائد حکم پردے کا بھی ہے۔ ناروے کے بارے میں پردے کی شکایات وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک وقت میں بڑی سخت تنبیہ کی تھی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی سمجھاتے رہے۔ لیکن آپ جو عہدیداران ہیں اگر اب بھی آپ کے پردے کے معیار نہیں ہیں، عورتوں مردوں میں میل جول آزادانہ ہے، ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر پردے کے آزادانہ آنا جانا ہے اور مجلسیں جمانا ہے جبکہ کوئی رشتے داری وغیرہ بھی نہیں ہے، صرف یہ کہہ دیا کہ فلاں میرا بھائی ہے اور فلاں میرا منہ بولا چچا یا ماموں ہے اور اس لئے حجاب کی ضرورت نہیں یا اور اسی طرح کے رشتے جوڑ لئے تو قرآن اس کی نفی کرتا ہے اور ایک مومنہ کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ تمہارے پر پردہ اور حجاب فرض ہے۔ حیا کا اظہار تمہاری شان ہے۔ اگر لجنہ کی ہر سطح کی عہدیدار خواہ وہ حلقہ کی ہوں، شہر کی ہوں یا ملک کی ہوں، اگر عہدیدار اپنے پردے ٹھیک کر لیں اور اپنے رویے اسلامی تعلیم کے مطابق کر لیں تو ایک اچھا خاصہ طبقہ باقیوں کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی اور اپنے ماحول کے لئے بھی نمونہ بن جائے گا۔ ایک لجنہ کی عہدیدار کا امانت کا حق تبھی ادا ہو گا جب وہ اَور باتوں کے ساتھ ساتھ اپنے پردہ کا حق بھی ادا کر رہی ہو گی۔ مجھے بعض کے پردہ کا حال تو ملاقات کے دوران پتہ چل جاتا ہے جب اُن کی نقابیں دیکھ کر یہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ بڑے عرصے کے بعد یہ نقاب باہر آئی ہے جس کو پہننے میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ پس عہدے دار بھی اور ایک عام احمدی عورت کا بھی یہ فرض ہے کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کریں۔

آج کل اپنے زعم میں بعض ماڈرن سوچ رکھنے والے کہہ دیتے ہیں کہ پردے کی اب ضرورت نہیں ہے یا حجاب کی اب ضرورت نہیں ہے اور یہ پرانا حکم ہے۔ لیکن میں واضح کر دوں کہ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی پرانا نہیں ہے اور نہ

کسی مخصوص زمانے اور مخصوص لوگوں کے لئے تھا۔ احمدی مرد اور عورتیں خلافت سے وابستگی کا اظہار بڑے شوق سے کرتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت جاری رہنے کا قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے وہاں عبادتوں اور اعمالِ صالحہ سے اس کو مشروط بھی کیا ہے۔ سورۃ نور میں جہاں یہ آیت ہے اس سے دو آیات پہلے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ دعویٰ نہ کرو کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے بلکہ فرمایا طَاعَۃٌ مَّعْرُوْفَۃٌ کا اظہار کرو۔ ایسی اطاعت کرو جو عام اطاعت ہے۔ ہر اُس معاملے میں اطاعت کرو جو قرآن اور رسول کے حکم کے مطابق تمہیں کہا جائے۔ اُس پر عمل کرو اور اس کے مطابق اطاعت کرو۔ قرآن اور رسول کا حکم جب پیش کیا جائے تو فوراً مانو۔ اس بارے میں مَیں بہت مرتبہ کھل کر بتا بھی چکا ہوں۔ پس جہاں مردوں کے ساتھ عورتیں اپنے عبادتوں کے معیار بلند کریں، اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کریں وہاں وہ خاص حکم جو عورتوں کو ہیں اُن پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ پردے کے بارہ میں اپنے آپ کو ڈھانکنے کا حکم گو عورت کو ہے لیکن اپنی نظریں نیچی رکھنے کا اور زیادہ بے تکلفی سے بچنے کا حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے۔ بلکہ اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم پہلے مَردوں کو ہے پھر عورتوں کو ہے تا کہ مَرد بے حجابی سے نظریں نہ ڈالتے پھریں۔

پھر امانتوں میں ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہے، جہاں بھی استعمال ہونا ہو۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہدِ بیعت کا حق ادا کرنا ہے، اس کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ جس کے سپرد جو بھی امانتیں ہیں تم اُس کے لئے پوچھے جاؤ گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال میں تکبر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ہمارے ہاں اکثر مسائل اور جھگڑے تفاخر اور تکبر سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر انسان اپنی حیثیت پر غور کرتا رہے تو ہمیشہ عاجزی کا اظہار ہو اور اس کے جائزے سب سے زیادہ انسان خود لے سکتا ہے۔ دوسرے کے کہنے پر تو بعض دفعہ غصہ بھی آجاتا ہے چڑ بھی جاتا ہے لیکن خود اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں تو یہ سب سے بہترین طریقہ ہے۔ ایمانداری سے قرآنی احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے لیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور یقیناً ہر احمدی میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، صرف ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ضرورت ہے تو یہ جائزے بڑی آسانی سے لئے جاسکتے ہیں۔

پس قرآنِ کریم کو پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ آج مختصر وقت میں میں تمام احکامات کی تفصیلات تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا، جیسا کہ مَیں نے کہا خود ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ تبھی ہو گا جب قرآنِ کریم کی ہر گھر میں باقاعدہ تلاوت بھی ہو، اُس کو سمجھنے کی کوشش بھی ہو اور اُس پر عمل

کرنے کی کوشش بھی ہو۔ بچوں کی بھی نگرانی ہو کہ وہ نمازوں کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں، قرآنِ کریم کو پڑھنے کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ ہر احمدی کو جس کا ایمان لانے کا دعویٰ ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا دعویٰ تبھی مکمل ہوتا ہے جب یومِ آخرت پر بھی ایمان ہو اور یقین ہو اور یہ واضح ہو کہ مرنے کے بعد کی ایک زندگی ہے جس میں اس دنیا کے کئے گئے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ جہاں آخری فیصلہ ہو گا، جہاں جزا سزا کا فیصلہ ہو گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے مساجد آباد کرنے والوں کی یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ اُن کو آخرت پر بھی ایمان ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور وہاں حساب کتاب کو بھی وہ برحق سمجھتے ہیں اور جب برحق سمجھتے ہیں تو جہاں مسجد میں عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں، اُس کے انعامات کے وارث بنیں۔ اور پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہو گا، اس یقین پر انسان قائم ہو گا کہ آخرت کے سوال جواب سے بھی گزرنا پڑنا ہے تو پھر انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے گا۔ اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ بہترین عبادت نماز ہے۔

(جامع الأحادیث از جلال الدین سیوطی باب الھمزہ مع الفاء جلد 5 صفحہ 186 حدیث نمبر 3952 بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ CD)

جب مومنین کی جماعت نماز کے لئے جمع ہوتی ہے تو پھر جہاں خدا تعالیٰ کی وحدت کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے وہاں ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات اور جماعتی وابستگی اور وحدت کا بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر اُن تمام نیک اعمال بجا لانے کی طرف بھی توجہ جاتی ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہے یا اُس کی مخلوق کے حق سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے کا حق ادا کرنے کے لئے اور مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے کیونکہ ہمیشہ وسائل کی ضرورت ہے اس لئے مساجد آباد کرنے والوں کے عملوں کے ذکر میں یہ اہم بات بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دی کہ وہ زکوۃ دینے والے ہوتے ہیں، مالی قربانی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے مال کو اپنے تک محدود نہیں رکھتے بلکہ دین اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کے لئے اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہاں زکوۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور قرآنِ کریم میں دوسرے کئی مقامات پر نماز کے قیام کے ساتھ عمومی مالی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے تا کہ جہاں دینی ضروریات پوری ہوتی ہوں وہاں محروم طبقہ کی ضرورت بھی پوری ہو رہی ہو۔

پس مسجدیں اور اُنہیں آباد کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کا اُٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ اُن کے دل میں خدا کا خوف اور خشیت ہوتی ہے۔ اُس پیار کی وجہ سے جو اُنہیں خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور پھر یہ خوف اور خشیت مزید نیکیوں کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور جنہیں اللہ

تعالیٰ ہدایت یافتوں میں شمار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناروے کی جماعت نے بڑی قربانی دی ہے اور مسجد نصر کے لئے تقریباً ایک سو چار (104) ملین کرونر خرچ جماعت نے اُٹھایا ہے۔ کچھ ابتدائی خرچ مرکز نے دیا تھا باقی جماعت نے اُٹھایا ہے۔ گو کہ اس میں بڑا لمبا عرصہ لگ گیا جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا لیکن جب مَیں نے جماعت کو دو ہزار پانچ (2005ء) میں اس طرف توجہ دلائی ہے، تو فوری توجہ پیدا ہوئی پہلے توجہ بھی کم تھی۔ اُس وقت کسی نے اپنا مکان بیچ کر وعدہ کیا اور اس کی ادائیگی کی۔ مجھے لکھا مَیں مکان بیچ رہا ہوں، کسی نے کار بیچ کر رقم مسجد کو ادا کی، کسی نے زائد کام کیا کہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو جائے اور میں زیادہ سے زیادہ چندہ دے سکوں۔ اللہ کے فضل سے بعض عورتوں نے قربانیاں دیں، بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کاروبار بند ہونے کے باوجود بھی اپنے وعدے پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آج کل حالات کی وجہ سے اُن کے کاروبار میں کچھ نقصان ہے تو اللہ تعالیٰ اُن میں برکت ڈالے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ سب قربانیاں اس سوچ کے ساتھ ہوئی ہوں گی کہ ہم نے مسجد کو آباد کرنا ہے اور آباد اُس طریق پر کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے، اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرتے ہوئے، حقوق العباد کی ادائیگی کی سوچ رکھتے ہوئے، اعمالِ صالحہ بجالانے کے معیار حاصل کرتے ہوئے، اپنے بچوں اور نسلوں میں بھی مسجد اور خدا کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، پھر اسی طرح اس زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے، اُس کے ہاتھ مضبوط کرتے ہوئے، اُس کے مشن کو آگے چلانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہوئے یہ پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دیتے ہوئے اسے آباد کرنا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے، یہ مسجد ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال رہی ہے۔ ہم نے مسجد بنا کر اپنے اوپر عائد ذمہ داریوں کو بہت وسعت دے دی ہے۔ اگر اس ذمہ داری کو ادا نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو۔

پس جہاں ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی خوشی ہے کہ ناروے میں پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں فکر کا مقام بھی ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس فکر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والا ہو، اپنی ذمہ داریاں نبھانے والا ہو۔ بڑی بڑی خطیر رقمیں پیش کر کے اس مسجد کی جو تعمیر کی گئی ہے اور اُسے خوبصورت بنایا ہے اور کسی نے لاکھوں کرونر خرچ کر کے کارپٹ ڈلوا دیا۔ کسی نے لاکھوں کرونر خرچ کر کے فرنیچر دے دیا۔ تمام مسجد کے کمپلیکس کے لئے

فرنیچر مہیا کر دیا تو یہ ایک دفعہ کی قربانی نہ ہو یا ایک دفعہ کی قربانی پر یہ لوگ خوش نہ ہو جائیں۔ صرف خوبصورت فرنیچر اور سجاوٹ دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارے لئے کافی ہو گیا ہے بلکہ اس کی اصل خوبصورتی کو قائم رکھنے والے ہوں جو پانچ وقت کی نمازوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے مسجدوں کی تعمیر کا ذکر ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ: ”مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں“۔ (اُس زمانے میں ویران تھیں) ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے“۔ فرمایا ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجدِ ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملادی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491۔ مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس یہ تقویٰ ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنا ہے اور اس کا بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اظہار فرمایا ہے۔ آپ ایک

جگہ فرماتے ہیں کہ: ”قرآنِ شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّتِ غائی ہے“۔ (یعنی یہی اس کا مقصد ہے) ”اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں“۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 390 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

فرمایا کہ تقویٰ نہیں ہے تو نمازیں بے فائدہ ہیں بلکہ نمازیں دوزخ کی طرف لے جانے والی ہوں گی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”ساری جڑھ تقویٰ اور طہارت ہے۔ اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 551-550۔ مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پھر فرمایا: ”اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے“۔ (یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے ہم پر ڈالی) ”کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے“۔ فرماتے ہیں ”جو تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 649 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003)

پس ہمیں ہمیشہ یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہدِ بیعت کو نبھاتے ہوئے وہ نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا ہوں۔ آج احمدی ہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر اس

عرفان کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس اگر ہم نے بیعت کا دعویٰ بھی کیا اور تقویٰ کے خالی میدان کو بھرنے کی کوشش نہ کی تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں ہو سکتے کیونکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس اہم ذمہ داری کو سمجھنے والا ہو۔ ان ممالک میں جو شرک کے گڑھ ہیں اگر ہم نے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کیں اور اپنی بیعت کے مقصد کو نہ پہچانا تو ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابلِ مؤاخذہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل رکھے جن پر اُس کے پیار کی نظر پڑتی ہے۔

یہاں مَیں مسجد نصر کی تعمیر اور تکمیل کے بارے میں بھی کچھ کوائف بیان کروں گا۔ مسجد کے پلاٹ کا کُل رقبہ نو ہزار پانچ سو تریسٹھ مربع میٹر ہے اور مسجد کے پلاٹ کا رقبہ 7759 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مردانہ حصے کا رقبہ 880 مربع میٹر ہے اور تقریباً چودہ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ گیلری میں جو 298 مربع میٹر ہے، پانچ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ زنانہ مسجد میں 850 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر نیچے بھی ایک ہال بنایا گیا ہے جو سب سے پہلے بنا تھا اور بغیر مزید تعمیر کے کافی دیر پڑا رہا، اُس میں آٹھ سو پچاس نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر اسی طرح ایک مشن ہاؤس اپارٹمنٹ بھی ہے۔ اُس میں تین بیڈ روم ہیں، ڈرائنگ روم ہے، سیلف کنٹیکٹ پورا گھر ہے ماشاء اللہ۔ اسی طرح مسجد بیت النصر کے مزید کوائف یہ ہیں کہ کُل ملا کے 2250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح جو نیچے ہال ہے اُس کی چھت جو ٹیرس (Terrace) کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اُس میں بھی اگر موسم کھلا ہو، رَش ہو تو قریباً آٹھ سو سے ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے مینار کی اونچائی اکیس میٹر ہے۔ گنبد کی اونچائی پانچ میٹر ہے۔ ایک لائبریری بھی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی جماعتی دفاتر بھی ہیں۔ اسی طرح مسجد کا جو لجنہ کا حصہ ہے اس کی اپنی ایک الگ لائبریری ہے اور نیچے اُس کے ساتھ اُن کا دفتر بھی ہے۔ ایک بڑا اور کافی وسیع کچن بھی ہے ماشاء اللہ۔ اسی طرح کونسل سے ایک مسئلہ چل رہا تھا اور لمبے عرصہ سے جو مسجد کی اجازت نہیں مل رہی تھی تو اس کی وجہ وہ سڑک بنانے کا معاملہ تھا جو مسجد کے ایک سائیڈ پر ہے تو جماعت نے لوگوں کی سہولت کے لئے، بہتری کے لئے، رفاہِ عامہ کے لئے وہ سڑک بھی بنا کے دی ہے اور فٹ پاتھ بھی بنا کے دیا ہے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کُل ایک سو چار ملین کا اس میں خرچ ہوا۔ ہماری مسجد مین سڑک کے اوپر ہے جو اوسلو ائیر پورٹ جانے والی سڑک ہے۔ اور شہر میں آتے جاتے یہ نظر آتی ہے۔ اس کا بڑا خوبصورت نظارہ ہے۔ یہ E-6 موٹروے پر واقع ہے۔ روزانہ اسّی ہزار گاڑیاں اس سڑک سے گزرتی ہیں۔ یہاں انڈر گراؤنڈ سروس اور بس سروس بھی مہیا ہے۔ گویا ایک مرکزی جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہے۔ خدا

کرے کہ اس کی آبادی بھی اسی جذبے سے ہو جو عموماً یہاں کے احمدیوں نے اس کی تعمیر میں دکھایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد اس علاقے کے لوگوں کے دل کھولنے کا ذریعہ بنے۔ مقامی لوگ تو عموماً خوش ہیں لیکن اس علاقے میں جو مسلمان آباد ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا وہ مُلّاؤں کے غلط اور ظالمانہ الزامات کی وجہ سے مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران یہاں توڑ پھوڑ کی کوششیں ہوتی رہیں لیکن ہم تو صبر اور دعا سے کام لینے والے ہیں اور لیتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ خدا تعالیٰ اُن کو صراطِ مستقیم کی طرف لے کر آئے، اُن کی رہنمائی فرمائے۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے گو وہ خوش تو ہیں لیکن ہماری خوشی تب ہو گی جب ان کے دل اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قبول کرنے کے لئے کھلیں گے لیکن اس کے لئے ہمیں اس پیغام کے پھیلانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو کوئی نہ جانتا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تمہارا تعارف خود بخود ہو جائے گا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 93 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

اور اللہ کے فضل سے یہ مسجد کی تعمیر ثابت کر رہی ہے کہ اس علاقے میں اس ملک میں جماعت کا تعارف ہو رہا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کو یہ بتانا ہو گا کہ مساجد وہ جگہیں ہیں جہاں خدائے واحد کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کے حقیقی عبادت گزار کبھی اُس کی مخلوق کا بُرا نہیں چاہ سکتے۔

پس ہماری مسجدیں اور یہ مسجد بھی ہر جگہ ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا نعرہ بلند کرے گی۔ خدا کرے کہ ہم مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے اپنے تقویٰ میں، اپنی روحانیت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں، اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے سکونِ قلب کے سامان پیدا کرنے والے ہوں اور ہم میں سے ہر ایک محبت، پیار اور بھائی چارے کا ایک نمونہ بننے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ”جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 537-538 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

اللہ کرے کہ ہم آپس کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں، کیونکہ جب تک آپس کی محبت میں اعلیٰ معیار حاصل نہیں کریں گے تو غیروں کو بھی محبت کی صحیح تعلیم نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے، مَیں ابھی جمعہ کی نماز کے بعد یا نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب

پڑھوں گا جو مکرم سفیر احمد بٹ صاحب ابن مکرم حمید احمد بٹ صاحب کراچی کا ہے۔ یہ سندھ کے رہنے والے تھے۔ 1972ء میں وہاں پیدا ہوئے۔ وہیں ایف۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ اِن کے دادا حافظ عبدالواحد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے محافظ تھے جو کہ واقفِ زندگی تھے۔ سفیر بٹ صاحب حافظ عبدالواحد صاحب کے پوتے تھے۔ ان کے والد حمید احمد بٹ صاحب، تعلیم الاسلام پرائمری سکول بشیر آباد کے ٹیچر تھے۔ 25/ستمبر کو نامعلوم افراد نے مکرم سفیر احمد بٹ صاحب پر فائرنگ کر دی جس سے وہ وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ پولیس میں اے ایس آئی تھے۔ اچھے بہادر اور جرأت مند پولیس والوں میں شمار ہوتے تھے۔ کسی کی فون کال آئی جس پر یہ موٹر سائیکل لے کر چل پڑے۔ اور جہاں جانا تھا، جاتے ہوئے راستے میں ان پر فائرنگ ہوئی۔ ایک عرصے سے ان کو پولیس میں سپیشل ڈیوٹی پر دہشت گردوں اور جو نشہ آور چیزیں بیچتے ہیں، ان کے خلاف مہم میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کافی کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ بظاہر وجہ یہی لگتی ہے کہ اس وجہ سے ان کو شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ احمدی ایک تو احمدیت کی وجہ سے بھی، مذہب کی وجہ سے بھی پاکستان میں شہید ہوتے ہیں اور وہاں جو عمومی لاقانونیت ہے اُس کی وجہ سے بھی احمدیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ اور پھر احمدی جو حکومتی محکموں میں فرائض ادا کر رہے ہیں، ملک کی بہتری کے لئے کوشش کر رہے ہیں، وہ ملک کی خاطر بھی قربان ہو رہے ہیں۔ اُس کے باوجود یہ شکوہ ہے کہ احمدی ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ جہاں کہیں کسی خاص جگہ پر کسی بہادر ہمت والے اور انصاف پسند کی ضرورت پڑے تو وہاں احمدی ہی کی تعیناتی کی جاتی ہے۔ یہ موصی بھی تھے۔ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ گو پولیس نے آ کے بڑا آنر دیا اور اپنی روایات کے مطابق ان کا جنازہ وغیرہ بھی پڑھا۔ لیکن جب یہ قربانیاں ہو جائیں تو پھر بھی علماء اور نام نہاد ملاّں یہی الزام دیتے ہیں کہ احمدی ملک کے وفادار نہیں، جبکہ آج حقیقی وفاداری کا نمونہ دکھانے والے صرف احمدی ہیں۔ بہر حال جو ہمارا کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ ان کے بچے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بیوی بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔ (امین)

اوسلو میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود

26/ستمبر 2011ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکنڈے نیوین ایئرلائن کی فلائٹ SK4752 بارہ بج کر 45 منٹ پر فرینکفرٹ ایئرپورٹ سے اوسلو (ناروے) کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ناروے کی سرزمین پر اترا۔

ناروے حکومت کی طرف سے وزارت قانون و پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر ایک خصوصی انتظام کے تحت وہ تمام سہولیات اور سیکیورٹی مہیا کی تھی جو کسی بھی ملک کے سربراہ، صدر کو مہیا کی جاتی ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر خان صاحب اور مکرم فواد محمود خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

افراد جماعت احمدیہ ناروے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے

ناروے حکومت کی طرف سے دفتر خارجہ کا نمائندہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا جس نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور حضور انور کی تصویر بھی بنائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ناروے کی طرف سے ”سپیشل پولیس فورس“ اور ایک گاڑی مہیا کی گئی تھی۔ یہ گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی۔ اس کے علاوہ حکومت نے ایک دوسری گاڑی بھی مہیا کی تھی جس نے دوران سفر حضور انور کی گاڑی کے پیچھے رہتے ہوئے سیکیورٹی کے فرائض انجام دینے تھے۔ اس کے علاوہ ائرپورٹ اتھارٹی کی دو گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ حضور انور کی گاڑی کو سپیشل پولیس فورس کے ایک اعلیٰ افسر خود چلا رہے تھے۔ دوسری گاڑی میں جو حضور انور کی کار کے پیچھے تھی دو پولیس افسران موجود تھے جن میں سے ایک افسر گاڑی کو ڈرائیو کر رہے تھے۔

دو بج کر 40 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قافلہ کے سارے ممبران ان کاروں کے ذریعہ بغیر کسی امیگریشن کی کارروائی کے خصوصی راستہ سے ائرپورٹ سے باہر آئے۔

ائرپورٹ سے باہر جماعت کی انتظامیہ کی گاڑیاں موجود تھیں جو اس قافلہ میں شامل ہوئیں اور ایئرپورٹ اتھارٹی کی دو گاڑیوں میں سوار ممبران جماعتی گاڑیوں میں منتقل ہوئے اور یہاں سے قافلہ جماعت ناروے کی نئی تعمیر ہونے والی مسجد ”مسجد بیت النصر“ کے لئے روانہ ہوا۔

آمد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النصر ناروے

قریباً25منٹ کے سفر کے بعد تین بج کر 10منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النصر تشریف آوری ہوئی۔
موٹروے پر سفر کرتے ہوئے ابھی مسجد سے کافی دُور تھے کہ مسجد کا مینار اور گنبد نظر آنے لگے۔ مزید کچھ سفر کے بعد ساری مسجد نظر آنے لگی۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے، بچیوں نے انتہائی والہانہ انداز سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے، ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے محبوب امام کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ یہ لوگ صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ احباب کی آمد کا سلسلہ صبح سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اوسلو شہر اور ارد گرد کی جماعتوں کے علاوہ Kristiansand شہر سے تین صد کلو میٹر سے زائد سفر کر کے احباب حضور انور کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔ ناروے کے شمال کے علاقہ کے ایک شہر Tromso سے بھی احباب 545 کلو میٹر کا سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے بیت النصر پہنچے تھے۔ ہر کوئی خوشی و مسرّت سے معمور تھا، جذبات پر قابو پانا مشکل تھا۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مبلغ سلسلہ ناروے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ اور ایک طفل عزیزم جاذب احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سبیکہ شاہد نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشّاق کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سپیشل پولیس فورس کے افسران میں سے ایک افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رہائشی حصہ کے بیرونی دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور بتایا کہ انہیں حکام بالا کی طرف سے یہی ہدایت ہے کہ جب تک خلیفۃ المسیح کا ناروے میں قیام ہے، 24 گھنٹے اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے ہیں۔

حکومت کی طرف سے مہیا کردہ دونوں گاڑیاں بھی حضور انور کے قیام کے دوران 24 گھنٹے مشن ہاؤس میں موجود رہیں گی اور حضور انور جہاں بھی تشریف لے جائیں گے، انہی گاڑیوں پر سفر کریں گے۔

حضور انور کی بیت النصر آمد پر شاہد محمود کاہلوں مبلغ سلسلہ شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیت النصر آمد کے موقع پر بچے اور بچیاں خوشی کے ترانے پیش کرتے ہوئے۔

آمد بیت النصر کے موقع پر امیر جماعت ناروے زر تشت منیر احمد خان اور ظہور احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ ناروے حضور کی معیت میں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت النصر“ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

مسجد میں ایک طرف کچھ آرام دہ کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے جو آرام دہ کرسیاں رکھی ہیں اس سے کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے لوگوں کو آرام کی عادت پڑ جائے گی۔ بچوں، نوجوانوں کو چوٹ لگ جائے تو کل کو وہ بھی نماز کے لئے ایسی آرام دہ کرسی تلاش کریں گے اس لئے عام کرسیاں یہاں رکھیں۔ ورنہ نماز کے لئے جو مجاہدہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اور نماز کا احترام جاتا رہے گا۔

26 ستمبر کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور امیر صاحب ناروے کو ہدایات دے رہے ہیں

مسجد بیت النصر کمپلیکس کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر اور اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔

مسجد کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اس کمپلیکس میں دس سے زائد دفاتر بنائے گئے ہیں۔ اس کمپلیکس کی مختلف گیلریوں میں دیوار کے دونوں جانب جماعتی تقاریب کی مختلف مواقع کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے کے دورہ جات کو اور اہم پروگراموں کو ان تصاویر کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔

اسی طرح جلسہ سالانہ قادیان، جلسہ سالانہ یوکے، جلسہ سالانہ جرمنی، جلسہ سالانہ غانا اور دنیا بھر کے مختلف ممالک میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے اہم پروگرام جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ ان سب اہم مواقع کی تصاویر دیواروں پر آویزاں کی گئی تھیں۔ تصاویر کا یہ سارا کام مکرم عمیر علیم صاحب انچارج مرکزی شعبہ مخزن تصاویر یوکے نے سرانجام دیا۔ موصوف نے مسجد بیت النصر کے افتتاح سے دس دن قبل یہاں پہنچ کر یہ کام مکمل کیا۔

مختلف گیلریوں اور اندرونی راستوں سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تصاویر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور انور نے سیکیورٹی روم کا معائنہ فرمایا اور اس عمارت کے مختلف حصوں میں نصب سیکیورٹی کیمروں کا فنکشن دیکھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے باہر کے حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ کھڑکیوں کے

ساتھ دیوار پر جو نشان ہیں، یہ مخالفین کے پتھر پھینکنے کی وجہ سے پڑے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”یہ پتھر اس لئے پڑتے ہیں تاکہ پھل گریں“۔

بیرونی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد خواتین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی لان میں تشریف لے آئے اور مسجد کے پلاٹ کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ یہ دو پلاٹ ہیں۔ ایک پر مسجد اور یہ سارا کمپلیکس تعمیر ہوا ہے اور دوسرا پلاٹ کمرشل پلاٹ ہے جہاں بعد میں حسب ضرورت تعمیرات ہوں گی۔

حضور انور نے جماعتی کچن کا بھی معائنہ فرمایا جہاں خواتین کی ایک ٹیم شام کا کھانا تیار کر رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچن کے اندر تشریف لے گئے اور خواتین کی اس ٹیم کو ہدایت دی کہ جو یہاں کام کر رہی ہیں آخر تک یہی کھانا پکائیں۔ اب آپ میں کوئی اضافہ نہ ہو، کسی نئی ممبر کو شامل نہ کریں۔

کچن کے ساتھ ہی ایک ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس ہال اور اِس سے ملحقہ سٹور کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسرور ہال میں تشریف لے آئے۔ یہ وسیع و عریض ہال مختلف جماعتی فنکشن اور اِن ڈور گیمز کے لئے بنایا گیا ہے۔ بوقت ضرورت اس میں 850 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد کے بیرونی گیٹ کے ساتھ ہی مَردوں اور خواتین کے لئے سیکیورٹی چیک کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا ہے اور باقاعدہ سکیننگ کے لئے مشینیں نصب کی گئی ہیں۔ اور گزرنے کے لئے سکیننگ ڈور لگائے گئے ہیں۔ حضور انور معائنہ کے دوران یہاں بھی

تشریف لے گئے اور یہاں پر ڈیوٹی والے احباب سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ اور کھانا کھلانے کے لئے مارکی کا انتظام مسجد کے بیرونی احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور یہاں کام کرنے والے کارکنان سے ازراہ شفقت گفتگو فرمائی اور باری باری سب سے دریافت فرمایا کہ پاکستان کی کس جماعت سے تعلق ہے، کہاں سے آئے ہیں اور کھانا پکانا کہاں سے سیکھا ہے۔ لنگر خانہ / کچن کے معائنہ کے بعد حضور انور نے کھانے کی مارکی کا بھی معائنہ فرمایا اور جملہ انتظامات دیکھے۔ اس معائنہ کے دوران بھی حکومت ناروے کی طرف سے مقرر کردہ پولیس افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی پر رہے۔

معائنہ کے بعد پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حکومت ناروے نے سپیشل پولیس فورس کے تین افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکورٹی پر متعین کئے تھے۔ ایک ہر وقت حضور انور کی گاڑی کی حفاظت پر متعین تھا۔ ایک حضور انور کی رہائش کے باہر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر متعین تھا۔ جب کہ تیسرا پولیس افسر راؤنڈ کر کے نگرانی کرتا رہتا تھا۔ ہر وقت تین افسران رہتے تھے اور اپنے شیڈول کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے تھے۔

اس "سپیشل پولیس فورس" کے انتظام کے علاوہ "اوسلو پولیس" نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں عارضی طور پر اپنا پولیس سٹیشن قائم کیا تھا اور چوبیس گھنٹے اسلحہ سے لیس چھ پولیس والے ڈیوٹی پر مامور تھے۔

اس کے علاوہ مسجد کے ارد گرد تین سے چار پولیس کی سول گاڑیاں چکر لگاتی رہتی تھیں۔ اوسلو پولیس کے ڈائریکٹر نے فون پر جماعتی انتظامیہ سے مستقل رابطہ رکھا ہوا تھا اور اپنا موبائل فون نمبر بھی دیا ہوا تھا کہ خواہ رات کا کوئی وقت ہو، جب بھی ضرورت ہو اُن کو فون کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کے دوران حکومت ناروے نے غیر معمولی تعاون کیا اور بہت زیادہ سہولتیں مہیا کیں اور سیکورٹی بھی انتہائی اعلیٰ مہیا کی جو صرف بعض خاص حکومتوں کے اہم سربراہان کو دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

معائنہ کے دوران حضور انور کچن میں کارکنان کو شرف گفتگو عطا فرما رہے ہیں

کارکنان شعبہ ضیافت

ملک ناروے

ملک ناروے دنیا کے انتہائی شمال میں برّ اعظم یورپ کے سکنڈے نیوین ممالک میں سے ایک ہے۔ اس کے مشرق میں سویڈن، فن لینڈ اور رشیا ہیں، شمال میں بحر منجمد شمالی، مغرب میں بحیرہ ناروے اور جنوب میں بحیرہ شمالی کا ایک حصہ ہے۔

ناروے کا رقبہ ایک لاکھ 53 ہزار مربع میل ہے اور آبادی پانچ ملین ہے۔ ملک کے مخصوص جغرافیہ کی وجہ سے مئی کے دوسرے ہفتے سے جولائی کے آخری ہفتہ تک ناروے کے شمالی حصہ میں چوبیس گھنٹے مسلسل سورج نظر آتا رہتا ہے۔ جب کہ 18 نومبر سے 23 جنوری تک اس علاقے میں سورج بالکل دکھائی نہیں دیتا اور اندھیرا چھایا رہتا ہے۔

سکنڈے نیوین ممالک میں سب سے پہلے احمدیت کا پیغام سویڈن میں 1956ء میں پہنچا۔ جہاں سے سارے سکنڈے نیویا میں احمدیت کی تبلیغ شروع ہوئی اور ناروے کے اخبارات نے بھی احمدی مبلغ مکرم سید کمال یوسف صاحب کے آنے کا ذکر کیا۔ ناروے میں پہلی بیعت مکرم نور احمد صاحب تھرلس بولستاد کی ہوئی۔ آپ کو فروری 1957ء میں 16 سال کی عمر میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اُس وقت ایک عیسائی اخبار Vårt Land نے اپنی 15 فروری 1957ء کی اشاعت میں لکھا کہ ”ایک نارویجین مسلمان ہو گیا“۔

نور احمد تھرلس بولستاد

مکرم نور احمد تھرلس بولستاد صاحب جو ناروے کے پہلے احمدی تھے، آنریری مبلغ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے، سیکرٹری مشن ناروے کے طور پر بھی کام کیا۔ ناروے کے مختلف سکولوں میں جاکر اسلام پر لیکچرز دیتے رہے، کچھ عرصہ اوسلو جماعت کے صدر بھی رہے۔ بعد ازاں بطور نائب امیر بھی ان کا تقرر رہا۔ کچھ عرصہ موصوف جماعت ناروے کے امیر جماعت

بھی رہے۔ قرآن کریم کے نارویجین زبان میں ترجمہ کی توفیق بھی انہیں عطا ہوئی۔ ان کی ایک اور خدمت رسالہ " Active Islam" کے نارویجیئن حصہ کی تدوین بھی ہے۔ آجکل موصوف نارویجین ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کر رہے ہیں۔

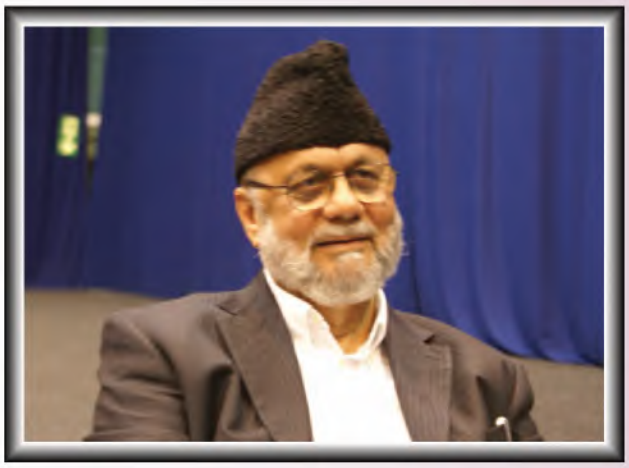

سید کمال یوسف

ناروے جماعتی لحاظ سے آغاز میں سویڈن اور پھر ڈنمارک کے ماتحت رہا۔ 1980ء میں ناروے میں باقاعدہ مشن نے کام شروع کیا اور مکرم کمال یوسف صاحب کا باقاعدہ ناروے کے لئے تقرر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1975ء، 1978ء اور 1980ء میں ناروے کے دورے فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جولائی اگست 1982ء میں ناروے کا پہلا دورہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ متعدد مرتبہ ناروے تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستمبر 2005ء میں ناروے کا پہلا دورہ فرمایا۔

جماعت احمدیہ ناروے نے اپنے پہلے سینٹر اور مرکز کے لئے ایک عمارت 1980ء میں خریدی۔ یہ عمارت اوسلو شہر کے وسط میں ناروے کے مشہور پارک Frogner کے قریب Frogner Street پر واقع ہے۔ یہ بلڈنگ بطور مشن ہاؤس صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدی گئی تھی۔ اس عمارت کے ایک حصہ کو مسجد کے طور پر مخصوص کیا گیا جب کہ باقی عمارت کو بطور دفاتر، لائبریری اور رہائش کے طور پر استعمال کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''مسجد نور'' رکھا۔ حضورؒ نے اپنے 1980ء کے دورہ کے دوران یکم اگست 1980ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ اُس وقت سے یہ عمارت بطور جماعتی مرکز استعمال ہو رہی ہے۔ اب جماعت کا مرکز نئی جگہ ''مسجد بیت النصر'' میں منتقل ہو گیا ہے۔

30 ستمبر جمعۃ المبارک کا دن ''مسجد بیت النصر'' اور جماعت کے اس نئے سینٹر کے افتتاح کا دن تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اوسلو (ناروے) میں 26 ستمبر 2011ء کو ہوئی۔ اسی دن رات بارہ بجے سے قبل اوسلو میں Northern Lights دیکھی گئیں۔ Northern Lights دیکھے جانے کا علاقہ ناروے کا شمالی علاقہ ہے جو کہ اوسلو سے 2141 کلومیٹر دُور ہے اور ناروے کے جنوب اوسلو میں کبھی کبھار شاذ کے طور پر ہی یہ Lights دیکھی جاتی ہیں۔

ایک نارویجین اخبار نے اپنے ایک آرٹیکل میں ان روشنیوں کے اوسلو کے آسمان پر دیکھے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ نظّارہ بہت عجیب تھا، گویا کہ آسمان نے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں۔ سبز، سرخ اور نیلے رنگ کی روشنیاں آسمان پر جھوم رہی تھیں۔ Northern Light Observatory کے سربراہ Truls Lynne نے کہا کہ اتنے لوگوں نے اتنی خوبصورت اور صاف روشنی پہلے نہیں دیکھی۔ اوسلو میں کبھی کبھار ہی یہ روشنی دیکھی جاسکتی ہے۔

آج رات اوسلو کے آسمان پر جو یہ ظاہری روشنیاں ظاہر ہوئی ہیں، یہ اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ اب انشاء اللہ العزیز خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم جو اس سرزمین پر پڑے ہیں اور ”مسجد بیت النصر“ نے اپنے دروازے کھولے ہیں، اب توحید الٰہی کا نُور اور خدائے واحد سے ملانے والی روحانی روشنیاں اس مسجد سے نہ صرف اوسلو کے آسمان پر بلکہ پورے ملک کے افق پر بڑی شان سے ظاہر ہوں گی اور سارے ملک کو الٰہی نور سے روشن کر دیں گی۔ یہی تقدیر الٰہی ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ نارویجین قوم بھی ایک دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی غلامی میں آئے گی۔ اور ”مسجد بیت النصر“ سارے ملک میں امن کے قیام اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے گی۔

27 ستمبر 2011ء بروز منگل

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ناروےجین پارلیمنٹ کا وزٹ

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ناروےجین پارلیمنٹ کے وزٹ کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ آج پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حکومت کی طرف سے مہیا کردہ VIP گاڑیوں اور پولیس کے خصوصی Escort میں پارلیمنٹ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ناروے میں پارلیمنٹ کے لئے Storting کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ قریباً بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہاؤس تشریف آوری ہوئی تو پارلیمنٹ سے باہر ممبر پارلیمنٹ Are Helseth اور ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے دیگر ممبران پارلیمنٹ اور چیئرمین Nato کمیٹی Kjell Engebrethseu کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کروایا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ناروے کے بادشاہ کا محل ہے۔ Mr. Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس محل کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ملک، حکومت کو چلانے کا انتظام وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کرتی ہے۔ بادشاہ کا اس میں کوئی Active رول نہیں ہوتا۔ جب موصوف ممبر پارلیمنٹ حضور انور کا تعارف کروا رہے تھے تو اس دوران سامنے سڑک اور فٹ پاتھ پر گزرنے والے بہت سے مقامی لوگ اور خواتین کھڑے ہو کر حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتے رہے اور جب تک حضور انور باہر موجود رہے، یہ لوگ بھی کھڑے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر خواہ کوئی شخص کتنا بھی بڑا عہدہ رکھتا ہو اُس کے ساتھ آنے والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کنٹرول دروازے سے اپنی تلاشی اور سکیننگ کروا کر گزریں۔ مگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جانے والے وفد میں سے کسی ایک کی بھی چیکنگ نہیں کی گئی اور نہ ہی سکیننگ ڈور سے گزارا گیا۔ پھر پارلیمنٹ کو وزٹ کرنے والے ہر شخص کو رجسٹر کر کے اس کے نام کا کارڈ جاری کیا جاتا ہے جو وہ نمایاں جگہ پر لگا کر رکھتا ہے جب تک وہ اندر رہتا ہے۔ لیکن اس پر اس سے بھی سارے وفد کو مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ پارلیمنٹ کا وزٹ کروایا گیا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال

ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کرتے ہوئے

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ وہ ہال جہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے، حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے کُل 169 ممبر ہیں اور اس وقت حکومتی پارٹی کے 89 ممبر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر تو اپوزیشن بڑی سخت ہوگی۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اپوزیشن کافی سخت ہے اور وزیر اعظم کو سخت سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے۔

موصوف نے پارلیمنٹ ہاؤس کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس وقت میڈیا اور پریس کے 270 جرنلسٹس پارلیمنٹ کے اجلاسات اور دوسرے مختلف پروگراموں کی Coverage دینے کے لئے پارلیمنٹ سے وابستہ ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے بیٹھنے کے لئے پارلیمنٹ میں مخصوص جگہ ہے۔

پارلیمنٹ کے سٹیج کے پیچھے دیوار پر ایک بہت بڑی تصویر آویزاں کی گئی ہے جس میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا ہے گویا کسی اجلاس کی صدارت کر رہا ہے۔ اس کے دائیں بائیں کچھ لوگ ہیں اور باقی چند لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔ موصوف Helseth نے اس تصویر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 1814ء میں ناروے کا آئین (Constitution) پہلی بار بنا تھا۔ یہ اُس موقع کی ایک تصویر پینٹنگ کی صورت میں تیار کر کے لگوائی گئی ہے۔

ایک ہال میں ناروے کے مختلف بادشاہوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں تھیں۔ اسی طرح ایک ہال میں جن لوگوں نے ناروے کا آئین بنایا تھا، اُن کی تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے وزٹ کے دوران اِن ہالوں میں ہونے والے پروگراموں اور میٹنگز کا بھی تعارف کروایا۔

حضور انور کے اس سوال پر کہ اِن کیمرہ بھی آپ کے اجلاس ہوتے ہیں، ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس تو Open ہی ہوتے ہیں، سارا پریس اور میڈیا موجود ہوتا ہے اور coverage دیتا ہے۔ لیکن کمیٹی کی میٹنگز open نہیں ہوتیں بند کمرہ میں ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ ہاؤس کی بہت عمدہ طرز تعمیر اور مختلف ہالوں اور کمروں کا اندر سے خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن اور پھر مختلف رنگوں کے امتزاج کی تعریف کی۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ناروے کی قدیم قوم Vikings جو کشتیاں اور بادبانی جہاز بناتے تھے اور سمندری سفروں میں استعمال کرتے تھے، پارلیمنٹ ہاؤس کی چھتوں کے اندرونی حصوں میں اور ستونوں میں ان کی کشتیوں کے ڈیزائن کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

ناروئیجین پارلیمنٹ کا اسمبلی ہال

نارویجین پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات

ناروے میں پارلیمنٹ کا سپیکر، پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کہلاتا ہے۔ نارویجین پارلیمنٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ Mr. Terje Anderson نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تھا چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں پریذیڈنٹ نے حضور انور سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریذیڈنٹ کو جماعت کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور جماعت کی مختصر تاریخ بتائی اور فرمایا کہ اس وقت دو سو ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے اور ہر جگہ ہم امن اور سلامتی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے بتایا کہ انسانیت کی قدریں بحال کرنا، اس چیز کی اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ حضور انور نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ ایک تو بندے کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا، اُس کے خالق کی پہچان کروانا اور دوسرے بندوں کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ یہی کام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کر رہی ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں کیا کچھ کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمت بنی نوع انسان کے بارہ میں بتایا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے حضور انور سے دریافت کیا کہ شیعہ اور سنّی میں کیا فرق ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے یہ فرق بتایا۔ مسلمانوں کے فرقوں کا بھی ذکر ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ مسلمانوں کے 72 فرقے ہیں جس طرح یہودیوں کے فرقے بنے تھے اور اب بھی ہیں اور جس طرح عیسائیوں میں بھی کئی فرقے بن چکے ہیں۔

پریذیڈنٹ صاحب نے خود اس بات کا ذکر کیا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح آگیا ہے جب کہ یہودی کہتے ہیں کہ نہیں آیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس آخری زمانے میں بھی جس مسیح نے آنا تھا وہ آپ کی ہی دلیل کے مطابق آچکا ہے۔

موصوف پریذیڈنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ نے برٹش پارلیمنٹ میں Money Crisis پر لیکچر دیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف موضوعات پر وہاں بات کی تھی ان میں Money Crisis کا بھی ذکر آیا تھا۔ اس کی بنیاد انٹرسٹ ریٹ پر ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ہمارے ہاں بھی یہی سوال اٹھ رہا ہے۔ انٹرسٹ ریٹ کی وجہ سے ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ قرضے لیتے ہیں اور بعد میں ادا نہیں کر سکتے۔

ناروےجیسئن پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تیسری دنیا کے بارہ میں یہ تھا کہ انسان قرض لیتا ہے اور ساری زندگی قرضے میں ہی گزارتا ہے اور پھر قرضے میں ہی مرتا ہے۔ اب ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہی صورتحال بنتی نظر آرہی ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ناروے میں تو قرضے دے کر مرتے ہیں۔

حضور انور نے آخر پر بتایا کہ مختلف ممالک کے سفر کرتا ہوں، ان ممالک کے صدران، پرائم منسٹرز، اسمبلی کے سپیکرز اور دوسری سرکردہ شخصیات ملتی ہیں اور بڑے اچھے طریق سے احترام کے ساتھ ملتے ہیں۔

آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے قرآن کریم کا ناروےجین ترجمہ اور مسجد بیت النصر کا کرسٹل ماڈل بطور تحفہ دیا۔ یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نارویجیئن پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ کو قرآن کریم کے نارویجئن ترجمہ کا تحفہ دیتے ہوئے

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth جنہوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ کروایا تھا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اُس ہال (کانفرنس روم) میں لے گئے جہاں وزیر اعظم اپنی کابینہ کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب

یہاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک Reception کا اہتمام کیا تھا۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور کو ناروے تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور حکومت ناروے کی طرف سے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ آج ہمارے لئے خوشی کا موقع ہے اور ایک تاریخی موقع ہے کہ خلیفۃ المسیح ہماری پارلیمنٹ میں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں 22 جولائی 2011ء کو پیش آنے والے سانحہ کا بھی ذکر کیا جس میں 77 نارویجین، جن میں بچے، نوجوان، بوڑھے سبھی شامل تھے، کو بڑی بیدردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ موصوف نے کہا کہ گو اس سانحہ کے بعض زخم اتنے

گہرے ہیں کہ شاید کبھی مندمل نہ ہو سکیں تاہم اس کے باوجود حکومت ناروے کا پختہ ارادہ ہے کہ جمہوری پروگراموں کو جاری رکھیں۔ اپنے اس ایڈریس کے آخر میں موصوف ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سووینئر بطور تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محبت کے ساتھ یہاں آنے کی دعوت دی اور پھر مجھے پارلیمنٹ کا وزٹ بھی کروایا۔ مجھے پریذیڈنٹ پارلیمنٹ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ناروے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کا حضور انور نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف ہے اور اس کی مذمّت کرتی رہی ہے۔ ہماری کمیونٹی کو بھی مختلف ممالک میں ظلم اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ناروے میں جو چند ماہ قبل دہشت گردی کا واقعہ پیش آیا تھا اور بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی تھیں ہم اس پر آپ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مَیں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ہلاک ہونے والوں پر اپنا رحم فرمائے اور پیچھے رہ جانے والے ان کے لواحقین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی تکالیف دُور فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف ممبر پارلیمنٹ کو ''مسجد بیت النصر'' کا کرسٹل کا بنا ہوا سووینئر پیش کیا۔ اسی طرح اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دیگر ممبران پارلیمنٹ کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور تحفہ سووینئر عطا فرمائے۔

بعد ازاں چائے، کافی کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی۔

نارتھ ناروے اور نارتھ پول کے متعلق بھی بات ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورۂ نارتھ ناروے کا بھی ذکر ہوا۔

ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے حضور انور کو بتایا کہ ''لیبر پارٹی'' نے اپنی سالانہ کانفرنس میں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف قرارداد پاس کی تھی اور اُس وقت سے ناروے کی وزارت خارجہ انڈونیشیا کے ساتھ رابطہ رکھے ہوئے ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ اس کی کیسے روک تھام کی جائے اور احمدیوں کو سیکیورٹی فراہم کی جائے۔

دوران گفتگو Mr. Are Helseth نے جماعت ناروے کی تعریف کی اور ایک احمدی دوست فواد محمود خان صاحب کے بارہ میں کہا کہ ہم اس سے خوش اور مطمئن ہیں۔ یہ ہماری پارٹی کے لئے بہت وقت دیتا ہے اور کام کرتا ہے اور ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ابھی ابتدائی بنیادی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ اس پر ممبر موصوف نے کہا کہ یہ میونسپل کونسلر ہے اور پارٹی کا بھی عہدیدار ہے۔ گزشتہ پارلیمنٹ کے انتخاب میں Nomination List پر تھا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے نئی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نئی ''مسجد بیت النصر'' بہت خوبصورت عمارت ہے اور ایئرپورٹ سے آنے والوں کو اور موٹروے پر سفر کرنے والوں کو دُور سے نظر آنی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کا شمار ناروے کی اہم عمارات میں ہونے لگے گا۔

ایک بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد ممبران پارلیمنٹ جو اس تقریب میں موجود تھے، انتہائی احترام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہنے سے قبل ان سب ممبران

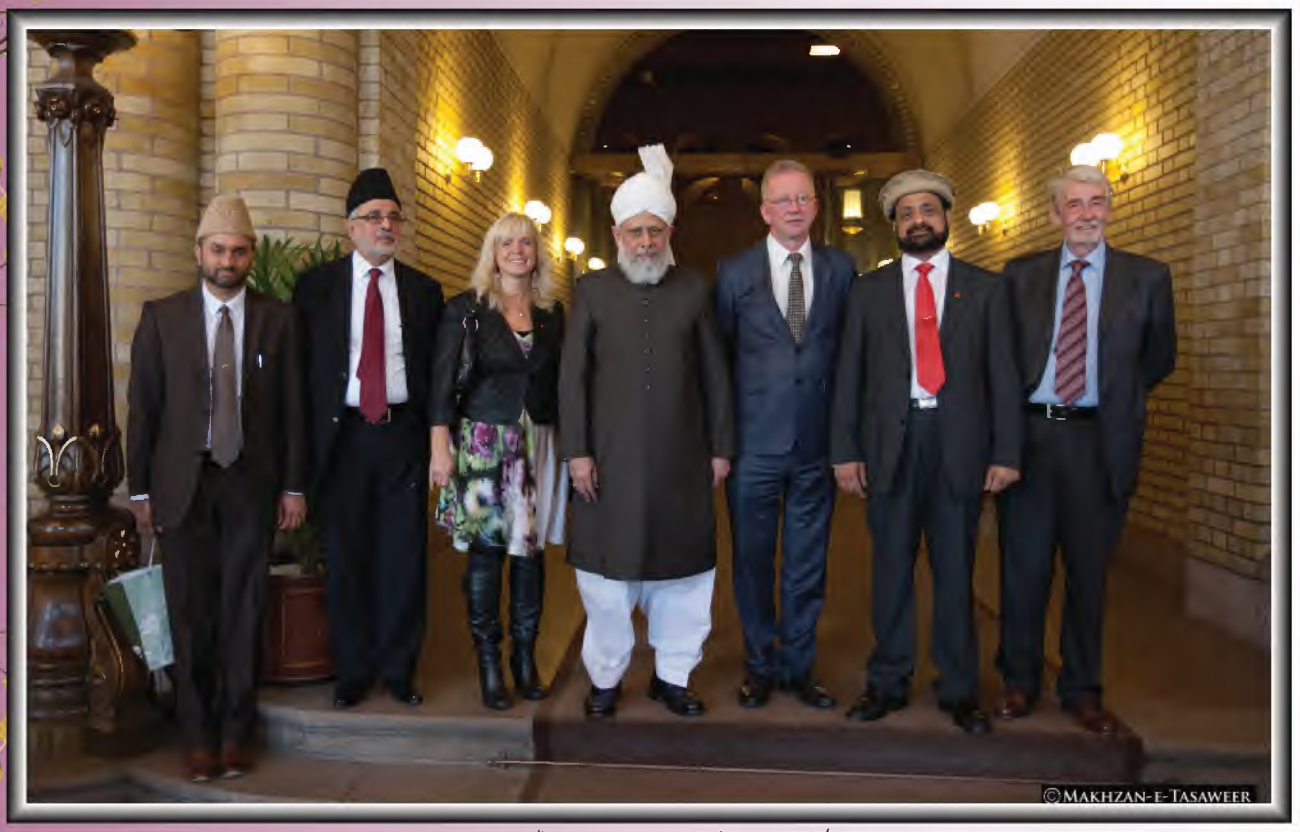

بعض ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ

پارلیمنٹ ہاؤس سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپسی

نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور گاڑی میں بٹھا کر اور حضور انور کو روانہ کر کے پھر واپس گئے۔

ممبر پارلیمنٹ Are Helset نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ناروے کی تاریخ میں اور ہماری نیشنل پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مسلمان خلیفہ نے ہماری پارلیمنٹ کا وزٹ کیا ہے اور ہمیں اس پر بہت فخر ہے اور اس وزٹ نے پارلیمنٹ کی تاریخ میں ایک نیا اضافہ کر دیا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت النصر میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النصر میں لگائی گئی قرآن کریم کی نمائش کا معائنہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے مردانہ ہال کے اوپر گیلری میں قرآن کریم کی نمائش کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے لگائی گئی نمائش کا معائنہ فرما رہے ہیں

یہ نمائش لجنہ اماء اللہ ناروے نے تیار کی ہے اور اس نمائش کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور واقعات کو تمثیلی شکل میں ایک ماحول پیدا کر کے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر اس نبی علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات ایک چارٹ پر درج کر کے آویزاں کی گئی ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ پتھروں کی ایک پہاڑی بنا کر اس میں غار حراء دکھائی گئی ہے اور پھر اس کے اوپر "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" اور اس سے اگلی چند آیات درج کی گئی ہیں۔

اس نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی جماعتوں Holmlia, Noor, Toyen، Bairoon، Nasr، Stovner، Kløfta اور Lørenskog سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ مجموعی طور پر 45 فیملیز کے 221 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ سکول جانے والے بچوں اور بچیوں نے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

28/ستمبر 2011ء بروز بدھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ دس بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔

ناروے کے سب سے بڑے نیشنل اخبار "Aftenposten" کے جرنلسٹ Hanne Mellingsaeter کی "بیت النصر" آمد اور حضور انور سے انٹرویو

گیارہ بج کر 45 منٹ پر اس اخبار کی نمائندہ اور فوٹو گرافر نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ نے یہ مسجد کیوں تعمیر کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہماری تمام مساجد امن کا symbol ہیں، امن کی علامت ہیں اور باہمی محبت اور ہم آہنگی کی علامت ہیں اور ہماری مساجد سے اس کے ماحول میں اور ارد گرد کے علاقہ میں امن کی روشنی پھیلتی ہے۔اس وجہ سے ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ اس مسجد کی تعمیر پر کتنا وقت لگا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مسجد کی تاریخ بہت لمبی ہے اور دس سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے نشیب و فراز آئے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہم نے یہ مسجد تعمیر کر لی ہے اور یہ یہاں ناروے میں ہماری پہلی باقاعدہ تعمیر ہونے والی مسجد ہے اور یہ خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔

جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ بعض دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آپ اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ تو اس بارہ میں آپ کیا کہیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان کیا کہتے ہیں اور کیا سمجھتے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ ہماری مسجد ہے اور یہ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ خدائے واحد کی عبادت کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں اور محبت اور بھائی چارہ کے فروغ کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں پاکستان میں قانون اور آئین کی رو سے غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا یہ پختہ ایمان

ہے اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم پکے مسلمان ہیں۔ ہم اپنے مذہب پر پختگی سے قائم ہیں اور ہماری مساجد ہی حقیقی مساجد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بالکل سیدھی سی بات ہے۔ مثال کے طور پر اگر مَیں کہوں کہ میرا نام "مسرور" ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میرا نام یہی ہے تو پھر کسی کا بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ مجھے کہے کہ میرا یہ نام نہیں ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ جمعہ کے دن کیا ہونے جارہا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگرچہ مسجد نمازوں کے لئے استعمال ہو رہی ہے لیکن جمعۃ المبارک کے دن اس کا رسمی افتتاح ہو گا۔

یہ انٹرویو گیارہ بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔ انٹرویو کے بعد جب جرنلسٹ خاتون حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر سے باہر آئی تو اس نے بے ساختہ کہا کہ "مجھے علم نہیں تھا کہ مَیں ایک عظیم لیڈر سے مل رہی ہوں"۔

اس انٹرویو کے بعد دوبارہ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

NRK نیشنل سٹیٹ ریڈیو کے جرنلسٹ Victoria Wilden کی بیت النصر آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

ساڑھے بارہ بجے نیشنل سٹیٹ ریڈیو کے نمائندہ نے "مسجد بیت النصر" آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ اوسلو (Oslo) میں اپنی اس نئی مسجد کے بارہ میں کیا محسوس کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے اس مسجد کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر دس سال سے زائد کا عرصہ لگا ہے۔ ملک ناروے میں یہ ہماری پہلی ایسی باقاعدہ مسجد ہے جو بطور مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

نمائندہ کے اس سوال کے جواب پر کہ آپ ناروے کس لئے آئے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں ناروے میں ہماری کمیونٹی ہے۔ انہوں نے مجھے مسجد کے افتتاح کے لئے بلایا ہے کہ یہاں آکر باقاعدہ مسجد کا افتتاح کروں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ جمعہ کے دن اس کا افتتاح ہو گا۔

اس سوال پر کہ جب آپ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملے ہیں تو آپ نے کیا محسوس کیا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری کمیونٹی کے ممبرز اپنے خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا خلیفہ اُن سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ جب مَیں اُن سے ملا تو یہ ایسے ہی تھا جیسے مَیں اپنے کسی پیارے سے مل رہا ہوں یا اپنی ہی فیملی کے ممبران سے مل رہا ہوں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ اپنی کمیونٹی کے ممبران کو کیا بتانا چاہیں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں اپنی کمیونٹی کو ہمیشہ جب بھی مَیں اُن سے ملتا ہوں، یا اپنے خطبات میں (جو MTA پر نشر ہوتے ہیں اور مختلف زبانوں میں اُن کا ترجمہ بھی براہ راست نشر ہوتا ہے) اسلام کی اُن سچی اور صحیح تعلیمات کے بارہ میں بتاتا ہوں جو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور اسی طرح اس بات کی بھی تلقین کرتا ہوں کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا سے محبت کریں اور اُس کی مخلوق بنی نوع انسان سے بھی محبت کریں۔ یہ وہ پیغام ہے جو مَیں ہر وقت اپنی کمیونٹی کے ممبران کو دیتا رہتا ہوں اور آئندہ بھی انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔

نمائندہ کے اس سوال کے جواب پر کہ جو احمدی آپ کو ملتے ہیں، آپ کو کیا کہتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ مجھے دعا کے لئے کہتے ہیں اور اپنے مسائل ڈسکس کرتے ہیں۔ بعض جو بیمار ہیں وہ بھی میرے پاس آتے ہیں تو مَیں اُن کے لئے ہومیوپیتھک ادویات کا نسخہ تجویز کرتا ہوں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں آپ کی سیکورٹی بہت سخت ہے اور ہائی لیول کی ہے۔ آپ تو ایسی سیکورٹی کے عادی ہوں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں اس کا عادی نہیں اور حقیقت میں اب بھی مَیں اتنی ہائی لیول سیکورٹی کا استعمال نہیں کرتا۔ لیکن آپ کی حکومت اور اتھارٹیز نے بعض خاص حالات کی وجہ سے اس بات کو ضروری سمجھا ہے کہ سخت سیکورٹی مہیا کی جائے۔ جب مَیں یہاں آیا تو مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ اتنے ہائی لیول پر سیکورٹی مہیا کی جائے گی۔ مَیں ناروجین حکومت اور پولیس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ ہائی سیکورٹی مہیا کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بے خوف اور نڈر آدمی ہوں۔ یہاں ان حالات میں بھی مجھے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا تو آپ اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: ہاں مَیں بالکل محفوظ خیال کرتا ہوں۔ حقیقت میں اتنی زیادہ ہائی سیکورٹی مَیں اپنے لئے بوجھ محسوس کرتا ہوں۔

اس سوال پر کہ دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان کیوں نہیں سمجھتے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ دوسرے مسلمان ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم سے دُور چلے جائیں گے اور اسلام کی سچی تعلیم کو بھلا بیٹھیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اسلام کے احیائے نو کے لئے ایک شخص کو بھیجے گا جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان کو مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے اور ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ابھی تک انتظار کر رہے ہیں اور یہ توقع لئے ہوئے ہیں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اسی طرح مہدی مکہ میں نزول کریں گے اور پھر یہ دونوں مل کر سوروں کو ہلاک کریں گے اور اسی طرح بعض اقوام کو بھی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ عقائد جاہلانہ خیالات کے سوا اور کچھ نہیں۔ کوئی عقلمند اور عرفان رکھنے والا شخص کبھی بھی ان عقائد کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ وہ مسیح جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ آچکا ہے اور اُس نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم نے کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا ہے اور کس طرح ہم نے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اُس نے ہمیں امن، صلح، بھائی چارہ، ہم آہنگی اور محبت و پیار کی تعلیم دی ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مانتے ہیں؟۔

حضور انور نے فرمایا کہ اَنْ گنت ایسے نشانات ہیں جو مسیح موعود پر ایمان لانے کا موجب بنتے ہیں۔ ایک بہت اہم نشان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جو شخص مہدی اور مسیح بن کر آئے گا اس کی صداقت کے لئے سورج اور چاند گرہن کا نشان ماہ رمضان میں خاص خاص تاریخوں میں ظاہر ہو گا۔ یہ پیشگوئی 1894ء میں پوری ہوئی اور دوبارہ مغربی دنیا میں 1895ء میں پوری ہوئی۔ اور اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر بہت سے لوگوں نے احمدیت قبول کی۔

ایک اور نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ظاہر ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح

موعود کے زمانہ میں، مسیح موعود کی آمد کے وقت جو پرانی سواریاں ہیں اُن کا استعمال ختم ہو جائے گا۔ اور یہ نشان بھی پورا ہو چکا ہے۔ اب اونٹوں اور گھوڑوں کی جگہ، ہوائی جہازوں اور ریل گاڑیوں نے لے لی ہے اور آج بھی لوگ جب ان نشانات کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں تو وہ رفتہ رفتہ ہماری کمیونٹی میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ احمدی مذہب کی خاطر اپنی جانیں پیش کرنے کی خواہش کیوں رکھتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ تمام انبیاء کے پیروکاروں نے اپنی جانیں اپنے دین کی خاطر اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو ترجیح دی۔ مثال کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا اور ان سب انبیاء نے انتہائی تکلیف دہ مظالم اور مصائب اور تکالیف کا سامنا کیا اور آج یہی کچھ جماعت احمدیہ سے ہو رہا ہے اور جو مظالم جماعت احمدیہ پر ڈھائے جا رہے ہیں اور جو تکالیف ہمیں دی جا رہی ہیں، یہ بات بھی جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ ہماری زندگیاں خطرات میں ہیں۔ لیکن ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ فرمایا کہ خود میری زندگی بھی خطرے میں ہے لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ اگر ایک آدمی گزر جاتا ہے تو ہمارا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ اس کی جگہ دوسرا آجاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم جو بھی عقیدہ رکھتے ہیں اس پر ہم کامل ایمان بھی رکھتے ہیں اور پھر اس وجہ سے اس دنیوی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

اس سوال پر کہ ایک شخص مذہب کی خاطر اپنی زندگی قربان کیوں کرتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ساری دنیا میں انتہاپسند (Extremists) موجود ہیں جو انتہائی ظالمانہ قدم اٹھاتے ہیں۔ ان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور یہ اپنے ذاتی مقاصد اور مفاد کے حصول کے لئے کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ابھی چند ماہ قبل بہت سے لوگوں کو ناروے میں بڑی بیدردی سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اسی طرح یو ایس اے میں اور دوسرے ملکوں میں بھی ایسے ہی واقعات ہوئے ہیں۔ یہ سب کسی مذہب کے معاملہ کی وجہ سے نہیں مارے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی دنیا کے کسی حصہ میں بھی محفوظ نہیں ہے۔ پاکستان میں ہی بہت سے غیر احمدی ایسے ہیں جو اس دہشت گردی کا نشانہ بن جاتے ہیں اور مارے جاتے ہیں اور اس کا مذہبی دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس ہمیں ضرور ان کی ذہنیت اور نفسیات بدلنی ہوگی کیونکہ وہ غلط راہ پر ڈال دیئے گئے ہیں۔

یہ بات اہم ہے کہ دنیا کو اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہر انسان کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرے اور یہی وہ پیغام ہے جو ہم مسلسل دنیا کو پہنچا رہے ہیں کیونکہ ہم دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ دنیا کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے ایک دو سال بعد مسلمان کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی تو قرآن کریم نے اس اجازت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگر یہ دفاع کرنے کی اجازت نہ دی جاتی تو تمام عبادتگاہیں تباہ کر دی جاتیں۔ تو دفاع کرنے کی جو اجازت مسلمانوں کو دی گئی ہے وہ اس لئے دی گئی ہے تا کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہیں محفوظ ہوں خواہ وہ عیسائیت کی ہوں، ہندوؤں کی ہوں، اسلام کی ہوں یا اور کسی بھی مذہب کی ہوں۔

پس دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ ایک تو روحانی ذریعہ ہے اور ہم مسلسل دنیا میں یہ پیغام پھیلا رہے ہیں کہ ہر شخص اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اس کی عبادت کرے۔ اور دوسرا ذریعہ ایک دنیوی کوشش ہے۔ ہمارے پاس کوئی طاقت تو نہیں ہے تاہم جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے ہم امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ خلاصۃً ہمارا پیغام یہی ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو، اس کی مخلوق سے محبت کرو اور امن قائم کرو اور ایک دوسرے سے ہمدردی، رواداری اور بھائی چارہ دکھاؤ اور انصاف کو قائم کرو۔

نیشنل سٹیٹ ریڈیو کے نمائندہ سے یہ انٹرویو دوپہر بارہ بج کر پچپن منٹ تک جاری رہا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد دوبارہ فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج مجموعی طور پر 52 فیملیز کے 198 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی درج ذیل جماعتوں سے آنے والی فیملیاں شامل تھیں: حلقہ نصر، حلقہ نور، Lorenskog, Klofta, Stovner, Drammen, Nittedal, Toyen, Bairoon. اس کے علاوہ پاکستان اور سویڈن سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور سکول، کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفینِ نَو بچوں کے ساتھ کلاس

آج پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہونا تھا۔ کلاس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم دانیال احمد نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نعمان احمد انور نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم نعمان احمد انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا: یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دُور کر دیتا ہے۔

کلاس واقفینِ نو

اس کے بعد عزیزم فراز احمد نے نماز کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

آپؑ فرماتے ہیں: ”نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں ربّ العزّت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس

وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے میں مزہ آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ اور پکار کی لذّت آئے گی۔ اور یہ حالت جو نمازی کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ: ”اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔“

”جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔“

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 321-322)

بعد ازاں سات بچوں پر مشتمل ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

سے منتخب دس اشعار پیش کیے۔

اس کے بعد عزیزم ابرار احمد نے نماز کے قیام اور اس کی اہمیت کے بارہ میں تقریر کی اور اپنی اس تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباسات پیش کیے:

اہمیت نماز کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 255)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادات کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مُردہ ہے۔“

(ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے۔ لذاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔“

(البدر۔ 8 مارچ 1904ء)

بعد ازاں عزیزم سید منصور احمد نے ”ہم احمدی مسلمان کیوں ہیں؟“ کے عنوان پر اپنا مضمون پیش کیا۔ مضمون پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا مضمون تیار کر لیا ہے۔

نوجوانوں اور نئی نسل کے بچوں کے لئے یہ مضمون بہت اہم ہے۔ یہ مضمون مکمل طور پر دیا جا رہا ہے تاکہ نوجوان، بچے اور بچیاں اور احمدیت میں نئے داخل ہونے والے اس سے استفادہ کر سکیں۔

ہم احمدی مسلمان کیوں ہیں

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر جہاں امّت مسلمہ کے عروج کے بارے میں عظیم الشان پیش خبریاں دی تھیں وہاں آخری زمانہ میں امّت مسلمہ پر آنے والے تنزّل کی بھی بڑے واضح الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امّت پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور قرآن صرف الفاظ میں رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم، فصل الثالث صفحہ 38)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”آخری زمانہ میں عابد جاہل ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔ مسجدوں میں شور ہو گا۔ عالم اس لئے علم سیکھیں گے کہ روپیہ کما سکیں۔ قرآن کو تجارت ٹھہراویں گے۔ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے۔ خطباء بہت ہوں گے۔ امر بالمعروف کم ہوں گے، بے گناہ قتل ہوں گے۔“

(اقتراب الساعۃ صفحہ 38)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امّت کے تنزّل کی پیشگوئی فرمائی تھی وہاں آپؐ نے امّت مسلمہ کو یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ اس تنزّل کے بعد پھر میری امّت پر بہار کا زمانہ آئے گا اور اسلام اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو پھر حاصل کرے گا۔ فرمایا: ”كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا۔“

(کنز العمال جلد 7 صفحہ 203)

کہ میری امّت کبھی تباہ نہیں ہو سکتی جس کے اوّل میں خدا نے مجھے بھیجا اور جس کی حفاظت اور حمایت کے لئے آخر میں مسیح ابن مریم آئے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے یہ بھی واضح ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کا آنا ایسے زمانہ میں مقدّر تھا جو امّت محمدیہ کے لئے انتہائی خطرناک زمانہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انذاری پیشگوئی کے مطابق تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور ان ہی ایام میں مسیح موعود کے ظہور کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

چنانچہ 23مارچ1889ء میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر اعلان کیا کہ اس آخری زمانہ میں آنے والا مسیح اور مہدی مَیں ہی ہوں اور مَیں ہی وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پاکر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔“

(تذکرۃ الشہادین۔ صفحہ 1)

پس آج ہم اسی لئے احمدی ہیں کہ اس آخری زمانہ میں آنے والے مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے پہچانا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے آباو اجداد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کو پہچاننے کی توفیق دی اور انہوں نے حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آپؐ کے روحانی فرزند مہدی علیہ السلام تک پہنچایا اور آج دنیا کے سارے احمدی مشرق اور مغرب میں رہنے والے، شمال اور جنوب میں رہنے والے تمام کے تمام دن رات اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ساری دنیا کو بتایا جائے کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور احمدیت کیا چیز ہے۔ تا لوگ اپنی نجات کا راستہ تلاش کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آپؐ کا سلام پہنچائیں اور آخرین کی جماعت میں شامل ہو کر اللہ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کے نعروں سے اس زمین پر ارتعاش پیدا کر دیں۔

ہم احمدی اس لئے ہیں کہ ہم نے احمدی ہو کر زندہ خدا کو پایا۔ ہم نے اتحاد و یگانگت کا درس سیکھا۔ ہم نے اللہ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ ہم نے عبادت کے گُر سیکھی، ہم نے محبت کرنا سیکھا۔ ہم نے خلافت کی عظیم الشان نعمت کو پایا اور دنیا کو درس دیا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ”کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔“ (آل عمران:11)

پس ہم احمدی کیوں ہیں۔ ہم احمدی اس لئے ہیں کہ ہم نے تمام دنیا کو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ ہم نے زمین کے چپّہ چپّہ پر انسانوں کو باخدا انسان بنانا ہے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لانا ہے۔ یہ ہے ہمارا کام۔ اسی لئے ہم احمدی ہیں کہ ہم نے ظلم و استبداد کو ختم کر کے ہر طرف امن پیار و محبت کے نعرے بلند کرنے ہیں۔ پس آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت موجود ہے جس کی برکت سے اتحاد و یکجہتی کی عظیم نعمت ہم احمدیوں کو حاصل ہے اور ہم احمدی ہی ہیں جو ساری دنیا میں خلافت کے سائے تلے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ناکام نہیں کر سکتی کیونکہ ہم احمدیوں کی تمام ترقیات، تمام عزتیں اور ہمارا جینا مرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا غرض کہ ہماری ہر حرکت خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ ہم احمدیوں کو خدا نے ایک آقا عطا فرمایا ہے جو خدا کا محبوب خلیفہ ہے۔ ہم احمدیوں کو اپنی جان سے زیادہ پیارے خلیفہ کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ہم اپنے آقا کے ایک ادنیٰ اشارے پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری ہر تکلیف ہر دکھ میں ہمارے حضور ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، ہمارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں جب کوئی مصیبت ہو، پریشانی ہو، ہم اسی وقت پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھتے ہیں اور پھر ہمیں اللہ کی طرف سے ایک سکون نصیب ہوتا ہے اور ہماری تمام پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں کیونکہ پیارے آقا ہر احمدی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا اور تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا ہے۔“ (برکات خلافت)

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

اک نہ اک دن پیش ہو گا تُو فنا کے سامنے　　چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

عزیزم اسامہ جمیل نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس نظم کے بعد دو بچوں نے مل کر ناروے کے شمالی علاقہ Nordkapp پر ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔

واقفینِ نَو بچوں کو حضور انور کی نصائح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں نے بڑے

اچھے عناوین چنے ہیں۔ پہلے نماز کی اہمیت کے بارہ میں مضمون تھا۔ لیکن مَیں نے جائزہ لیا ہے مضمون تو پڑھ لیتے ہیں لیکن جب پوچھا جائے کہ پانچ نمازیں کس کس نے پڑھی ہیں تو بہت کم ہوتے ہیں پڑھنے والے۔ نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔ صرف مضمون پڑھنے سے فرض پورا نہیں ہو جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو کو اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ سونے سے قبل اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم نے پانچ نمازیں ادا کر لی ہیں۔ اس طرح آپ کو خود پتہ لگ جائے گا کہ ہم کس حد تک پابندی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: نماز برائی سے روکتی ہے لیکن بہت سے نمازیں پڑھنے والے ایسے لوگ ہیں، مسلمانوں کے بچے ہیں جو آکر مسجد پر پتھر، گند اور گندے پمفلٹ وغیرہ پھینک جاتے ہیں۔ اب ان کو نماز برائی سے نہیں روک رہی۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ خالص ہو کر میرے پاس آؤ۔ مَیں تمہارا ہر کام، ہر فعل دیکھ رہا ہوں۔ ہر حرکت دیکھ رہا ہوں۔ تو صاف دل اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھی جانے والی نمازیں برائیوں سے روکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن کاموں سے منع کیا ہے اُن سے رُک جاؤ تو تب فائدہ ہو گا۔ کسی کے تقریر کرنے، یا ایک سال بعد مضمون پڑھنے پر فائدہ نہیں ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا: جو دس سال سے اوپر ہیں ان سب پر نماز فرض ہے۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتے اور ان کے ماں باپ ان کو جگاتے ہیں اور یہ آگے سے ہُوں ہاں کر کے سو جاتے ہیں تو یہ غلط چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے رحمدل تھے کہ آپ سے کسی کی کوئی تکلیف برداشت نہ ہوتی تھی تو آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو لوگ نمازوں پر نہیں آتے، میرا دل چاہتا ہے کہ لکڑیوں کا ایک گٹھا لوں اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اُس زمانہ میں بھی بعض لوگ مسجد میں نہیں آتے تھے۔ مجلسیں لگاتے تھے تو نمازیں رہ جاتی تھیں۔ آج کل بھی TV ہے، ڈرامے ہیں، انٹرنیٹ ہے، رات دیر تک یہ چیزیں دیکھتے رہتے ہیں اور پھر فجر پر آنکھ نہیں کھلتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ نے پیدائش سے قبل وقف کیا تھا تا کہ جماعت کو خوبصورت تحفہ پیش کریں جو جماعت کی خدمت کرنے والا ہو۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہو۔ اگر یہ احساس آپ لوگوں میں پیدا نہیں ہوتا، اگر یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا تو وقف نو کے ٹائٹل لگ جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا مضمون یہ پڑھا گیا ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟ اصل یہ ہے کہ آپ اپنے عملی نمونے دکھائیں۔ آپ کے باپ، دادا کو توفیق مل گئی، والدین کو توفیق مل گئی تو انہوں نے مان لیا، لیکن وقف نو میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہو سکتا جس نے قبول کیا ہو۔ پس یہ احسان جو ماں باپ، باپ دادا کا ہے ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے احمدیت قبول کی اور احمدیت پر قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں ان نمونوں پر چلنا ہو گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔ عرب کے بگڑے ہوئے لوگ چور تھے، ڈاکو تھے، قاتل تھے، شرابی تھے لیکن وہ ایسے نیک بن گئے کہ ہر برائی چھوڑ دی اور سچائی کو ایسا اختیار کر لیا کہ ان کے ہر قول و فعل میں سچائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سچ نہیں بولتے اور جھوٹ بولتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو خدا پر یقین نہیں ہے۔ جھوٹ سے کام لینے والا شرک کرنے والا ہے، خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سارے گناہ بخش سکتا ہوں لیکن شرک نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وقف نو والے گہرائی میں جا کر سوچیں کہ کس طرح ہم نے زندگی گزارنی ہے۔ کس طرح دین کا پیغام پہنچانا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو جامعہ میں نہیں جا سکیں گے اور دوسری فیلڈز میں جائیں گے۔ آپ نے پڑھائی مکمل کر کے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کرنا ہے۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے جماعت سے یہ پوچھنا ہے کہ ہم نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی ہے، اب ہمارے لئے کیا ہدایت ہے، ہم اپنے آپ کو جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد مرکز آپ کو ہدایت دے گا کہ آپ نے آئندہ کیا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ مَیں نے پائلٹ بننا ہے تو جماعت کو تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کو بہت شوق ہے تو باقاعدہ اجازت لے۔ جب جماعت کے جہاز ہوں گے تو ضرورت ہو گی لیکن اب ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بزنس کرنا ہے۔ لیکن اس کا فیصلہ خلیفۂ وقت کرے گا کہ آیا آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے یا کوئی دوسرا کام کرنا ہے، کس کمپنی میں کام کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر لیول پر آپ کو پوچھنا چاہئے کہ کیا کرنا ہے۔ جماعت کو ڈاکٹرز، ٹیچرز، انجینئرز، میڈیا اور مختلف زبانوں میں ٹرانسلیشن کے کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ آپ کو فائدہ اُسی تعلیم کا ہو گا جو جماعت کی مرضی سے آپ حاصل کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناروے کے واقفین نو یاد رکھیں کہ اگر ان کے ذہن میں ہے کہ ناروے کے واقفین، ناروے میں ہی رہیں گے تو ایسا نہیں ہو گا۔ جہاں جماعت کو ضرورت ہو گی وہاں بھیج دیا جائے گا۔ اس چیز کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس چھ بج کر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔

واقفاتِ نَو کے ساتھ کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ندرت انور نے کی اور اس کا اردو ترجمہ قدسیہ عتیق نے پیش کیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث صفیہ سحر قیصرانی نے پیش کی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا: اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے لئے مناسب نہیں کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اُس کے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔

بعد ازاں پردہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس عزیزہ سحر طارق نے پیش کیا:

”یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق وفجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے، ذرا اُن کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس جہالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق وفجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 104)

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ بدر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا　　کس طرح شکر کروں اے میرے سلطاں تیرا

خوش الحانی سے پیش کی۔

بعد ازاں عزیزہ افرح فرحت نے ”حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ، حضرت اماں جان کا انداز تربیت اور قیمتی نصائح“ کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کیا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے حضرت اماں جانؓ کی بچوں کی تربیت کے لئے جو نصائح بیان کی ہیں وہی اس مضمون میں شامل ہیں۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حضرت اماں جان کا انداز تربیت اور قیمتی نصائح

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ماں ہی اصل میں تربیت کا گہوارہ ہے۔ اس معاملے میں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا وجود گرامی منفرد نظر آتا ہے۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت فرمائی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ ”اصول تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ خاص عام لوگوں کا کرکے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی سوائے معمولی اُردو خواندگی کے مگر جو آپ کے اصول اخلاق و تربیت کے ہیں اُن کو دیکھ کر یہی سمجھا کہ خاص خدا کے فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اَور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا“۔

آپ فرماتی تھیں کہ بچے پر ہمیشہ اعتبار اور پختہ اعتماد ظاہر کرنا چاہئے۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت و غناء آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی تھیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ یہ کہنا مان لے پھر بے شک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا، باز آجائے گا اور اصلاح ہو جائے گی۔ آپ فرماتیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔ یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھار کھا تھا اور کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ہم والدین کی غیر موجودگی میں بھی اُن کی مرضی کے خلاف جاسکتے ہیں۔

حضرت اماں جان ہمیشہ فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا تھا بلکہ متنفر کرتا تھا۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعودؑ سے دنیا کے عام قاعدے کے خلاف بہت زیادہ بے تکلّف تھے۔

بچوں کی تربیت کے بارہ میں آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر پورا زور لگاؤ، دوسرے اس کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضرت اماں جانؓ نے اپنی بیٹی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی شادی کے موقع پر انہیں نہایت قیمتی نصائح فرمائیں جو ہر احمدی خاندان کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقاری کا سامنا ہے۔

کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا، تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں تب بھی اس وقت نہ بولنا، غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

ان کے عزیزوں کو عزیزوں کی اولادوں کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت اماں جان کی دعاؤں کی برکات سے اب بھی مستفید فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آمین

بعد ازاں عزیزہ شمائلہ محمود نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

مولا میرے قدیر مرے کبریا میرے پیارے میرے، حبیب مرے، دلرُبا میرے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس نظم کے بعد عزیزہ مدیحہ عروج نے "حیا اور پاکدامنی احمدی لڑکی کی شان اور پہچان" کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کیا۔

حیا اور پردہ سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد قبل ازیں پیش ہو چکا ہے۔ اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کئے گئے۔

حیا اور پاکدامنی احمدی لڑکی کی شان اور پہچان ہے

'عورت جو ہمیشہ سے اپنے آپ کو حسین بنانے کے لئے طرح طرح کے جتن کرتی اور اس معاملہ میں غیر معمولی حساس ہوتی ہے، اسے یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ عورت کا اصل حسن اس کی حیا اور پاکدامنی میں مضمر ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسن سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔" پس حیا وہ زیور ہے جو ہر عورت کے ظاہری و باطنی حسن میں بے پناہ اضافہ کرتا ہے اور یہی حیا پھر اس کی پاکدامنی کی بھی ضمانت بن جاتی ہے اور شیطانی حملوں سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس وہ عورتیں جو معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلامی پردہ کیا ہے۔ اگر اپنی حیا کی حفاظت کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے فرشتے ہر قسم کی خرابیوں اور گناہوں سے آپ کی حفاظت کریں گے کیونکہ حیا کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں ہے۔"

"عورت کی سب سے زیادہ اور سب سے بڑی دشمن بے حیائی ہے۔ پردہ ایک ظاہری شکل بھی رکھتا ہے لیکن اگر اس ظاہری پردہ کے ساتھ حیا کا پردہ نہ ہو تو ظاہری پردہ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ اس کے برعکس اگر ظاہری پردہ نہ بھی ہو یعنی اس شدّت کے ساتھ نہ ہو جیسا کہ توقع کی جاتی ہے اور حیا کا پردہ ہو تو ایسی عورت زیادہ محفوظ ہے۔ بعض خواتین یہ بہانہ بنا دیتی ہیں کہ ہم حیا کے پردہ کی پابند ہیں اس لئے ہمیں ظاہری پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ عذر بھی جھوٹا اور نامعقول ہے۔ بات یہ ہے کہ حیا کا پردہ ظاہری پردہ کے

بغیر زیادہ دیر نہیں رہا کرتا۔ ایسی صورت میں محض حیا کا پردہ ایک نسل میں تو کچھ دیر چل جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ پھر مٹ جاتا ہے اور کلیۃً بے حیائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔"

حیا نہ صرف آنکھ میں بلکہ لباس، چال ڈھال، بول چال اور میل جول میں ہر جگہ نظر آنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حیا کا تصور ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے، اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے، ایک احمدی عورت کو اسے اَور چمکانا چاہیئے، اسے نکھارنا چاہیئے اور پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہیئے"۔

ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان امڈ آیا ہے۔ ایک احمدی لڑکی کا فرض ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کے بغیر، فیشن کی تقلید کرتے ہوئے اس حد تک نہ بڑھ جائے کہ بے حیائی کا یہ سیلاب اسے بہالے جائے بلکہ اپنے کردار و عمل سے ایک مضبوط بند اس کے آگے باندھ دے اور دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت دوسروں سے زیادہ بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔

بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلوز، لڑکوں اور دوسرے غیر مردوں سے غیر ضروری دوستی اور میل جول، چست اور عریاں لباس کا استعمال، لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنا یا ان میں شامل ہونا، جینز کے ساتھ چھوٹا سا بلاؤز پہن لینا، ایسی ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، بیہودہ اور مخرّب اخلاق رسائل و کتب پڑھنا اور فلمیں دیکھنا، شادیوں میں ڈانس کرنا، یہ سب وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا ڈالتے ہیں۔ اور جہاں حیا کا احساس ختم ہو جائے وہیں سے پاکدامنی پر چھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغاز ہو جاتا ہے۔

پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور تقدّس ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔ مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو۔ کسی احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اس عمل سے دُور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔ اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔"

بعد ازاں عزیزہ نائلہ اکرم بھٹی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے تشریف لانے کی خواہش میں یہ نظم پیش کی:

تیری راہوں میں آنکھوں کو بچھائے ہم بھی بیٹھے ہیں
کچھ ایسے خواب پلکوں پہ سجائے ہم بھی بیٹھے ہیں
تُو آئے تو خدا کی حمد کے ہم گیت گائیں گی
تیری اک مسکراہٹ پہ ہم اپنی جان لٹائیں گی
خدا کی شان کا مظہر ہے یہ "بیت النصر مسجد"
تیری راہوں کو تکتی ہے امامت کب کرائیں گی
ہمارے دیس تو آئیں تو ہم واقفین نو
تیرے پیارے سے چہرے کو ان آنکھوں میں سمائیں گی
ہزاروں مشکلیں آئیں مگر جاناں یہ وعدہ ہی
کیا جو عہد تیرے ہاتھ پہ اس کو ہم نبھائیں گی
بہت روکا ہے دنیا نے مگر یہ ٹھان بیٹھے ہیں
دنیا کے کناروں تک ہم اسی دین کو پھیلائیں گی

بعد ازاں دو بچیوں عزیزہ مدیحہ عروج اور عزیزہ ملاحت ورک نے جزائر Swalbard پر معلوماتی مضمون پیش کیا۔ یہ جزائر نارتھ کیپ سے آگے سمندر میں نارتھ پول کے قریب ترین علاقہ میں واقع ہیں۔

واقفات نو بچیوں کی طرف سے جو مختلف مضامین اور نظمیں پیش ہوئیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پردے کے اوپر آپ نے بڑا اچھا مضمون پیش کیا ہے۔ لیکن صرف اچھا مضمون پیش کرنے سے پردہ نہیں ہو جاتا۔ پردے کا معاملہ تو ساری دنیا میں ہے لیکن یورپ میں خاص طور پر ہے۔ ایک وقت میں ناروے کے بارہ میں پردہ کے حوالہ سے زیادہ شکایتیں آتی تھیں اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناروے میں ایک بڑا سخت خطبہ دیا تھا۔ مَیں نے بھی اپنے خطبہ میں اس کی مثال دی تھی اور اس کا ذکر کیا تھا۔ کیونکہ مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں ہے لیکن ان دنوں کی باتوں سے اندازہ لگایا تھا کہ پردہ کے بارہ میں احتیاط نہیں کی جاتی۔ لندن میں مجھے ایک دفعہ وقف نو بچی ملنے آئی۔ اُس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اُس کے کوٹ کے بازو یہاں کہنیوں تک تھے۔ ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ واقفات نو کا جو پردہ ہے اور جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں تو اُن کا جو لباس ہے وہ ایسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ حیا ہونی چاہئے اور جب حیا ہو گی تو آئندہ پردے کا احساس بھی ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اُس بچی سے جو ملاقات کے لئے آئی تھی، مَیں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ تم سر پر دوپٹہ یا چادر لیتی ہو یا نہیں۔ سکارف باندھتی ہو یا نہیں۔ وہ ایک باریک سی چُنّی یا سکارف جسے کہتے ہیں، وہی اُس کے سر پر ہوتا تھا، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ لیکن بہر حال اُس نے وعدہ کیا کہ آئندہ مَیں پردہ کروں گی اور اس کے بعد سنا ہے کہ وہ پردہ کرتی ہے۔ تو یہ پردہ کرنے کا احساس جب تک واقفات نو میں پیدا نہیں ہو گا، بڑے بڑے دعوے اور نظمیں پڑھنا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گی، اس کا کوئی فائدہ

نہیں ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی یہاں ناروے میں ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ ان میں مَیں دیکھ رہا ہوں کہ بعض عورتیں ملنے آتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ بڑے عرصے کے بعد نقاب ان کا باہر نکلا ہے۔ چھ سال قبل 2005ء میں یہاں ملاقاتیں ہوئی تھیں تو ملاقات کے لئے چھ سال کے بعد یہ نقاب باہر نہیں نکلنا چاہئے بلکہ روز نکلنا چاہئے اور اس کے نمونے واقفات نو نے ہی قائم کرنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نمونے واقفات نو نے ہی قائم کرنے ہیں تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ لوگ چھوٹی ہیں۔ مَیں نے ابھی جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر ان کو یہی کہا تھا کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے اپنا حق، اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے اور جو اسلامی تعلیم ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جس طرح جماعت کی خدمت کرنی چاہئے ویسے نہیں کر رہے تو پھر نوجوان آگے آجائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی اور ناصرات کی تنظیم بھی اسی لئے بنائی گئی تھی اور اسی لئے واقفات نو کو بھی قبول کیا جا رہا ہے۔ واقفات نو اُس طرح تو Active Role ادا نہیں کر سکتیں جس طرح ہمارے وہ مبلغ ادا کر سکتے ہیں جن کو باقاعدہ ٹریننگ دے کر اور ملازمت میں لے کر بطور مبلغ بھجوایا جاتا ہے۔ اور جہاں اکیلی عورت تو جا نہیں سکتی، صرف مرد ہی جا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو واقفات نو بچیاں ہیں انہوں نے عورتوں میں، لڑکیوں اور بچیوں میں اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہاں ایک دو کے سوا باقی بچیاں دس سال سے اوپر کی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اب دس سال کی عمر ایک ایسی عمر ہے۔ جو اسلام کی تعلیم کے مطابق Mature (ایک سمجھ بوجھ رکھنے کی) عمر ہے جس میں نماز ادا کرنا فرض کیا گیا ہے۔ اب نماز ایک ایسی عبادت ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور پانچ وقت ادا کرنی ہے اور اس عبادت کو اللہ اور اس کے رسول نے دس سال کی عمر میں فرض کر دیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عمر میں تمہارے ہر عمل میں ایک تبدیلی ہو جانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچیاں کہتی ہیں کہ ہم تو ابھی چھوٹی ہیں۔ گیارہ بارہ سال کی ہیں۔ بڑی ہوں گی تو ہم سکارف پہن لیں گی یا کوٹ پہن لیں گی۔ تو اگر دس سال تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا تو پھر بڑے ہو کر بھی یہ احساس کبھی بھی پیدا نہیں ہو گا۔ اس لئے یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ واقفات نو نے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہی۔ اپنے لوگوں کے لئے بھی اور اپنی قوم کے لئے بھی نمونہ بننا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ اپنے لوگوں کے لئے بھی اور اس قوم کے

لوگوں کے لئے بھی تبلیغ کریں گے اور ناروے کے نارتھ میں وہاں تک جائیں گے جہاں 2008ء میں جھنڈا لہرا دیا تھا۔ اِس ایک جھنڈا لہرانے سے، ایک نمائش لگانے سے یا ایک آدمی کو قرآن کریم دینے سے انقلاب نہیں آجایا کرتے۔ اس کا پھر Follow up بھی ہونا چاہیئے۔ باقاعدہ پیچھے پڑ کے دیکھنا ہوگا کہ ہم نے جو کام کئے ہیں، اُن کو آگے کہاں تک پہنچایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ایک لیکچر سے، ایک تقریر سے نہ تو پردے قائم ہوسکتے ہیں اور نہ ہوں گے جب تک کہ ہر ایک کے دل میں یہ احساس نہیں ہوگا کہ ہم نے جو باتیں سنی ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رات کو سونے سے قبل بجائے TV ڈرامہ دیکھنے کے یا TV ڈرامہ کوئی اچھا ہے تو بے شک دیکھ لو لیکن اس میں کسی قسم کا ننگ نہیں ہونا چاہئے۔ یا انٹرنیٹ پر لمبا وقت گزارنے کی بجائے وقت پر سونے کی عادت ڈالیں تاکہ نماز پر اٹھ سکیں اور پھر سونے سے قبل یہ جائزہ بھی لیں کہ ہم نے آج کیا کیا کام کئے ہیں جو ایک واقفہ نو کے لئے ضروری ہیں۔ جب نمازیں فرض ہیں تو کیا ہم نے ادا کی ہیں۔ قرآن شریف پڑھنے کا حکم ہے تو کیا ہم نے پڑھا ہے۔ اور یہ بھی کہ قرآن شریف کے کسی حکم پر ہم نے غور کیا ہے اور اس میں بیان شدہ تعلیم اور معانی نکالے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگوں نے آگے جاکر پڑھانا ہے۔ دوسروں کی تربیت کرنی ہے۔ صرف یہ نہیں کہ ایک واقفہ نو ڈاکٹر بن جائے گی، ایک ٹیچر بن جائے گی یا اَور کچھ نہیں تو تھوڑی سی پڑھائی کر کے اتنا ہی کافی ہے کہ شادی ہو جائے اور اپنے گھر چلی جائے۔ بلکہ آپ لوگوں نے ہر جگہ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ پس ان نمونوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتے جب تک رات سونے سے پہلے آپ خود اپنا جائزہ نہ لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی دوسرا آپ کا جائزہ لے گا تو جھوٹ بولا جاسکتا ہے۔ لیکن جب آپ خود اپنا جائزہ لیں گی تو جھوٹ نہیں بول سکتیں۔ جب اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزہ لیں گی کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں تم کو دیکھ رہا ہوں تو پھر آپ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے سچائی کے ساتھ اپنا جائزہ لیں گی۔ کیونکہ نہ اپنے آپ کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس سات بج کر 55 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔

سکول، کالجز اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست اور تقسیم اسناد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق آٹھ بجے شام سکول، کالجز اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اعلیٰ اور

مثالی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو سندات اور قرآن کریم کا نارویجین زبان میں ترجمہ عطا فرمایا۔

سندات کی تقسیم سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا جو طلباء و طالبات کے اِس انتخاب میں مدّ نظر رکھا گیا ہے۔

سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ سیکنڈری سکول اور کالجز میں 6 گریڈ سب سے اعلیٰ ہے اور اس کے بعد گریڈ 5 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو پانچ اور چھ گریڈ کے ہیں ان کو سرٹیفکیٹ دیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ یونیورسٹیز میں A گریڈ سب سے اعلیٰ ہے اور اس کے بعد B ہے۔ پھر C اور D آتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ A اور B رکھنا ہو گا یا صرف A رکھنا ہو گا۔ ایک ٹارگٹ دینا ہو گا کہ اگر یہ حاصل کرو گے تو میڈل کے حقدار ہو گے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ اس وقت یونیورسٹی میں سائنس کے طلباء کی تعداد پانچ چھ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زیادہ طلباء سائنس کے فیلڈ میں آنے چاہئیں۔

میڈیکل اور انجینئرنگ میں بھی طلباء کی تعداد کم تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنا معیار بڑھائیں اور پڑھائی پر زیادہ توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کی کونسلنگ اور رہنمائی ہونی چاہئے تا کہ اُس فیلڈ میں جائیں جہاں اُن کے لئے بھی فائدہ ہو اور جماعت کے لئے اور ملک کے لئے بھی فائدہ ہو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل خوش قسمت طلباء کو اسناد عطا فرمائیں:

ایاد احمد زرتشت خان، نعمان احمد، دانیال احمد، عارف محمد مرزا، مبرور احمد، شاہد مبشر، طلحہ خان، مشہود احمد شیخ، ارباب ڈار، خرّم عادل رائی، رضوان احمد صادق، عطاء الناصر احمد، اظہر احمد، حمزہ راجپوت، ذیشان ملک، عثمان احمد۔

طلباء کو اسناد عطا فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی گیلری والے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں طالبات بیٹھی ہوئی تھیں۔ درج ذیل خوش نصیب طالبات نے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے کے نتیجہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اسناد حاصل کیں: عزیزہ مہک احمد، انعم قدسیہ، فضّہ کنول ارائیں، نودیہ اکرم، منیرہ افتخار، سلمانہ عطاء، سمیعہ ڈار، مہریں شاہد، عمّارہ ڈار، اصمحہ جاوید۔

تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت النصر“ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

29 ستمبر 2011ء بروز جمعرات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ”مسجد بیت النصر“ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔ اور دیگر مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہے۔

نیشنل ٹی وی NRK، نیشنل ریڈیو (NRK (Documentary Maker اور لوکل اخبار Grorudalen کے نمائندگان اور جرنلسٹس کی مسجد بیت النصر آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور سب سے پہلے نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ نئی مسجد کے بارہ میں آپ کے کیا خیالات ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انشاء اللہ کل اس مسجد کا آفیشلی (Officially) افتتاح ہوگا۔ یہ ناروے میں ہماری پہلی باقاعدہ مسجد ہے جس کی تعمیر بطور مسجد ہوئی ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں کہ یہ بہت خوبصورت مسجد اب مکمل ہوگئی ہے۔ ناروے میں ہماری چھوٹی سے کمیونٹی ہے لیکن ناروے کی مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد تعمیر کی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ اس مسجد کی اہمیت کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم خالص روحانی اور مذہبی کمیونٹی ہیں۔ ہمارے بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں۔ آپؑ نے یہ اعلان کیا تھا کہ مَیں دو اہم مقاصد کے لئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے خدا کے قریب لایا جائے، انسان اپنے ربّ کو پہچانے اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق، ایک انسان دوسرے انسان کے قریب ہو اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری مسجد لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے، انہیں باہم متحد کرنے اور آپس میں بھائی چارہ اور اخوّت و محبت کی فضا پیدا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی اور یہاں آنے والے لوگ خدا کے حضور جھکیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے۔

ٹی وی جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ آپ کی کمیونٹی دنیا بھر میں مظالم کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ آپ اس معاملہ کے بارہ میں کیا محسوس کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں پرسیکیوشن کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ پرسیکیوشن وہاں ہوتی ہے جہاں آپ کو قانوناً اپنے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ جہاں آپ رہ رہے ہیں وہاں آپ کو سول رائٹس سے محروم کر دیا جاتا ہے، اپنے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور ایک ایسا قانون بنایا گیا ہے جس کے رو سے ہم اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، ہم سلام نہیں کہہ سکتے۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں احمدیوں کے خلاف باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض دوسرے ممالک میں بھی ہمیں مختلف لحاظ سے پرسیکیوشن کا سامنا ہے۔ ملائشیا میں ہمیں بعض حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں بھی ہم پر بعض پابندیاں ہیں اور بعض جگہ بعض حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں اور اسی طرح بعض اور ممالک میں ہم آزادانہ طور پر نہ تبلیغ کر سکتے ہیں، نہ اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں اور نہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ سب دنیا میں ایسا ہے یہ درست نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یہاں ناروے میں ہم اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں۔ اگرچہ یہاں انتہائی محدود پیمانے پر انتہا پسندی کی مثالیں موجود ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ دوسرے گروپس آپ کی مسجد کو مسجد نہیں سمجھتے۔ اس بارہ میں آپ کا رسپانس کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نام مسرور ہے جو مجھے میرے والدین نے دیا تھا۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ میرے اس نام سے انکار کریں اور مجھے اس نام کے بجائے دوسرے نام سے پکاریں۔ جیسے John یا Terry یا کوئی اور نام۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح ہمیں 'مسلمان' کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کئے ہوئے ہیں اور یہ نام ہمیں خدا نے دیا ہے۔ تو جب مَیں کہوں کہ مَیں مسلمان ہوں تو کسی دوسرے شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس سے انکار کرے۔ اسی طرح اسی طریق سے جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری عبادت کی جگہ کا نام "مسجد" ہے۔ جہاں ہم نماز کی ادائیگی اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو پھر ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اس جگہ کو 'مسجد' کے نام سے پکاریں۔ تم جو چاہو، جس نام سے چاہو مجھے پکار سکتے ہو یا ہماری مساجد کو کسی دوسرے نام سے پکار سکتے ہو لیکن مَیں ہمیشہ اس کا وہی نام اختیار کروں گا جو مذہب کی اصطلاح میں اس چیز کا نام ہے۔ قرآن کریم تو بڑا واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔

NRK نیشنل ریڈیو کے نمائندہ نے سوال کیا کہ ناروے میں بھی بعض لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں کیا آپ لوگوں کے اس خوف کو سمجھ سکتے ہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ نارویجین کو اسلام سے کوئی خطرہ ہے۔ جہاں تک مَیں جانتا ہوں عموماً نارویجین لوگ اسلام سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے۔ لیکن مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض مسلمانوں کے ذاتی مفادات نے بعض مسائل پیدا کئے ہیں لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ ان مسائل اور فساد کی جو اصل جڑ ہے وہ اسلام ہے۔ کیونکہ اسلام تو ہرگز کسی قسم کی بدامنی پھیلانے کی کوئی تعلیم نہیں دیتا۔

اس سوال کے جواب میں کہ دہشتگردوں کا جو موجودہ رول (Role) ہے کیا آپ اس سے خوف محسوس کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری کمیونٹی بھی دہشتگردی کا نشانہ بنی ہے۔ گزشتہ سال لاہور میں ہماری دو مساجد پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں 86 احمدی شہید ہوئے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ملک میں اور بہت سی جگہوں پر بہت سے

احمدی ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گئے ہیں اوران احمدیوں کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ اب تک سینکڑوں احمدی شہید کئے جاچکے ہیں صرف اس وجہ سے کہ وہ احمدی تھے۔ یہ دہشتگرد، انتہا پسند بے شک اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن اسلام نے کبھی بھی اس قسم کے ظلم و بربریت کی اجازت نہیں دی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جتنے بھی گزشتہ انبیاء کرام گزرے ہیں ان کو لوگوں کی طرف سے تکالیف اور مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم اس زمانہ کے نبی کو ماننے والے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ آنے والا شخص مسیح ہو گا، مہدی ہو گا اور نبی ہو گا تم اس کو ماننا۔ چنانچہ ہم نے اس کو مانا اور قبول کیا۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مذہب اور سیاست کو علیحدہ کرنے کی ضرورت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مذہب کا سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ گورنمنٹ آزادانہ اور جمہوری طریقے سے اپنی حکومت چلاتی ہے۔ اسلام ایک مذہب ہے، ایک دین ہے اوراس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ وہ دنیا کو سمجھائے اوران کو بتائے کہ تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ تمہارا ایک خالق ہے۔ تم اس کی طرف جھکو، اس کو پہچانو اوراس کی عبادت کرو۔ اور دوسرا یہ کہ اسلام اس بات کی طرف ہماری توجہ دلاتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں اور ہر ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ یورپ کے ملٹی کلچرل ہونے کی امید رکھتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یورپ کے ممالک کی اکثریت تو پہلے ہی ملٹی کلچرل (Multi Cultural) ہے۔ ابھی حال ہی میں جو دنیا میں کرائسز آئے ہیں اس کے نتیجہ میں نارتھ افریقہ سے بہت سے لوگوں نے یورپ کی طرف ہجرت کی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دیگر مختلف ممالک سے بھی ایک بہت بڑی تعداد ہجرت کر کے یورپ میں آکر آباد ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم کسی بھی مذہب یا کلچر سے تعلق رکھتے ہوں ایک بات ضروری ہے کہ ہمیں بحیثیت قوم متحد رہنا چاہئے اور بحیثیت شہری ہونے کے ملکی قانون کی پابندی کرنی ہو گی اور ملک کے وفادار ہو کر رہنا ہو گا۔

اسی طرح حکومت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کسی کے ذاتی مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔ ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کو خواہ وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو برابر کے حقوق اور سہولیات ملنی چاہئیں۔ اور پھر ہر شہری کے لئے ملک کے قوانین کی پابندی کرنی لازمی ہے اور باہم مل جل کر رہنا ضروری ہے اور معاشرہ کا سوسائٹی کا حصہ بن کر ان کی مدد کرنا چاہئے۔ اسی لئے اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بنیادی نکتہ یہی ہے کہ ہم کو ہر شہری کا احترام کرنا چاہئے۔ اسلام میں کوئی سیاست نہیں ہے۔ اسلام صرف ایک مذہب ہے اور جو سیاسی امور اور معاملات ہیں وہ ایک طرف ہی رہتے ہیں۔

لوکل اخبار Grorudalen کے نمائندہ نے جو نیشنل ٹی وی اور نیشنل ریڈیو کے انٹرویو کے وقت ساتھ موجود تھا۔ حضور انور کی طرف سے دیئے جانے والے تمام جوابات نوٹ کئے اور کہا کہ مجھے ان جوابات سے ہی بہت زیادہ مواد مل گیا ہے۔

اس انٹرویو کے بعد دو بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔

فیملی ملاقاتیں

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی جماعتوں Lanbertaeter، Tøyen، Kløfta، Drammen، Bairoon Noor, Nasr, Holmlia، Nittedal، Stovner اور Tonsberg سے آنے والی فیملیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ سویڈن اور کینیڈا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

آج مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 106 افراد اور 4 مرد و خواتین نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ سکول کالج جانے والے بچوں نے اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے جب کہ چھوٹے بچوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں برکتیں حاصل کیں اور اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے جھولیاں بھریں اور اپنے نیک نصیب لئے ہوئے یہاں سے واپس لوٹے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بیت النصر' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

ناروے نیشنل ٹی وی NRK -1 نے آج رات اپنی سات بجے اور پھر دس بجے کی خبروں میں مسجد کے حوالہ سے درج ذیل خبر نشر کی۔

"furuset میں مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں بڑے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ خاص

طور پر مسلمانوں کی طرف سے اس مسجد کی مخالفت کی گئی ہے۔

CCTV کنٹرول کے علاوہ دیگر حفاظتی انتظامات مسلسل کئے جاتے رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت کے اپنے لوگوں کے علاوہ پولیس کی بھاری نفری بھی ڈیوٹی پر موجود ہے ان دھمکیوں کی بنا پر جو جماعت کو دی گئی ہیں۔ جماعت کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہم پولیس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری مدد کی اور یہ مدد کرنا ان کی اپنی تحقیق کی بنا پر ان کا اپنا فیصلہ تھا۔

اب تمام تیاریاں اپنے اختتام کو ہیں اور کل کے دن اس کا افتتاح ہے۔ یہ ایک خوشی کا موقع ہے جو کہ بہت سی مشکلات کے بعد آرہا ہے۔ ان مشکلات میں سے جن کا جماعت احمدیہ کو اس مسجد کی تعمیر کے دوران سامنا رہا ایک یہ بھی تھی کہ انہیں مسلسل دھمکیاں موصول ہوتی تھیں اور مسجد پر پتھر برسائے جاتے تھے اور دیگر توڑ پھوڑ بھی کی گئی ہے۔ دوسرے مسلمان ان کو اپنوں میں سے نہیں سمجھتے۔ پولیس ایجنسی دھمکیوں کے بارہ میں مزید معلومات دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ (احمدی) لوگ تشدد پسند لوگوں کے ظلم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ "مَیں مسلمان ہوں جیسے میرا نام مسرور احمد ہے تو اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مجھے John یا Terry کہے اور جب مَیں کہتا ہوں کہ مَیں مسلمان ہوں تو کسی کو حق نہیں کہ وہ مجھے یہ کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو"۔

اب جبکہ اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے جو کہ ناردرن یورپ (Northern Europe) کی سب سے بڑی مسجد ہے تو یہ ایک امن کا پیغام دینا چاہتی ہے"۔

ناروے کے نیشنل ریڈیو NRK نے اپنی سات بجے کی خبروں میں درج ذیل خبر نشر کی۔

"اس ہفتہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح ہے۔ جس میں 4500 افراد کی جگہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی سخت مخالفت کی جاتی ہے اور یہ لوگ احمدی مسلمان کہلاتے ہیں۔ دیگر مسلمان ان کو مسلمان تسلیم نہیں کرتے اور اس سلسلہ میں جماعت کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور مسجد کی عمارت کو بھی نقصان پہنچایا جاتا رہا ہے۔

اس ہفتہ احمدیہ جماعت کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لا چکے ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں۔ ہر کوئی چیک ہونے کے بعد اندر داخل ہوتا ہے۔ پولیس اسلحہ کے ساتھ چوکس کھڑی ہے۔ جماعت کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ جماعت تشدد اور ظلم کا نشانہ بنی ہے اور 1986ء میں جب مسجد نور خریدی گئی تب اسے بم کے ذریعہ اڑانے کی کوشش کی گئی جو کہ ناکام رہی۔

جرنلسٹ نے خبر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں مسجد میں بہت سے لوگ اپنے خلیفہ سے ملاقات کے منتظر بیٹھے ہیں۔ احباب جماعت کا کہنا ہے کہ یہ ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

اب میری باری آئی ہے ملاقات کرنے کی۔ میرے ساتھ پریس کے تین نمائندوں کے علاوہ ایک فوٹو گرافر بھی ہے۔

ان کے خلیفہ کہتے ہیں کہ اپنی جماعت کے افراد سے ملنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے پیاروں سے ملاقات کرتا ہے۔ مَیں اپنی جماعت سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اور یہی ہماری جماعت ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ خود انہیں اور جماعت کو سخت خطرہ ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہی ان کی سچائی کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ احمدیوں کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی شہید ہوتا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اسے اس کا اجر ملنے والا ہے۔ اگر مَیں نہ ہوں تو کوئی اور میری جگہ میرے مقام پر ہو گا۔ یہ سلسلہ ختم نہیں کیا جاسکتا۔

ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ وہ ابھی ملاقات کر کے آئی ہیں اور ان کو حضور سے تبرک بھی ملا ہے۔ وہ کہتی ہے یہ ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے جس کا احساس نسلوں میں چلتا ہے۔ اکثر اوقات حضور انور احباب جماعت کو قلم دیا کرتے ہیں"۔

نیشنل ریڈیو کی اس خبر کا دورانیہ تین منٹ پچاس سیکنڈ تھا

اوسلو Oslo کے اخبار Aften نے اپنی 29 ستمبر 2011ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ تفصیلی خبر شائع کی:

شمالی یورپ کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح

حفاظت کا خاص خیال رکھا جارہا ہے۔

احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد کل Furuset میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر لوگوں میں موجود ہوں گے۔ پولیس بھی موجود ہے۔

1994ء میں جب Winter Olympics ہوئے تھے تب اس مسجد کے لئے پلاٹ خریدا گیا تھا۔ لیکن اس عظیم مسجد کی تکمیل کا راستہ نہایت دشوار تھا۔ اَن گنت مشکلات کا سامنا ہوا۔ مگر جون کے وسط میں اسے استعمال کرنے کی اجازت مل گئی۔ کل وہ دن ہے جب اس کا افتتاح ہو گا۔ اس مسجد کی تعمیر پر کل خرچ ایک سو ملین کرونر سے زائد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ ناروے کے افراد نے اس کا تمام خرچ اٹھایا ہے۔ ایک احمدی دوست نے اس کے لئے اپنا گھر بھی فروخت کر دیا۔ مسجد کی اس تحریک میں سب نے حصہ لیا ہے۔ جماعت کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر پر کئی سالوں سے کام ہوا ہے اور انتہائی خوشی ہے کہ یہ مسجد مکمل ہو گئی ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے نہایت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اتنی بڑی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی۔

اخبار نے مزید لکھا کہ کل بروز جمعہ اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہو گی جس میں اس اسلامی فرقے کے روحانی سربراہ تقریر فرمائیں گے جو کہ لندن سے اس غرض کے لئے تشریف لائے ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں پولیس کا اچھا انتظام ہے اور مسجد میں اندر باہر جانے کے لئے وہی سیکورٹی سسٹم اور چیک اپ ہے جو ہمیں ائرپورٹ پر نظر آتا ہے۔

مسجد مخالفت اور توڑ پھوڑ کا نشانہ بنی رہی ہے۔ کئی سالوں سے 24 گھنٹے اس کی نگرانی رکھی جارہی ہے۔ الغرض خلیفۂ وقت کی آمد کی وجہ سے اس کی سیکورٹی کو مزید بڑھا دیا گیا ہے۔ دوسرے مسلمان، احمدیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور وہ اس عمارت کو مسجد تسلیم نہیں کرتے۔ جب Aften اخبار کے صحافیوں کو مسجد کا دورہ کروایا گیا تو خلیفۂ وقت یہاں موجود تھے اور بہت سے لوگ ملاقات کے لئے حاضر تھے۔

مذہبی رہنما خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسجد امن کا نشان ہے۔ اس کی ایک طویل تاریخ ہے جس میں بہت زیادہ نشیب و فراز ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ اب اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

مخالفین کے اس اعتراض پر کہ احمدی اس کو مسجد نہیں کہہ سکتے، خلیفۃ المسیح نے جواب دیا کہ تم لوگ اس عمارت کو جو چاہو کہو لیکن میرے نزدیک یہ ایک مسجد ہی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔

اس اخبار نے اپنی اشاعت میں مختلف تصاویر بھی شائع کیں۔ تصویر نمبر ایک جس میں پولیس کو دکھایا گیا، کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ احمدی مسلمانوں کو دوسرے مسلمان تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس مسجد کی ہر وقت نگرانی ہوتی ہے مگر خلیفۃ المسیح کی آمد پر اسے مزید سخت کر دیا گیا ہے۔

تصویر نمبر 2 جس میں مردانہ ہال کو دکھایا گیا ہے کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ مسجد کی تعمیر کے اخراجات قریباً سو ملین کرونز تھے۔ احمدیوں کے نزدیک یہ مسجد 4200 مربع میٹر کے ساتھ شمالی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

تصویر نمبر 3 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسجد امن کا نشان ہے۔

تصویر نمبر 4 ملک محمود احمد ایاز صاحب سیکرٹری امور خارجہ کی ہے۔ جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں اس مسجد کو مکمل کرنے کی توفیق دی ہے۔

اخبار میں ایک بہت بڑی تصویر ”مسجد النصر“ کی دی گئی ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا گیا ہے کہ 1994ء میں جماعت احمدیہ نے Furuset Senter کے قریب یہ پلاٹ خریدا۔ مگر اس کا استعمال اس سال گرمیوں میں شروع ہوا اور کل اس کا افتتاح ہے۔ اس کے علاوہ اخبار نے مسجد کے تفصیلی کوائف بھی دیئے۔

30 ستمبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ”مسجد بیت النصر“ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔ اور دیگر مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج نماز جمعہ کے ساتھ ناروے کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد ''مسجد بیت النصر'' کا باقاعدہ افتتاح ہونا تھا۔

صبح گیارہ بجے سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بچیاں، بوڑھی، جوان مسجد پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ آج کا دن جماعت ناروے کے لئے بہت ہی خیر و برکت والا اور بہت ہی مبارک دن تھا اور بارہ سال کے لمبے انتظار کے بعد یہ دن آیا تھا۔ اور آج اسی دن کے لئے جماعت احمدیہ ناروے کے مردوں، عورتوں اور بچوں، بچیوں اور بوڑھوں نے مالی قربانیوں کی ایک ایسی داستان رقم کی تھی جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک آواز پر دل و جان سے لبیک کہتے ہوئے اپنی توفیق اور بساط سے اتنا بڑھ کر پیش کیا کہ اس کا حساب اور شمار کرنا مشکل ہے۔

آج ان کی قربانیاں رنگ لائی تھیں اور ہر ایک خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ لوگ کھڑے مسجد کو بھی دیکھ رہے تھے اور بار بار اس بات کا بھی اظہار کر رہے تھے کہ اب بھی یقین نہیں آتا کہ ہم نے، اور ایک چھوٹی سی جماعت نے، اتنی بڑی اور عظیم الشان مسجد تعمیر کر لی ہے۔ یہ سوائے خلافت کی برکات کے اور کچھ نہیں۔ ہم نے اور ہماری نسلوں نے خلافت کی اس عظیم الشان برکت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

آج ہمسایہ ممالک سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، جرمنی، ہالینڈ، بیلجیم، سپین اور یوکے سے بھی بہت سے احباب اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ اسی طرح پاکستان، امریکہ، کینیڈا اور زمبابوے سے آنے والے احباب نے بھی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

MTA کی ٹیم لندن سے بہت پہلے کی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔ ''مسجد بیت النصر'' سے آج دنیا بھر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ Live نشر ہو رہا تھا۔

مسجد بیت النصر (ناروے) میں یادگاری تختی کی نقاب کشائی

Live نشریات شروع ہو چکی تھی اور مسجد کے مختلف مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور سب سے قبل مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور لمبی دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ۔ (التوبۃ:8)

اس آیت کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ آج ایک لمبے انتظار کے بعد جماعت احمدیہ ناروے کو اپنی اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ جس طرح اس مسجد کی تعمیر نے ایک لمبا عرصہ لیا اُسی طرح بعض روکیں پڑنے کی وجہ سے اس کے رسمی افتتاح میں آپ لوگوں کو کچھ انتظار کرنا پڑا۔ لیکن یہ رسمی افتتاح تو صرف شکرانے کا ایک مزید اور دنیا کے سامنے اظہار ہے ورنہ مساجد کی تعمیر کا ان رسمی افتتاحوں سے کوئی ایسا تعلق نہیں کہ جس کے بغیر مسجد مکمل نہ کہلائی جاسکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج میرا یہاں آنا اور نماز جمعہ پڑھانا، یہ خطبہ دینا اور غیروں کے ساتھ، مہمانوں کے ساتھ، شام کو انشاء اللہ مسجد کی تقریب میں، افتتاح کی تقریب میں شامل ہونا، اس احسان کی شکر گزاری کے طور پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ناروے پر اس مسجد کی صورت میں فرمایا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُس کی نعمتوں کو اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کرو تا کہ اس شکر گزاری کے نتیجے میں جو ایک مومن کے دل سے اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ مزید فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ ایک شکر گزاری تو ہماری یہاں نمازیں پڑھ کر اس مسجد کو آباد کر کے ہو گی۔ اور ایک شکر گزاری افتتاح کے اعلان سے یا اس ظاہری اظہار کے ذریعہ سے بھی ہے جو مہمانوں کے لئے reception یا اُن کا آنا ہے۔ لیکن حقیقی شکر گزاری مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے سے ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دو دنوں میں ریڈیو، ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے میرے انٹرویو لئے ہیں۔ اُس میں ہر ایک متفرق سوالوں کے علاوہ اس بات میں بھی دلچسپی رکھتا تھا کہ مسجد کا مقصد کیا ہو گا؟ آپ کے احساس و جذبات کیا ہیں؟ تو میرا یہی جواب تھا کہ ماحول کو پُر امن اور ایک دوسرے کے لئے محبت بھرے جذبات سے بھر کر اس دنیا کو جنت نظیر بنانا، ایک خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا اپنی زندگیوں میں اظہار کر کے دنیا کو امن، صلح اور آشتی کا گہوارہ بنانا، یہ اس کا مقصد ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس مسجد کے ماحول میں، اس شہر میں، اس ملک میں محبت اور پیار کو فروغ دینے کا کام یہاں کے احمدیوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری بن گئی ہے۔ یہ میڈیا کا آنا، انٹرویو لینا، اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کا مثبت انداز میں اس مسجد کی تعمیر کا ذکر کرنا ہمیں مزید شکر گزاری کی طرف مائل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کا بدلہ اس صورت میں بھی عطا فرمایا ہے کہ میڈیا کو توجہ پیدا ہوئی اور عموماً اچھے رنگ میں جماعت کا اور مسجد کا ذکر ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناروے کی جماعت نے بڑی قربانی دی ہے اور مسجد نصر کے لئے تقریباً ایک سو چار (104) ملین کرونر خرچ جماعت نے اُٹھایا ہے۔ کچھ ابتدائی خرچ مرکز نے دیا تھا باقی جماعت نے اُٹھایا ہے۔ گو کہ اس میں بڑا لمبا عرصہ لگ گیا جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا لیکن جب مَیں نے جماعت کو دو ہزار پانچ (2005) مَیں اس طرف توجہ دلائی ہے، تو فوری توجہ پیدا ہوئی پہلے توجہ بھی کم تھی۔ اُس وقت کسی نے اپنا مکان بیچ کر وعدہ کیا اور اس کی ادائیگی

کی۔ مجھے لکھا میں مکان بیچ رہا ہوں، کسی نے کار بیچ کر رقم مسجد کو ادا کی، کسی نے زائد کام کیا کہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو جائے اور میں زیادہ سے زیادہ چندہ دے سکوں۔ اللہ کے فضل سے بعض عورتوں نے قربانیاں دیں، بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کاروبار بند ہونے کے باوجود بھی اپنے وعدے پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آج کل حالات کی وجہ سے اُن کے کاروبار میں کچھ نقصان ہے تو اللہ تعالیٰ اُن میں برکت ڈالے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جہاں ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی خوشی ہے کہ ناروے میں پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں فکر کا مقام بھی ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس فکر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والا ہو، اپنی ذمہ داریاں نبھانے والا ہو۔ بڑی بڑی خطیر رقمیں پیش کر کے اس مسجد کی جو تعمیر کی گئی ہے اور اُسے خوبصورت بنایا ہے اور کسی نے لاکھوں کرونر خرچ کر کے کارپٹ ڈلوا دیا۔ کسی نے لاکھوں کرونر خرچ کر کے فرنیچر دے دیا۔ تمام مسجد کے کمپلیکس کے لئے فرنیچر مہیا کر دیا تو یہ ایک دفعہ کی قربانی نہ ہو یا ایک دفعہ کی قربانی پر یہ لوگ خوش نہ ہو جائیں۔ صرف خوبصورت فرنیچر اور سجاوٹ دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارے لئے کافی ہو گیا ہے بلکہ اس کی اصل خوبصورتی کو قائم رکھنے والے ہوں جو پانچ وقت کی نمازوں سے پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے مسجد کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کے پلاٹ کا کُل رقبہ نو ہزار پانچ سو تریسٹھ مربع میٹر ہے اور مسجد کے پلاٹ کا رقبہ 7759 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مردانہ حصے کا رقبہ 880 مربع میٹر ہے اور تقریباً چودہ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ گیلری کا رقبہ 298 مربع میٹر ہے، پانچ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ زنانہ مسجد میں 850 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر نیچے بھی ایک ہال بنایا گیا ہے جو سب سے پہلے بنا تھا اور بغیر مزید تعمیر کے کافی دیر پڑا رہا، اُس میں آٹھ سو پچاس نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر اسی طرح ایک مشن ہاؤس اپارٹمنٹ بھی ہے۔ اُس میں تین بیڈ روم ہیں، ڈرائنگ روم ہے، سیلف کنٹیکٹ پورا گھر ہے۔ ماشاء اللہ۔

اسی طرح مسجد بیت النصر کے مزید کوائف یہ ہیں کہ باقاعدہ مسجد کے دونوں ہال ہیں۔ اس میں 2250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ (گیلری میں 500 اور ہال کے اندر 850 نماز ادا کرنے والے اس کے علاوہ ہیں)۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو ہال ہے اُس کی چھت جو ٹیرس (Terrace) کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اُس میں بھی اگر موسم کھلا ہو، رَش ہو تو قریباً آٹھ سو سے ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے مینار کی اونچائی اکیس میٹر ہے۔ گنبد کی اونچائی پانچ میٹر ہے۔ یہاں ایک لائبریری بھی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی جماعتی دفاتر بھی ہیں۔ اسی طرح مسجد کا جو لجنہ کا حصہ ہے اس کی اپنی ایک الگ لائبریری ہے اور نیچے اُس کے ساتھ اُن کا دفتر بھی ہے۔ ایک بڑا اور کافی وسیع کچن بھی ہے۔ ماشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کونسل سے ایک مسئلہ چل رہا تھا اور لمبے عرصہ سے جو مسجد کی اجازت نہیں مل رہی تھی تو اس کی وجہ وہ سڑک بنانے کا معاملہ تھا جو مسجد کے ایک سائیڈ پر ہے تو جماعت نے لوگوں کی سہولت کے لئے، بہتری کے لئے، رفاہِ عامہ کے لئے وہ سڑک بھی بنا کے دی ہے اور فٹ پاتھ بھی بنا کے دیا ہے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کُل ایک سو چار ملین کا اس میں خرچ ہوا۔ ہماری مسجد مین سڑک کے اوپر ہے جو اوسلو ائیر پورٹ جانے والی سڑک ہے۔ اور شہر میں آتے جاتے یہ نظر آتی ہے۔ اس کا بڑا خوبصورت نظارہ ہے۔ یہ E-6 موٹروے پر واقع ہے۔ روزانہ اسّی ہزار گاڑیاں اس سڑک سے گزرتی ہیں۔ یہاں انڈر گراؤنڈ سروس اور بس سروس بھی مہیا ہے۔ گویا ایک مرکزی جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے کہ اس کی آبادی بھی اسی جذبے سے ہو جو عموماً یہاں کے احمدیوں نے اس کی تعمیر میں دکھایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہماری مسجدیں اور یہ مسجد بھی ہر جگہ ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا نعرہ بلند کرے گی۔ خدا کرے کہ ہم مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے اپنے تقویٰ میں، اپنی روحانیت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں، اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے سکونِ قلب کے سامان پیدا کرنے والے ہوں اور ہم میں سے ہر ایک محبت، پیار اور بھائی چارے کا ایک نمونہ بننے والا ہو۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہو چکا ہے)۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سفیر احمد بٹ صاحب شہید کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم کو 25 ستمبر 2011ء کو کراچی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا واقعہ شہادت اور ان کے خاندانی حالات اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النصر کی مختصر تاریخ

مسجد بیت النصر جس کی زمین 1994ء میں خریدی گئی۔ اور اس کا سنگ بنیاد 29 جنوری 1999ء کو رکھا گیا اور سنگ بنیاد میں دارالمسیح قادیان سے لائی گئی ایک اینٹ رکھی گئی اور تعمیراتی کام شروع ہوا۔ اس کی تعمیر انتہائی کٹھن مراحل سے گزری ہے۔ گزشتہ 13 سال میں بہت سے نشیب و فراز آئے۔ یہ پلاٹ جہاں اس مسجد کی تعمیر اب مکمل ہوئی ہے اس کی زمین بہت نرم تھی جس کی وجہ سے بنیادوں پر اصل لاگت سے بہت زیادہ لاگت آئی اور مسجد کی تعمیر روکنا پڑی۔ چنانچہ 1999ء کے آخر پر مسجد کی تعمیر رُک گئی۔ اس ساری صورتحال کے پیش نظر یہ فیصلہ بھی ہوا کہ اس پلاٹ کو فروخت کر دیا جائے اور مسجد کے لئے کوئی اَور جگہ تلاش

کی جائے جس کے لئے مسلسل کوششیں کی گئیں لیکن مطلوبہ رقم نہ ملنے کی وجہ سے یہ پلاٹ فروخت نہ ہو سکا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ مختلف کمپنیوں اور اداروں سے سودا فائنل ہوتے ہوتے رہ گیا۔ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی روک پڑ جاتی۔ اس پلاٹ کے نہ فروخت ہونے میں بھی خدا تعالیٰ کی ایک خاص تقدیر کام کر رہی تھی۔ اس پلاٹ میں دارالمسیح، مسجد مبارک قادیان کی بابرکت اینٹ نصب تھی تو پھر کیسے ممکن تھا کہ یہ فروخت ہو کر کسی غیر کے ہاتھ میں چلا جاتا۔

ستمبر 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے کا اپنا پہلا دورہ فرمایا۔

23 ستمبر 2005ء کو اس قطعہ زمین کے قریب ہی ایک ہال میں جو جماعت نے کرایہ پر حاصل کیا تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ ناروے کو مسجد کی تعمیر کی پُرزور تحریک فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا:

”جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے۔ اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔“

”مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔“

”جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔“

”آج جب دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور

اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہو گی۔ یاد رکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد بھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پہ خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکہ لگے گا۔ پس آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔"

"یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء بمقام اوسلو ناروی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت ناروے نے دل کی گہرائیوں سے، کامل اخلاص اور وفا کے ساتھ اپنا سر جھکاتے ہوئے لبیک کہا۔ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا ہر ایک کے دل سے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" کی آواز ہی نکلی اور پھر یہ صرف آواز ہی نہیں رہی بلکہ ناروے کی سرزمین پر بسنے والے احمدیوں نے، مردوں نے، عورتوں نے اور جوانوں، بوڑھوں نے یہ ثابت کر دیا کہ 2005ء میں پیارے آقا کی آواز پر جو لبیک کہا تھا اور جو سمعنا و اطعنا کا اقرار کیا تھا، آج ہم نے اس اقرار کا حرف حرف، لفظ لفظ کامل اطاعت اور وفا کے ساتھ پورا کر کے دکھا دیا اور جو عہد و پیمان باندھے تھے انہیں سچ کر دکھایا۔ اور ہم اپنے ربّ کے حضور بامراد اور کامیاب ہو گئے اور قربانی کی ایسی مثالیں رقم کیں جو بہتوں کے لئے مشعل راہ ہیں اور ناروے کی تاریخ ہمیشہ ان کو یاد رکھے گی۔

Roger Kaliff پریذیڈنٹ کالمار کاؤنٹی اسمبلی سویڈن کی اپنی پارٹی کی طرف سے مسجد بیت النصر کے افتتاح میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات۔

موصوف Roger Kaliff سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے سینئر ممبر ہیں اور یورپین یونین کی سٹی کمیٹیز کے وائس چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ 22 جولائی 2011ء کو ناروے میں جو دہشت گردی کا واقعہ ہوا تھا جس میں 77 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس واقعہ کی وجہ سے سویڈن میں ہم سب انتہائی تکلیف کی حالت میں تھے۔ اس واقعہ میں مارے جانے والے بچے اور جوان سب ہماری سسٹر پارٹی (Arebed Party) کی یوتھ آرگنائزیشن کے بچے اور نوجوان تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی آج میں یہاں خوشی کے ساتھ حاضر ہوا ہوں اور فخر محسوس کرتا ہوں کہ جس جماعت کے ساتھ میرے پرانے اور

دیرینہ دوستانہ تعلقات ہیں انہوں نے ناروے میں مسجد بنا کر امن کے فروغ کے لئے قدم اٹھایا ہے۔ اور اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ جماعت احمدیہ ناروے میں امن کے قیام کے لئے باہمی کوششوں میں شامل ہو گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کے مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے کے لئے ناروے آنے پر شکریہ ادا کیا۔

موصوف نے کہا کہ لاہور میں جو دو مساجد میں دہشت گردی کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے، پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے بارہ میں آپ سب کی تکلیف اور درد کو سمجھنے میں اب ہمیں آسانی ہوئی ہے۔ جو یہاں ناروے میں واقعہ ہوا ہے اور پھر سٹاک ہالم (سویڈن) میں جو واقعہ ہوا ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سویڈن آنے کی دعوت دی اور کہا کہ مالمو (Malmo) میں مسجد کی تعمیر بڑا اچھا قدم ہو گا۔ حضور سویڈن آئیں اور ہم حضور کو خوش آمدید کہیں گے۔ (مالمو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سویڈن مسجد کی تعمیر کے لئے زمین خرید چکی ہے)۔

موصوف نے بتایا کہ وہ صبح چار بجے گھر سے روانہ ہوئے تھے اور لمبا سفر بذریعہ کار طے کر کے جمعہ سے قبل مسجد بیت النصر پہنچ گئے تھے۔ حضور انور کا مکمل خطبہ سنا ہے اور آج رات Reception کے بعد سویڈن واپسی ہے کیونکہ ہفتہ کی صبح بعض اہم اور ضروری میٹنگز ہیں، اُن میں شامل ہونا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ واپس جاتے ہوئے راستہ میں آرام کرتے ہوئے جائیں اور ساتھ کوئی دوسرا ڈرائیور بھی ہو۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ناروے کی وزیر دفاع Grethe Faremos کی مسجد بیت النصر کی افتتاحی تقریب میں آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

چھ بج کر 35 منٹ پر موصوفہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ قبل ازیں جسٹس اور انرجی کی وزیر بھی رہ چکی ہیں اور آجکل وزارت دفاع کا منصب ان کے پاس ہے۔ (اب موصوفہ ناروے کی جسٹس منسٹر ہیں)

موصوفہ نے کہا کہ ہمیں مسجد کی تعمیر پر خوشی ہوئی ہے۔ ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ہمیں مسجد کا وزٹ کروایا گیا ہے۔ بہت عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مَیں نے قرآن کریم کی نمائش بھی دیکھی ہے۔

وزیر دفاع نے 22 جولائی کے واقعہ کا ذکر کیا کہ ناروے کی تاریخ میں یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ ہم نے اس واقعہ پر ہر طرف سے بڑی بھرپور ہمدردی دیکھی ہے اور ہم نے ریلیجئس ڈائیلاگ کا میدان کھلا رکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بہت بڑی قربانی دی ہے۔ اس پر وزیر نے کہا کہ وزیر اعظم اور حکومت نے مرنے والوں کے عزیزوں سے بہت ہمدردی دکھائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان مرنے والوں میں سے نوجوان بہت زیادہ تھے جس پر موصوفہ وزیر نے بتایا کہ اکثر 12، 14 سال اور 20 سے 30 سال کے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں آپ کے اس درد کو محسوس کر سکتا ہوں۔ گزشتہ سال لاہور میں ہماری دو مساجد میں دہشت گردی کے حملہ میں 86 احمدی شہید ہوئے تھے اور ان کو بڑی بیدردی سے مارا گیا تھا۔ یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جمع ہوئے تھے۔ مَیں آپ کی اس تکلیف اور درد کو محسوس کر سکتا ہوں جو آپ کو ناروے میں دہشت گردی کے حملہ کے نتیجہ میں پہنچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ 22 جولائی 2011ء کو جب ناروے میں واقعہ ہوا ہے اُس وقت ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوران بھی مَیں نے اظہار ہمدردی کیا تھا۔ بعد میں باقاعدہ وزیر اعظم ناروے کو خط بھی لکھا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے

آپ کا پارلیمنٹ ہاؤس دیکھا ہے اور صدر پارلیمنٹ سے بھی ملا ہوں۔ اس پر وزیر موصوف نے کہا کہ مَیں بھی اسی پارٹی یعنی حکومتی پارٹی سے ہوں۔ ہمارا پارلیمنٹ کا نیا سیشن سوموار سے شروع ہو رہا ہے اس لئے ہر کوئی اس کی تیاری میں مصروف ہے۔

پریذیڈنٹ کے دفتر کی کھڑکی سے بادشاہ کا محل نظر آرہا تھا۔ حضور انور نے ازراہ تفنّن صدر صاحب سے پوچھا کہ آپ King کو watch کر رہے ہیں یا وہ آپ کو watch کر رہے ہیں۔ اس پر وزیر موصوف نے کہا کہ اوسلو (Oslo) چھوٹا شہر ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے بہت سے حکومتی دفاتر اور ادارے ہیں اور دیگر حکومتی عمارات بھی ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں 2005ء میں ناروے میں آیا تھا اور جماعت کو مسجد کی تعمیر کے لئے توجہ دلائی تھی تو اب چھ سال بعد انہوں نے مسجد مکمل کر لی ہے۔ اس پر وزیر موصوف نے کہا کہ بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ بھی ہوا ہے۔ نارویجین اس کے لئے Dugnad کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور والنٹیری، طوعی کام سے بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔

وزیر دفاع نے کہا کہ پرائم منسٹر Jens Stoltenberg بہت افسوس کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ آج آپ کی اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کی تیاری کی وجہ سے بہت مصروفیت ہے لیکن وہ اس بات میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں کہ مسجد کے افتتاح کی تقریبات کیسی رہیں، کیا پروگرام ہوئے۔

بعد ازاں وزیر دفاع نے بتایا کہ نارویجین حکومت نے افریقہ میں اور خصوصاً ایسٹ افریقہ کے ممالک میں بعض Humanitarian Projects شروع کئے ہیں۔ تعلیمی اداروں، ہیلتھ، فارمنگ، میڈیا، ڈویلپمنٹ، عورتوں اور بچوں کی سوسائٹیز اور ان کے حقوق وغیرہ کے سلسلہ میں ہم کام کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ افریقہ کے ممالک میں جماعت کے پراجیکٹ بھی کام کر رہے ہیں۔ ہمارے سکولز اور ہسپتالز ہیں اور اب فرانکوفون ممالک میں بھی سکول کھول رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم پانی مہیا کرنے کے لئے نئے پمپ بھی لگا رہے ہیں اور پرانے پمپس / نلکوں کی مرمت بھی کر رہے ہیں۔ سینکڑوں پمپس ہم نے مرمّت کئے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بعض جگہوں پر بجلی کی سہولت بھی دی جا رہی ہے۔ اب بعض دُور دراز کے دیہاتی علاقوں میں صاف اور تازہ پینے کا پانی مہیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پانچ افریقن ممالک میں پانچ ماڈل ویلیجز بھی تیار کر رہے ہیں جن میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی اور پانی مہیا کر رہے ہیں اور گلیاں، راستے بھی تیار کر رہے ہیں۔ اسی طرح گرین ہاؤس (Greenhouse) اور کمیونٹی سنٹر بھی تیار کر کے مہیا کر رہے ہیں۔

یہ بات سن کر وزیر دفاع نے کہا کہ جماعت احمدیہ اور نارویجین حکومت میں بہت سے خدمت کے کام ایک جیسے ہیں۔ ایک جیسی خدمت کرنے کی خواہشات اور پروگرام ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات درست اور صحیح ہے لیکن جماعت یہ کام والنٹیرز اور رضاکاروں کے ذریعہ کرتی ہے اور ہم یہ سروسز انتہائی کم قیمت پر مہیا کرتے ہیں۔ کسی بھی حکومت کے مقابل پر جو وہ اخراجات کرتی ہے ہم اُس سے بہت کم خرچ میں یہ کام کر دیتے ہیں۔

ڈیفنس منسٹر کے اس سوال پر کہ حضور انور کا ناروے میں کتنا قیام ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں مزید دو تین دن اَور یہاں ہوں۔

ڈیفنس منسٹر نے کہا کہ اگر حضور نامناسب نہ سمجھیں تو کیا یہ سوال کر سکتی ہوں کہ احمدی احباب ملکی سیاست میں حصہ لے سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں ہرگز اس کو نامناسب نہیں سمجھتا۔ ہر احمدی اپنے ملک کی خدمت کرے اور جو یہاں آباد ہیں وہ یہاں کے باشندوں میں گھل مل کر رہیں اور باہم مل کر کام کریں اور ملک کی بھلائی کی خاطر کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا: باوجود اس کے کہ مذہب مختلف ہے لیکن ہمارے مقامی ناروے کے باشندوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ ایک اچھے شہری ہونے کی حیثیت سے تعلقات میں مذہب اثر انداز نہیں ہونا چاہئے۔ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ ایک شہری ہونے کی حیثیت سے ہر ایک کو دوسرے سے بھائی چارے اور ہمدردی کا اچھا تعلق رکھنا چاہئے۔

وزیر دفاع کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں ہمارا لوکل امام اردو اور نارویجین زبان میں خطبہ دیتا ہے۔ اسی طرح سویڈن میں بھی آدھا اردو اور آدھا سویڈش زبان میں دیا جاتا ہے۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ اُسے خوشی ہوئی ہے کہ نارویجین زبان کو بھلا نہیں دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرا خطبہ Live نشر ہوتا ہے اور اس کا آٹھ زبانوں انگلش، فرنچ، عربی، بنگلہ، ترکش، جرمن، رشین، بوزنین وغیرہ میں ترجمہ بھی Live نشر ہوتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ مستقبل میں یہ نارویجین زبان میں بھی ترجمہ ہونے لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناروے میں پیدا ہونے والے احمدی بچے اردو زبان کی نسبت نارویجین زبان بہت بہتر بولتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے لوگ مجھے اپنی اپنی زبان میں خط لکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں مختلف زبانوں کے ڈیسک ہیں وہ ان خطوط کا ترجمہ کرتے ہیں۔

مسجد کے حوالہ سے دوبارہ ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد کی لوکیشن بہت اچھی ہے اور مجھے پسند ہے۔ انتہائی باموقع ہے۔ ایرپورٹ کی طرف سے آتے ہوئے یہ مسجد دکھائی دیتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ مسجد

کے ساتھ والی مین ہائی وے سے روزانہ 80 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں اور ان گاڑیوں میں سفر کرنے والے احباب ہماری اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ رات کو مسجد بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ آج کل جماعت نے مسجد کے ایک حصہ کے گرد لائٹس لگائی ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اجازت ملنے پر مسجد میں Love for all, Hatred for none کا روشن بورڈ بھی نصب کیا جاسکتا ہے جو کہ دُور سے نظر آسکے گا۔

"مسرور ہال" کے افتتاح کا بھی ذکر ہوا کہ آج شام اس کا افتتاح ہو گا۔ اس پر وزیر دفاع نے پوچھا کہ یہ ہال کس غرض کے لئے استعمال ہو گا؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مختلف مواقع پر، مختلف مقاصد کے لئے استعمال ہو گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں صرف احمدی ہی ہمارے ہالز استعمال نہیں کرتے بلکہ دوسرے لوگ اور بعض اوقات سیاسی پارٹیاں بھی اپنے پروگراموں کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ اس پر وزیر دفاع نے کہا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ احمدی کتنے فراخ دل ہیں۔

وزیر دفاع کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا دوسرے سکنڈے نیوین ممالک میں بھی مساجد ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) اور گوتھن برگ (سویڈن) میں ہماری مساجد ہیں اور بعض دوسرے شہروں میں ہمارے مراکز اور سینٹر ہیں۔ کوپن ہیگن کی مسجد سکنڈے نیوین ممالک میں ہماری پہلی مسجد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت سال میں پانچ سے چھ مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ اسی طرح یوکے میں بھی سال میں ایک یا دو مساجد کی تعمیر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی اور سینٹرل امریکہ میں حال ہی میں کچھ مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ وزیر دفاع کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وزیر دفاع نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

مسرور ہال کے افتتاح کی تقریب

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسرور ہال" کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسرور ہال کا افتتاح فرماتے ہوئے

"مسرور ہال" مسجد سے ملحق ہے۔ اس کا رقبہ 510 مربع میٹر ہے۔ یہ ہال عام حالت میں مختلف جماعتی فنکشن اور تقریبات اور سپورٹس کے لئے استعمال ہو گا۔ بوقت ضرورت اس میں 850 نمازیوں کے لئے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔

آج شام مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام اسی ہال میں کیا گیا تھا۔ یادگاری تختی کی نقاب کشائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام ہال میں پہنچ چکے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم بشارت احمد صاحب صابر نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے نارویجین ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ناروے آنے پر خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا۔ نیز وزیر دفاع اور دیگر تمام مہمانوں کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔

زر تشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر استقبالیہ تقریب میں خطاب فرماتے ہوئے

امیر صاحب نے بتایا کہ ہماری یہ مسجد جو سکنڈے نیوین ممالک میں سب سے بڑی مسجد ہے اور اس کی تعمیر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوئی ہے۔

سال 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ ناروے کے دوران ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی جس پر ساری جماعت نے لبیک کہا اور خدا تعالیٰ نے ہر موقع پر، ہر قدم پر ہماری مدد فرمائی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ مخلصین کی مدد کرتا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کے لئے ناروے جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے کھلے دل سے خرچ کیا ہے۔ ایک ممبر نے اپنا گھر اور بعض نے اپنی کاریں فروخت کر دیں۔ خواتین نے اپنے زیور اور اپنی جمع شدہ پونجی پیش کر دی۔ بچوں نے بھی اس قربانی میں حصہ لیا۔ ایک ممبر نے اس سارے کمپلیکس میں کارپٹ ڈلوایا جبکہ ایک ممبر نے سارے کمپلیکس کا فرنیچر مہیا کیا اور اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر بوجھ اٹھایا اور صرف خدا کی خاطر اٹھایا۔

ہمارے ممبرز نے بہت سارا کام وقار عمل کے ذریعہ کیا۔ یہ منصوبہ ہمارے لئے بہت زیادہ چیلنجز لئے ہوئے تھا۔ ہم نے کونسل کی ڈیمانڈ پر ساتھ والی سڑک بھی تعمیر کروائی اور فٹ پاتھ بھی تعمیر کروایا۔

سویڈن سے آئے ہوئے مہمان Mr. Roger Kaliff کا ایڈریس

اس کے بعد سویڈن سے آنے والے مہمان Roger Kaliff (جو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے سینئر ممبر ہیں اور یورپین یونین کی ریجنل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ”یہ میرے لئے ایک بہت خاص موقع ہے کہ مَیں ناروے میں پہلی مسجد کے افتتاح میں شامل ہو رہا ہوں۔ یہ میرے لئے اور آج جو لوگ اس ہال میں موجود ہیں اُن کے لئے بھی شاندار موقع ہے۔ مَیں سب سے پہلے آپ سب کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس مسجد کی خوبصورت تعمیر ناروے کی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی ہے مگر اس سے زیادہ احمدی مسلمانوں کی مسجد اپنے ساتھ امن، بھائی چارہ اور رواداری کا پیغام لائی ہے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمانوں کو دو دہائیوں سے جانتا ہوں اور اِن کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب میرے گھر کالمار (Kalmar) سویڈن میں دو بار تشریف لائے تھے۔ احمدیہ مسلم جماعت سویڈن میں ایک فعّال جماعت ہے اور اس جماعت کے ایک ممبر نسیم ملک صاحب میری پارٹی کے ممبر ہیں اور ایک معزز سیاستدان ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت دو صد سے زائد ممالک میں موجود ہے اور تقریباً یورپ کے ہر ملک میں ہے اور ان کی بنیادی تعلیم ہے کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ یہ تمام مذاہب کی عزت کرتے ہیں اور ان کے ممبران سختی سے اس بات پر عمل کرتے

ہیں کہ وہ جس ملک میں رہ رہے ہیں اس ملک کے قانون کی پابندی کریں۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ تمام ممالک میں Peace Symposiums اور جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں اور ہر سال انٹر نیشنل پیس پرائز انفرادی طور پر یا آرگنائزیشن کو دیتے ہیں۔

جماعت کی ہیومینٹی فرسٹ آرگنائزیشن تمام دنیا میں ضرورت مندوں کی مدد کرتی ہے۔ خاص طور پر مختلف ممالک میں قدرتی آفات کے وقت یہ مدد پہنچاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا ایک سیٹلائٹ چینل ہے جس کی نشریات چوبیس گھنٹے کی ہیں اور یہ امن کے قیام اور تمام مذاہب میں باہمی اخوت اور بھائی چارہ کے قیام کے لئے ایک پُل کا کام دیتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں چالیس سال سے سیاست میں ہوں اور یورپ میں بھی کام کیا ہے اور سوشل ڈیموکریٹ بھی ہوں۔ مَیں نے ایک لمبا عرصہ بھائی چارہ اور مختلف تہذیبوں میں ملنے جلنے کے لئے کام کیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ساتھ تعلق کی بنا پر اور اب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات کی بنا پر کہتا ہوں کہ جو سیاستدان امن و آزادی پر یقین رکھتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم احمدیہ جماعت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ان اخلاق کو رواج دیں جن کا پرچار جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی ناروے میں اس مسجد کا افتتاح ہونا اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اسلام یقیناً امن کا مذہب ہے جو سچے دل کے ساتھ تمام انسانوں کی بھلائی کا کام کرتے ہیں۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر موصوف نے کہا کہ حضور! مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے اس انتہائی اور اہم موقع پر کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

اس کے بعد وزیر دفاع ناروے Grete Faremos نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے وزیر اعظم ناروے Jens Stoltenberg کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔

استقبالیہ میں وزیر دفاع Grete Faremo مہمانوں سے خطاب فرما رہی ہیں

ایڈریس GRETE FAREMO نارویجین وزیر دفاع بر موقع افتتاح مسجد بیت النصر ناروے

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب، احمدی مسلمانوں کے پانچویں خلیفہ!

آپ کا استقبال کرنا میرے لئے باعث صد افتخار ہے اور میں آپ کو ناروے میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں آپ کو صرف ناروے کے ممبر قومی اسمبلی کے طور پر خوش آمدید نہیں کہہ رہی بلکہ لیبر پارٹی کے نمائندہ کے طور پر بھی خوش آمدید کہہ رہی ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان تمام جماعتوں کی طرف سے بھی جو آج حاضرین میں موجود ہیں۔ ہم آپ کو یہاں پا کر بہت خوش ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے اُس تعزیتی پیغام کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو آپ نے 22 جولائی کے دہشت گرد حملہ پر حکومت اور ناروے کی عوام کے نام بھیجا۔ اس ہولناک واقعہ کے بعد کافی دیر تک ہمیں تمام دنیا سے، مختلف مذاہبِ عالم کی جانب سے ہمدردی اور تعزیت کے پیغام ملتے رہے۔ اس نازک وقت میں ایسے ہمدردی کے بول یقیناً تسلی کا باعث تھے اور میں امید کرتی ہوں کہ ہم باہمی تعاون کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرتے رہیں گے کہ وہ گرمجوشی اور اپنائیت جو ہم نے اس واقعہ کے بعد محسوس کی، وہ مدھم نہ ہو پائے۔ ہم آپ کے اور مقامی احمدیوں کے بہت شکر گزار ہیں اور آپ سب کو اس شاندار مسجد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میں اس افتتاح کے موقع پر موجود ہوتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں اور میرے مطابق یہ عمارت بہت خوبصورت ہے۔ جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ یہ عمارت فنڈز سے تعمیر ہوئی ہے اور جیسا کہ کہا گیا ہے کہ dugnad، یعنی

وقارِ عمل کیے گئے ہیں اور یہ چیز ہمیں ناروے میں بہت پسند آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وقارِ عمل مصروف رہنے اور اکٹھے مل کر کام کرنے کی خواہش کی نشاندہی کرتا ہے۔ میں اپنے وزیرِ اعظم کی طرف سے بھی دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ انہیں اس بات کا افسوس تھا کہ وہ انتہائی مصروف ہونے کے باعث اس موقع پر حاضر نہیں ہو سکے۔ کچھ دنوں میں چونکہ اسمبلی کی کارروائی شروع ہونے والی ہے، اس وجہ سے ہم بھی زیادہ مصروف ہو جائیں گے۔ اس لئے مَیں چاہتی ہوں کہ ان کی طرف سے پیغام پڑھ کر سناؤں۔ یہ پیغام انہوں نے نارویجین زبان میں لکھا ہے اس لئے مَیں اسے نارویجین زبان میں پڑھوں گی اور مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی بعد میں اس کا ترجمہ کرنے میں مدد کرے گا۔

مَیں یہ بھی بتاتی چلوں کہ حال ہی میں ہم نے مقامی انتخابات کے لئے campaign ختم کی ہے اور یہ campaign ہمارے لئے ناروے میں بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ 22 جولائی کو ہونے والا حملہ ابھی ہمارے ذہنوں اور دلوں میں تازہ تھا جو کہ ہمارے لئے ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ یہ ہماری جمہوریت اور اس کے مستقبل پر حملہ تھا۔ اور یہ میں کہتی چلوں کہ مجھے نارویجین لوگوں پر فخر ہے کہ ان حملوں کا ہم نے جمہوریت کے ذریعے جواب دیا اور اتحاد اور محبت کے ذریعے اس نفرت کا جواب دیا۔ خلاصۃً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس آزمائش پر پورا اترے۔ ہماری قوم کو للکارا گیا لیکن ہم نے ثابت کر دیا کہ تمام ناروے متحد ہے۔ اب جبکہ ہم ایک نئے ناروے کو بنانے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اس نئے ناروے کے لئے پورے ملک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ہماری اقدار، جمہوریت، انسانی حقوق اور برابری کا تصور سب ایک جیسے ہیں اور ہم اپنے معاشرے کی بنیاد باہمی احترام اور رواداری پر رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سفر کے آغاز میں بے شک ہم مختلف ہوں گے، لیکن ہم بحث و مباحثہ کی اجازت دیں گے۔ ہم مشکل سے مشکل امور میں بھی مذاکرات کریں گے۔ اور اسی ڈائیلاگ کے ذریعے ہی ترقی ممکن ہو گی۔ اس میں تمام قومیں، ثقافتیں اور مذاہب شامل ہوں گے۔ ناروے کی تاریخ میں مذہب نے اہم کردار ادا کیا ہے اور تاریخی طور پر چرچ ہی وہ جگہ تھی جہاں سارے ملک کے لوگ اکٹھے ہوئی۔ اور ناروے کے مستقبل میں بھی مذہب کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ آج کی طرح ہمیں ایک دوسرے کے لئے جگہ بنانی ہو گی، ایک دوسرے کو دعوت دینی ہو گی۔ یہ میری عبادتگاہ نہیں ہے لیکن پھر بھی انتہائی خوشگوار ماحول دیکھ رہی ہوں۔ میں آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور آپ کو مستقبل کے لئے نیک تمنائیں پیش کرتی ہوں۔

وزیر اعظم ناروے کا پیغام

وزیر دفاع نے اپنے ایڈریس کے بعد وزیر اعظم ناروے کا درج ذیل پیغام پیش کیا۔

پیارے احمدی دوستو!

مَیں احمدیہ مسلم جماعت کو اُن کی نئی مسجد بیت النصر کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مسجد کی عمارت نہایت خوبصورت اور عظیم الشان ہے۔ جماعت نے اس مسجد کو تعمیر کرنے کے لئے بہت محنت سے وقار عمل کیا ہے جو کہ بہت حیران کُن ہے۔ یہ عمارت ارد گرد کے ماحول کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے اور اُس مذہبی امتزاج کو اجاگر کرتی ہے جو اس نارویجین معاشرہ میں پایا جاتا ہے۔

مَیں اپنی طرف سے پُرخلوص سلام تمام احمدی مسلمانوں کو دیتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ یہ عمارت آپ لوگوں کے لئے خوشی اور افادیت کا باعث ہوگی۔ محبت بھرے سلام کے ساتھ۔

دستخط

Jens Stoltenberg

Prime Minister Norway

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بر موقع افتتاح مسجد بیت النصر ناروے

وزیر دفاع کے ایڈریس کے بعد سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

مسرور ہال کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرما رہے ہیں

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

سب سے پہلے میں آپ سب کا جو یہاں بیت النصر مسجد کے افتتاح کے پُرمسرت موقع پر تشریف لائے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ساتھ یہاں پر پہلی مسجد تعمیر کی ہے جو کہ ناروے میں احمدیہ مسلم جماعت کیلئے انتہائی خوشی کا باعث ہے۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں پہلے مختصراً 'مسجد' کے لفظی معنی بیان کرتا ہوں۔ لفظ 'مسجد' کا مطلب 'اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ' ہے۔ اسلئے اس مسجد کا افتتاح کوئی مادی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے بلکہ یہ ایک خالصتاً روحانی اور مذہبی تقریب ہے۔

پس ہم سب یہاں احمدیہ مسلم جماعت ناروے کی مسجد کے افتتاح کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ آپ احمدی مسلمان نہیں ہیں، آپ اس موقع پر تشریف لائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ وسیع ذہن کے مالک اور روشن خیال ہیں۔ اور

آپ سب انسانی اقدار کو بلند کرنے کی خواہش رکھتے ہیں نیز ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔ اور اس مقصد کے حصول کی خاطر آپ مذہبی اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے بطور ایک کمیونٹی کے آپس میں غم اور خوشی بانٹتے ہیں۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے کہ محبت اور امن معاشرے کے اندر ہی سے پھوٹتے ہیں۔

اس لئے میں آپ سب کا اس موقع پر شرکت کے لئے تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ دلی شکر گزاری محض رسمی نہیں ہے بلکہ آپ سب کا شکریہ ادا کرنا میرے دینی فرائض میں شامل ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو سکھایا ہے کہ دوسرے کا شکر ادا کرنا بھی ایک نیکی ہے اور بہت ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی خوبصورت انداز سے یہ بات سکھائی کہ اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو وہ درحقیقت خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔ تو احمدی مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کے ناطہ سے اُس خدا، جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور جس کی عبادت کیلئے اپنی جماعت کے لوگوں کو مسلسل کہتا ہوں، کی طرف سے انعامات اور افضال سے محرومی کو کس طرح برداشت کر سکتا ہوں۔ لہٰذا آپ سب کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم جو کہ تمام اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر اس کا شکر ادا کیا جائے تو وہ اس کے بدلہ میں مزید انعامات و افضال نازل فرماتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے ایک بار پھر کہتا ہوں کہ میرا شکریہ ادا کرنا محض رسماً یا عادتاً نہیں ہے بلکہ میں دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس فعل سے خوش ہو گا کہ میں نے اس کے نیک اور مخلص بندوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور یقیناً خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے جب اس کی مخلوق ایک دوسرے کیلئے محبت کا اظہار کرتی ہے۔

ناروے میں رہنے والے احمدیوں میں سے اکثر کا تعلق ایشیا سے ہے۔ اس لئے میں آپ سب سے بہت خوش ہوں کہ آپ سب احمدی اور غیر احمدی مختلف جگہوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اس جگہ پر بحیثیت ایک قوم کے جمع ہیں۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ رنگ نسل اور قوم کے فرق کے باوجود بھی آپ سب مسائل کو حل کرنے کیلئے یکجا ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور آپ سب جو متعدد احمدی افراد کے ساتھ تعلق کی بنا پر آج یہاں بطور مہمان موجود ہیں، احمدی مسلمانوں کے پیار کا جواب پیار سے دیا ہے۔

اب مَیں اصل موضوع کی طرف واپس آتا ہوں کہ فی الحقیقت مسجد کیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ مسجد کا مطلب عبادت کی جگہ ہے۔ میں اس کے متعلق مزید کچھ کہوں گا۔ یہ ایک بدقسمتی ہے کہ جب غیر مسلم مسجد کا لفظ سنتے ہیں تو ان کے ذہن میں عجیب و غریب اور خوفناک منظر اُبھرتا ہے اور وہ بری طرح خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے تو خوف و ہراس ان کا فوری ردِ عمل ہوتا ہے کہ خدانخواستہ یہ مسجد دہشت گردی اور شدت پسندی کا ذریعہ نہ بن جائے۔ یہاں ضروری ہے کہ میں اس بات کی وضاحت کروں کہ ایک سچے مسلمان کے نزدیک مسجد سے کیا مراد ہے۔ آپ کو

سمجھانے کی غرض سے میں لفظ 'مسجد' کے معانی بیان کرتا ہوں۔ اگر آپ لغت دیکھیں تو 'مسجد' کے لفظ کو 'عبادت کا گھر' کہا گیا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے آپ کو بتایا کہ mosque کیلئے عربی میں 'مسجد' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جو کہ سَجَدَ سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے کہ 'وہ جھکا'۔ چنانچہ جب مسجد کے لفظی مطلب پر غور کیا جائے تو یہ ہمیں دعا اور عبادت کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ اس پر طبعی طور پر سوال اُٹھتا ہے کہ یہ عبادات کیسے بجالائی جاتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان دعا کیلئے جھکے تو چاہئے کہ اس کا سارا بدن عاجزی سے پُر ہو اور وہ اپنے آپ کو ناچیز گردانے۔ تو ایسی عاجزی کے ساتھ اُسے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے خدا کے سامنے جھکنا چاہئے اور اسی اطاعت کی حالت میں اسے خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ مجھے مکمل طور پر اپنے احکام کی پیروی کی توفیق عطا کرے۔ تو یہ ہے مسجد کی حقیقت۔ یہ ایک المیہ ہے کہ اسلام کے بہت سے دشمن ہیں جو غلط تعلیمات، یعنی نعوذُ باللہ قرآنِ کریم خون بہانے اور دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے، کے ذریعہ اسلام کا اصل چہرہ بگاڑ رہے ہیں۔ اس وجہ سے انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض اسلامی گروہ اپنی غلط اور نفرت آمیز حرکات کی وجہ سے دشمنانِ اسلام کو اپنے دین کو بدنام کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور یہ بات میں نے اپنی بہت سی تقاریر میں دنیا کو بتلائی ہے۔ یہ واضح رہے کہ یہ نام نہاد مسلمان اسلام کی محبت کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خود غرضی اور ذاتی مفادات کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں ان لوگوں سے جو کہ اسلام کی حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دہشت گردوں کی نفرت آمیز حرکات یا اسلام کو بدنام کرنے کے دیگر ذرائع کی طرف توجہ نہ دیں کیونکہ مذہب کو انصاف کے ساتھ اور شفاف طریقہ سے پرکھنے کیلئے یہ درست طریق نہیں اور مَیں ان لوگوں سے جو کہ اسلام کے بارے میں جاننے کی پیاس رکھتے ہیں کہوں گا کہ اسلامی تعلیمات کو جاننے کیلئے سب سے عمدہ ذریعہ قرآنِ کریم ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔

جہاد کے نظریہ کو دیکھیں تو یہ وہ چیز ہے جو کہ غیر مسلموں کو تنگ کرتی ہے۔ جبکہ جہاد کے نظریہ کو جب قرآنِ کریم کی رُو سے دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی شاذ مواقع ہیں جہاں قرآن کریم نے جنگ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور یہ اجازت بھی انتہائی سخت شرائط اور مخصوص حالات میں دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ جب اس بات کا انصاف کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو دوسرے مقدس صحیفوں مثلاً بائبل وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بھی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بہر حال اس موقع پر مَیں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اس کے متعلق دوسری مذہبی کتب کیا کہتی ہیں۔ بلکہ صرف اتنا کہوں گا کہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات پیش کرتی ہے۔ بانیِ جماعت حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مذہبی جنگوں اور جہاد کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور انہوں نے بتلایا ہے کہ آج کل کے حالات مذہبی جنگیں لڑنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ مذہبی جنگیں لڑنے کا دَور اب ختم ہو چکا ہے۔

آپ کو سمجھانے کی غرض سے مَیں مختصراً ان حالات کا بھی ذکر کروں گا جن میں قرآنِ کریم نے اسلام کی ابتدا میں مذہبی جنگ لڑنے کی اجازت دی۔ لیکن اس کو بیان کرنے سے پہلے میں ناروے میں 22 جولائی کو ہونے والے خوفناک سانحہ کے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا۔ مَیں اس غمناک سانحہ پر دل کی گہرائی کے ساتھ افسوس کرتا ہوں جس میں بہت سے معصوم لوگوں کی جانیں ضائع ہو گئیں۔ یہ دن نارویجین قوم کیلئے گہرے دکھ اور غم کا دن ہے۔ ہماری جماعت میں بھی ہر ایک نارویجین احمدی مسلمان جس کا تعلق خواہ کسی بھی ملک سے ہو اس خوفناک سانحہ پر اپنے دل میں دکھ اور درد محسوس کرتا ہے۔ اپنے ملک اور انسانیت سے محبت کرنا ایک سچے مسلمان کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ، 'اپنی قوم کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کا بنیادی جزو ہے'۔ لہٰذا جب کوئی کسی بھی ملک میں رہتا ہے اور اس ملک کا شہری ہے اور اُس ملک سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس ملک سے محبت کرے۔ اگر وہ اس ملک سے محبت اور وفا نہیں کرتا تو اس کی عبادت اطاعت سے خالی ہو گی اور ایسے شخص کا مسجد میں آنا ایک بے سود فعل ہو گا۔

قرآنِ کریم کا ایک واضح حکم ہے کہ اگر کوئی کسی کو بغیر وجہ کے قتل کرتا ہے تو گویا وہ پوری انسانیت کا قتل کرتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اگر کوئی کسی کو زندگی دیتا ہے تو اس کا یہ فعل اتنا خوبصورت ہے کہ گویا وہ پوری کائنات کو زندگی دیتا ہے۔ یہ حکم انسانی اقدار کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے چند ہفتے پہلے ہونے والے اندوہناک انسانیت سوز سانحہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ واضح ہو کہ صرف ناروے میں رہنے والے احمدیوں کو دکھ نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا کے تمام احمدی مسلمانوں کو اس نقصان پر افسوس ہوا ہے اور وہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ سانحہ کسی مسلمان کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اس لئے اگر کوئی دہشت گرد اپنا تعلق کسی خاص مذہب سے بتائے تو یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی بھی مذہب ظلم کی اجازت نہیں دیتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ میں نے پہلے بھی نارویجین گورنمنٹ کو تعزیتی پیغام بھجوایا تھا جس کا معزز مہمانوں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی طرف سے اور دنیا کے ہر احمدی مسلمان کی طرف سے ان متاثرہ خاندانوں، نارویجین گورنمنٹ اور پوری نارویجین قوم سے افسوس کرتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ ناروے میں موجود تمام احمدی شدت پسندی اور دہشت گردی سے لڑنے کے لئے آپ کی حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شانہ بشانہ ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے تمام احمدی ساری دنیا میں کر رہے ہیں۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں اور اس کی مذمت کرتے ہیں خواہ یہ دہشت گردی سیاست کے نام پر ہو یا مذہب کے نام پر۔

اب مَیں واپس ان حالات کی طرف آتا ہوں جن میں ابتدائی مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ قرآنِ کریم

ایک کھلی کتاب ہے اور دیکھنے والوں کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام پہلو بھی واضح طور پر عیاں ہیں۔ اسلامی تعلیم یا اسلامی تاریخ کا کوئی حصہ بھی مخفی نہیں ہے۔ کوئی بھی تاریخ دان یا محقق جو غیر جانبداری سے اسلام کا مطالعہ کرے گا اُسے جلد احساس ہو جائے گا کہ اسلام کی وہ تصویر جو آج کل میڈیا میں بطور ایک شدت پسند مذہب کے پیش کی جارہی ہے وہ غلط ہے اور ناانصافی ہے۔ حقیقت میں بہت سے غیر مسلم سکالرز اور ماہرین نے اسلام کے حق میں لکھا ہے اور اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ ان سکالرز کا تعلق مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت اور ہندومت وغیرہ سے ہے۔ سر ولیم میور انیسویں صدی کے ایک مشہور مستشرق ہیں۔ انہوں نے بھی اسلام پر کئی اعتراضات کئے ہیں۔ لیکن اپنی تحقیق اور مطالعہ کی بنا پر وہ اسلام سے مثبت رنگ میں بھی متاثر ہوئے۔ بالخصوص جنگی قیدیوں اور غلاموں کے ساتھ نرم رویہ کی تعریف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ کیرن آرم سٹرانگ نے بھی اسلام کے متعلق اور بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ ایک اور برطانیہ کے مشہور سکالر پروفیسر رچرڈ بونے جو کہ اسلام کے بارے میں گہرا علم رکھتے ہیں اور چرچ آف انگلینڈ کی جانب سے ان کو ریورنڈ (REVEREND) کا خطاب بھی ملا ہے اور مختلف سوسائٹیوں کے ممبر بھی ہیں انہوں نے اسلام کے متعلق اور بالخصوص 'جہاد' کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ کافی تحقیق اور غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شدت پسندوں کی طرف سے کی جانے والی 'جہاد' کی تعریف اسلام کو بالکل غلط انداز میں پیش کرتی ہے۔ اور اپنے اس نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ کو بطور ثبوت کے پیش کیا ہے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی عقلِ سلیم رکھنے والا اور انصاف پسند شخص یہ نہیں سوچ سکتا کہ اسلام دہشت گردی اور شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔

لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ کن حالات میں اسلام نے مذہبی جنگیں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ اس سوال کا جواب سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کریں جب کہ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو ہر قسم کے ظلم اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس طرح کے سخت حالات کے باوجود بھی مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پورے صبر کا نمونہ دکھایا۔ بہت سے مواقع پر مسلمانوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا وہ انتقام لے سکتے ہیں یا اپنا دفاع کر سکتے ہیں؟ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہتے کہ ہم بھی مکہ کے شہری ہیں اور ہمارا تعلق بھی ان ہی قبائل سے ہے جن سے ان ظالموں کا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے کہ اہلِ مکہ کو پتہ ہے کہ ہمارا تعلق انہی قبائل سے ہونے کی وجہ سے ہم جنگ اور لڑائی کرنا جانتے ہیں۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سوالات کے جواب طلب کرتے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی جواب ہوتا کہ ہمیں صبر سے کام لینا ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ ایسا صبر کا نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دکھایا پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتا۔

میرے خیال کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ نے آئندہ زمانہ کیلئے سنہری اصولوں کی بنیاد ڈالی جو یہ تھے کہ قطع نظر اس کے کہ آپ پر کون حاکم ہے آپ کو کسی قسم کی بغاوت کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ جس سے ملک کا امن خراب ہو۔ دنیا کے آج کل کے حالات میں جب کہ اندرونی بغاوتیں جگہ جگہ اُبھر رہی ہیں یہ اصول یاد رکھنے کے لائق ہے۔ پس مسلمانوں نے اس وقت ظلم کو برداشت کیا اور بہتوں نے اس راہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور صبر کا عظیم نمونہ پیش کیا۔ اور یہ نمونہ چند لوگوں تک محدود نہ تھا بلکہ یہ نمونہ تمام مسلمان مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں نے ظاہر کیا۔ کئی سالوں کے مظالم سہنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور مدینہ میں مسلمانوں کی اتنی تعداد ہو گئی کہ وہاں پر مقیم مسلمانوں اور یہود کے مابین ایک معاہدہ طے پایا۔ اور اس معاہدہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکومت کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ مدینہ کے حالات کی وجہ سے یہاں پر مسلمانوں نے نسبتاً امن و آشتی کے ساتھ زندگی گزارنا اور اسلام کی تبلیغ کرنا شروع کی۔ اس وجہ سے اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا۔ جب مسلمانوں کی کامیابی اور ان کی پُر امن زندگی گزارنے کی خبریں کفارِ مکہ تک پہنچیں تو انہوں نے مدینہ کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ وہ موقع تھا کہ جب خدا تعالیٰ نے بالآخر مسلمانوں کو پہلی بار اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی۔ اس اجازت کے متعلق قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ:

”جنگ کرنے کی اجازت ان لوگوں کو دی گئی جن پر ظلم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ اور ان لوگوں کو جن کو ناحق گھروں سے نکالا گیا صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔“ (سورۃ الحج، آیات نمبر 40-41)

یہ آیات جو میں نے پڑھی ہیں، اگر ان کے مطالب کا عملی طور پر احاطہ کریں تو وہ حالات جن سے مسلمان گزرے ہیں واضح ہو جاتے ہیں۔ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا کرنے میں تمام حدیں عبور کر ڈالیں تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب یہ وقت ہے جب ان کے ظلم کو روکا جائے۔ اور ایسا نہ کرنے سے نہ صرف اسلام کو خطرہ تھا بلکہ اس سے کوئی بھی راہب خانہ، کلیسا اور گرجا محفوظ نہ رہتا۔ جب ہم اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنگ کی اجازت نہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے دی گئی تھی بلکہ یہ تمام مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کی حفاظت کا ذریعہ بھی تھی۔ اس لئے جب ہم مسجد کا نام لیتے ہیں تو اس کے ساتھ ہر عبادتگاہ کا تقدس اور احترام ذہن میں آتا ہے خواہ ان عبادتگاہوں کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

ایک اور اعتراض جو اسلام پر ناحق کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس چونکہ طاقت آگئی تھی اس لئے انہوں نے خود

سے جنگوں کا آغاز کیا۔ حالانکہ یہ بات ہر گز درست نہیں اور اس وقت کے حقائق کے برعکس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کفارِ مکہ نے مدینہ پر حملہ کیا۔ لہٰذا کسی بھی صورت مسلمان پہل کرنے والے نہ تھے۔ جہاں تک ظاہری طاقت کا سوال ہے تو مکہ کی فوج ہمیشہ جتھہ اور سامانِ حرب کے اعتبار سے بہتر رہی ہے۔

وزیرِ دفاع جو یہاں تشریف فرما ہیں ان کو ان چیزوں کا بخوبی علم ہو گا۔ کفار کے پاس موجود وسیع ہتھیاروں کے ذخیرہ کے مقابل پر مسلمانوں کے پاس صرف تین تلواریں اور چند گھوڑے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ پر تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے دفاعی جنگ کے حالات پیدا ہونے پر کس قدر سخت اصول اپنائے۔ مثلاً سختی کے ساتھ یہ ہدایت تھی کہ کسی عبادتگاہ، پادری یا مذہبی رہنما، عورت، بچے اور بوڑھے کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ ان کو سختی کے ساتھ حکم تھا کہ وہ شخص جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہا اس کو نقصان نہیں پہنچانا اور نہ ہی کسی کو زبردستی اسلام قبول کروانا ہے۔ مزید برآں انہوں نے نہ صرف عمارتوں اور لوگوں کی حفاظت کی بلکہ ماحول کی بھی حفاظت کی جیسا کہ ان کو حکم تھا کہ کسی درخت کو کاٹا یا نقصان نہ پہنچایا جائے خواہ وہ پھلدار ہو یا عام درخت۔

اس اعتراض کے جواب میں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے ایک عیسائی تاریخ دان نے لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کو زبردستی ظلم کا نشانہ بناتے ہوئے اسلام میں داخل کیا گیا ہے تو پہلا موقع ملتے ہی وہ اپنا مذہب چھوڑ دیتے اور کسی قسم کی وفا کا نمونہ نہ دکھاتے۔ جبکہ اس کے برعکس ابتدائی مسلمان ایمان کی خاطر ہمیشہ ہر چیز قربان کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔ اس لئے اسلام میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقی انقلاب تھا جو لوگوں کے دلوں میں برپا ہوا۔ اب وقت کی کمی کے باعث مَیں اس کو تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا لیکن مجھے یقین ہے کہ ان آیاتِ قرآنیہ سے جن کا میں نے حوالہ دیا ہے واضح ہو گیا ہو گا کہ اسلام ہر مذہب کی عبادتگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان جب مسجد میں خدا کی عبادت کیلئے داخل ہوتا ہے تو کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا یا اس پر ظلم کرنا اس کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ ایک انسان کو بغیر کسی جائز وجہ کے قتل کرنا تمام انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ اسلام کسی بھی طور قتل وغارت کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی طرح، کسی ایک فرد سے ناانصافی اور ظلم کا برتاؤ کرنا پوری انسانیت سے ناانصافی اور ظلم کے برتاؤ کرنے جیسا ہے۔ اسلام کسی طرح بھی ظلم اور انتقام کی اجازت نہیں دیتا، حتیٰ کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں جو آپ پر ظلم کر چکے ہوں۔ درحقیقت قرآنِ کریم ہمیں اپنے دشمنوں سے بھی انصاف اور حسنِ سلوک کا سبق دیتا ہے۔ اس ضمن میں قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف

کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔"

(سورۃ مائدہ آیت 9)

اِس حسین تعلیم کے ہوتے ہوئے کوئی کیسے الزام لگا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی اور دہشتگردی کی تعلیم دیتی ہے۔ ابھی تک یورپ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو فکر مند ہیں کہ اگر مسلمانوں کو اپنے مراکز اور مساجد بنانے کی اجازت دی گئی تو مغرب میں بھی مشرقی دنیا کی طرح بدامنی اور بے چینی پھیل جائے گی۔ لوگ تو اس قسم کے خدشات رکھتے ہیں جبکہ اسلامی تعلیم محبت اور لگاؤ کا پرچار کرتی ہے۔ اس تعلیم کا آپ سب نے اس آیتِ کریمہ میں مشاہدہ کیا ہے جس کا میں نے حوالہ دیا ہے، جہاں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ انصاف پر قائم رہیں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی، اور خدا سے ڈریں اور صرف اُسی کی عبادت کریں۔ یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان صرف اللہ کی عبادت کریں، تو یہ فطرتی عمل ہے کہ جو اللہ سے محبت کرے گا وہ اللہ کی مخلوق سے بھی محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تمام انسانوں کے لئے بے انتہا محبت تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شدید خواہش اور تمنا تھی کہ ہر ایک فرد اپنے خالق کو پہچان لے، اسی کی عبادت کرے اور اسی سے پیار کا تعلق قائم کرے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو رہے، اور اس خواہش کے باعث ہمیشہ غمزدہ رہتے کہ کاش تمام انسانیت اپنے خالق کو پہچان لے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی تکلیف دہ کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔" (سورۃ شعراء آیت 4)

اس آیت کریمہ سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماحول میں لوگوں کو خدا کے مختلف شریک بناتے ہوئے اور بتوں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھتے تو کس قدر تکلیف محسوس کرتے۔ یہ خیال کہ لوگ بالکل ہی خدا کی طرف مائل نہیں ہوتے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غمزدہ کر دیتا۔ اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کامل یقین تھا کہ جب بھی کوئی شخص خدا سے دور ہوتا ہے تو وہ خدا کی سزا کا بھی حقدار ٹھہرتا ہے۔ اس وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مصفّٰی دل اس بات کا متمنی تھا کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ کو پہچانے اور اس پر کامل ایمان لائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ و جدل کے ذریعے لوگوں کو اسلام کی طرف نہیں پھیرا بلکہ یہ تبدیلی اپنی دعاؤں کے ذریعے پیدا کی۔ اور آج احمدیہ جماعت بعینہٖ اسی طریق پر عمل پیرا ہے اور یہ طریق ہماری جماعت کو اس دور میں سب سے ممتاز کرتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ جو نکات میں نے مختصراً بیان کئے ہیں وہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ حقیقی مسلمان جو صرف اللہ کی

عبادت کرتے ہیں اور مسجد صرف اور صرف عبادت کی غرض سے تعمیر کرتے ہیں وہ ہر گز کسی دوسرے مذہب سے معمولی سی نفرت کا بھی سوچ نہیں سکتے۔ ہم جو احمدیہ جماعت ہیں، انسانیت سے ہمدردی اور محبت کے باعث، یقینی طور پر مجبور ہیں کہ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ خدا کی طرف آئیں۔ اور اس عمل کی بہترین مثال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی دعا کرتے تھے کہ کل بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچان لے اور اُسی سے رہنمائی چاہے اور اُسی کی عبادت کرے۔

مزید ایک نقطہ جو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بد قسمتی سے ایسی چند مساجد بھی ہیں جنہوں نے اپنا اصل مقصد پورا نہیں کیا اور بجائے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے یہ عمارتیں بدامنی اور ظلم کو پھیلانے کے لئے استعمال ہوتی رہی ہیں۔ ایسی مساجد کے بارے میں قرآنِ کریم بیان کرتا ہے کہ یہ ایسے لوگوں نے تعمیر کی ہیں جن کے دل خدا کے خوف سے عاری ہیں۔ قرآنِ کریم حقیقی مسلمانوں کو ایسی مساجد میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ بد قسمتی سے ایسی مساجد آج بھی موجود ہیں۔ چنانچہ اس قرآنی حکم کے تحت اور معاشرتی قوانین کے مطابق، حکومت کو اختیار ہے کہ ایسی مساجد بند کروادے۔ تاہم یہ قدم صرف اس وقت لیا جانا چاہئے جب مکمل اور منصفانہ تحقیق ہو چکی ہو جو یہ ثابت کرتی ہو کہ فلاں مسجد کو خدا کی عبادت کی بجائے ملک کے خلاف اور اس کے باسیوں کے خلاف کسی منصوبہ بندی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہمیں دوسرے انتہا پر بھی نہیں جانا چاہئے کہ ہر مسجد اور ہر مسلمان کے بارے میں چند افواہوں کی بنا پر منفی تاثر قائم کر لیا جائے۔ یقینی طور پر تمام مسلمانوں کو اس منفی رو میں یکجا کر دینا کلیۃً بے انصافی ہے۔ اس لئے میری ناروے کے لوگوں سے یہی گزارش ہے کہ وہ ہماری احمدیہ مسجد سے خوفزدہ نہ ہوں اور کسی قسم کا منفی تاثر نہ قائم کریں۔ یہ مسجد صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں سے آپ لوگ ہمیشہ امن، محبت اور مفاہمت کا پیغام سنیں گے۔ اس مسجد سے رواداری، پیار اور انصاف کا علم بلند ہو گا۔ باقی اس بات کی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس مسجد میں داخل ہو گا وہ انسانیت کی سچی اور گہری محبت رکھتا ہو گا اور اس ملک و قوم کے قوانین کی بھی پابندی کرنے والا ہو گا۔ اس بات کی بھی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس مسجد میں داخل ہو گا وہ 'نفرت' سے ہی شدید نفرت کرنے والا ہو گا۔ اور اس بات کی بھی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس مسجد میں داخل ہو گا وہ ہر ظلم، خواہ کہیں بھی کیا جائے، اُس کے خلاف آواز اٹھانے میں صفِ اول میں ہو گا، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ ہر قربانی کیلئے تیار ہو گا۔

اس دور میں بانی جماعت احمدیہ نے جنہیں ہم موعود مسیح (علیہ السلام) مانتے ہیں ہمیں اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم سے روشناس کروایا ہے۔ اسلام کی یہی سچی نمائندگی ہے جس کے باعث تمام احمدی مسلمان بانی احمدیت کے ہاتھ پر متحد ہوئے ہیں۔

یہ تمام امور سامنے رکھتے ہوئے ہمارے پاس صرف دو اہم مقاصد ہی رہ جاتے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں اور دوسرا یہ کہ ہم اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ یہ ہے اسلام کی لازوال اور پیاری تعلیم اور اگر دنیا اس کو سمجھ لے اور

تسلیم کرلے تو تمام معاشرے محبت اور پیار کا گہوارہ بن جائیں گے اور ہم بربریت اور جنگ کی بجائے امن اور ہم آہنگی دیکھیں گے۔ ہمیں دوسروں کی دولت کو حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے اور اسی طرح ہمیں دوسروں کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں۔ اس کی بجائے ہمیں انسانی قدروں کی اور باہمی محبت کی جستجو کرنی چاہئے اور انہی انسانی قدروں اور باہمی محبت کو قائم کرنا چاہئے۔

اس کے برخلاف آج کل کچھ عالمی طاقتیں نام نہاد امن قائم کرنے کے لئے جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ ایسی گمراہ کن پالیسیز عدمِ انصاف اور خدا پر یقین نہ ہونے کا نتیجہ ہیں۔ میری یہ شدید خواہش اور دعا ہے کہ دنیا اس اہم ترین نقطہ کو، جس پر دنیا کی بقا منحصر ہے، سمجھ جائے کہ بنی نوع انسان کو لازماً خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اگر خدانخواستہ دنیا یہ تعلق قائم کرنے میں ناکام ہو گئی تو یاد رکھیں کہ دنیا اسی طرح ہلاکت کے راستہ پر تیزی سے گامزن رہے گی۔ یہ تباہی پھر کسی مسجد کی وجہ سے نہیں ہو گی بلکہ انصاف کو قائم نہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے اپنے خالق کو نہ پہچاننے کے باعث ہو گی۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری نظر میں آپ سب قابلِ احترام اور معزز مہمان ہیں کہ آپ نے ہماری اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے اپنا قیمتی وقت دیا اور میں معذرت کرتا ہوں کہ میں نے کچھ زیادہ وقت لے لیا اور عشائیہ کے لئے آپ کو کچھ مزید انتظار میں رکھا۔ اب جیسا کہ ہماری روایت ہے ہم ہر تقریب کے آخر پر دعا کرتے ہیں۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ میرے ساتھ دعا میں شریک ہوں گے اور تمام معزز مہمان جس طرح بھی اپنے طریق کے مطابق دعا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

دعا کرلیں!"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس اہم تقریب میں 120 مہمان شامل ہوئے جن میں ناروے کی وزیر دفاع Grete Faremo کے علاوہ گیارہ ممبران پارلیمنٹ، دو میئر، 20 کونسلرز اور کئی اداروں کے سربراہوں کے علاوہ وکلاء، انجینئرز، ڈاکٹرز اور مختلف مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خود ہر مہمان کے پاس پہنچ کر باری باری سب مہمانوں سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

☆وزیر دفاع نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں پہلی دفعہ کسی بھی مسجد میں آئی ہوں۔ مَیں یہاں آکر بہت خوش ہوں اور آج کی اس تقریب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

☆ایک میئر Age Tovan نے بتایا جب آپ نے مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا تھا تو ماحول میں ایک قسم کا منفی ردّ عمل تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ زائل ہو چکا ہے اور اب ہمسائے اور علاقہ کے لوگ احمدیہ جماعت اور مسجد کے بارہ میں بہت مثبت رائے رکھتے ہیں۔

☆ایک سابق وزیر Kiell Engebreben نے کہا کہ لوگوں کو اس ماحول میں مسجد کی نئی عمارت اور اس سے متعلق Activities کو قبول کرنا مشکل تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہے۔ اوسلو کے لوگوں کا اس مسجد کے افتتاح پر ردّ عمل مثبت ہے۔

☆اکثر مہمانوں نے رخصت ہوتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور کہا آج کی تقریب جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں بہت اعلیٰ تقریب تھی اور ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں۔ مسجد کی عظیم الشان تعمیر اور خوبصورتی کا ہر ایک نے ذکر کیا۔

☆ایک ادارے کے نائب سربراہ نے جاتے ہوئے یہ تاثرات دیئے کہ آپ نے بہت عمدہ پروگرام ترتیب دیا ہے۔ حضور انور کا خطاب نہایت مفید تھا۔ آپ سب بہت ملنسار اور کھلے دل کے لوگ ہیں۔

☆ایک نومبائع کرد خاتون بھی اس تقریب میں موجود تھیں جنہوں نے MTA کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا حال دریافت فرمایا۔ حضور انور کو دیکھ کر اُس نے رونا شروع کر دیا جب اُس سے پوچھا کہ تم نے حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے تمہارے تاثرات کیا ہیں۔ اس پر وہ مسلسل روتی رہی اور صرف اتنا کہا کہ مجھ میں بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے، میرا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ صرف اتنا کہہ سکتی ہوں کہ احمدیت پر ہی زندہ رہوں گی اور احمدیت پر ہی مروں گی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہمانوں سے مل رہے تھے تو بہت سے مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

مہمان شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں

استقبالیہ میں نارویجین مہمان

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخباری کوریج

اوسلو کے ایک اخبار Groruddalen نے آج اپنی 30 ستمبر 2011ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے نیچے لکھا کہ: ”احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد Furuset میں مسجد کا افتتاح کریں گے۔“

اخبار نے ”مسجد کا افتتاح آج ہو رہا ہے“ کے عنوان کے تحت لکھا:

”کافی نشیب و فراز کے بعد آخر شمالی یورپ کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج Furuset میں ہو رہا ہے۔ یہ خوبصورت اور شاندار عمارت جو کہ موٹروے E6 پر فوروسیتھ سینٹر اور دیگر عمارات کے درمیان واقع ہے، یہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی احمدیہ مسجد ہے۔“

اخبار نے جماعتی نمائندہ کا بیان درج کرتے ہوئے لکھا کہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مختلف ممالک سے کئی سو لوگوں کی آمد متوقع ہے۔ اس مسجد کی تحریک میں ناروے کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے جن کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے۔ یہ مسجد جو کہ چار ہزار مربع میٹر پر مشتمل ہے اس پر 100 ملین کرونر سے زائد اخراجات ہوئے ہیں۔ اس کے لئے ایک شخص نے اپنا گھر فروخت کر کے رقم دی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اس فرقہ جماعت احمدیہ کی بنیاد 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے رکھی۔ اس جماعت کے عقائد اور بنیادی تعلیمات میں امن، باہمی اتحاد اور خدا کے حضور جھکنا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے بعد جماعت کے نظام کی قیادت خلفاء کے ذریعہ ہو رہی ہے جو باقاعدہ منتخب ہوتے ہیں۔ آج خلیفہ وقت حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ہیں اور اس وقت مسجد بیت النصر Furuset میں موجود ہیں۔ خلیفہ وقت کی یہاں ناروے میں آمد، یہاں کے احمدیوں کے لئے بہت عظیم ہے۔ خلیفہ وقت کی رہائش بیت النصر کے رہائشی حصہ میں ہے۔

مسجد میں دو کانفرنس ہال اور دس دفاتر ہیں۔ ان دفاتر میں کام کرنے والے رضاکارانہ کام کرتے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ مسجد کے باہر پولیس کی پوسٹ قائم کی گئی ہے۔ پولیس افسروں کے پاس اسلحہ موجود ہے۔ مسجد کے احاطے میں داخل ہونے کے لئے مختلف سیکیورٹی سسٹمز سے گزرنا پڑتا ہے۔ سیکیورٹی کے یہ انتظامات ایئرپورٹ کی مانند ہیں۔

Stovner Police کے چیف کا کہنا ہے کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ حفاظتی انتظامات اس لئے ہیں کیونکہ خلیفۃ المسیح یہاں موجود ہیں۔ ان کی انٹرنیشنل سطح پر مخالفت ہے۔ یہی ہماری سیکورٹی کا پس منظر ہے اس لئے ہم نہایت توجہ دے رہے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

یکم اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ساٹھ (60) فیملیوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ناروے کے درج ذیل جماعتوں سے یہ خاندان ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ Drammen، Nasr، Kløfta، Stovner، Nittedal، Kristiansand، Lorenskog، Noor، Lanbertseter، Holmlia، Tøyen اور Tonsberg۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک ڈنمارک، فن لینڈ، سویڈن، امریکہ اور زمبابوے سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم عبدالحئی سرمد، شایان احمد، سعد احمد، افتخار احمد فاخر، فارس احمد، زریاب اعظم، جاذب احمد، ابراہیم، عزیزم آدم، عزیزہ حدیقہ فرحت، ماہ نور احمد، مبین احمد افکاری، سمیہ احمد، مریم رضوان، عائزہ خان، روفیہ صدف، سائرہ سمین خان، سارہ احمد، لبنیٰ انس، نبیحہ چوہدری، کنزہ خان، خواجہ کومل، فاکہہ چوہدری، مائدہ احمد چیمہ، عائشہ احمد، شمائلہ محمود، ریجہ احمد، ملائکہ ثناء چوہدری، علیزہ ثناء، مشعل مجید، صوفیہ خلیل، خافیہ شاہد، سمامہ شاہد۔

ان بچوں میں سے تین کا تعلق سویڈن جماعت سے تھا۔

ان سبھی بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سننے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک بچی عزیزہ شمائلہ محمود بنت طاہر محمود کو دوبارہ بلوایا اور فرمایا کہ تم نے بہت اچھا پڑھا ہے۔ بہت اچھی آواز ہے۔ تھوڑا سا اور سنا دو۔ چنانچہ اس واقفہ نَو بچی نے چند آیات پڑھ کر سنائیں۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ حضور کے ساتھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 12 ہے اور انصار کی تعداد 214 ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ کی رپورٹس میں باقاعدگی نہیں ہے، آپ کو اپنی مجالس کی طرف سے بھی رپورٹس باقاعدہ موصول نہیں ہوتیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔ آپ کو تمام مجالس کی طرف سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ مجالس کو یاد دہانی کروائیں۔ دس مجالس تو آپ کی اوسلو میں ہیں۔ جمعہ پڑھنے عہدیدار آتے ہیں جمعہ پر یاد کرواسکتے ہیں۔ مجالس کے دورے کر کے یاد کرواسکتے

ہیں۔ یاد کروانا تو کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کے جو نائب صدران ہیں وہ مجالس کے دورے کریں اور توجہ دلائیں۔ آپ کی مجلس تو ایک چھوٹی مجلس ہے۔ اچھا کام کر کے ایک مثال بن سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بڑی مجالس یہ کہتی ہیں کہ اگر چھوٹی مجالس کو علم انعامی کے مقابلہ میں شامل کریں گے تو یہ اپنی تعداد کم ہونے کے لحاظ سے سب کچھ کر لیں گے اس لئے ان کا علیحدہ معیار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی مجلس چھوٹی ہے۔ آپ کا معیار تو بہت اونچا ہونا چاہئے۔ آپ ہر چیز صرف رسمی طور پر نہ چھوڑیں۔ انشاء اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کام کریں گے، کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

نائب صدر اول نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی ذمہ داری زعماء سے رابطہ رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجالس کی میٹنگز میں جایا کریں اور ان کو توجہ دلایا کریں کہ اپنی رپورٹس بروقت بھیجا کریں۔

نائب صدر صف دوم نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا لائحہ عمل پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا کام آپ کے سپرد ہیں۔ صرف عہدہ پر راضی نہ ہوں بلکہ کام کیا کریں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں، کتنے ورزش کرتے ہیں، سائیکل چلاتے ہیں، انصار کو اس طرف توجہ دلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے ناروے میں تو بڑے خوبصورت علاقے ہیں انصار سیر کریں اور مضامین لکھیں۔ ان میں مقابلہ ہو اور انعام دیا جائے۔

قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟ قائد تعلیم نئے بنے تھے حضور انور کی خدمت میں صدر صاحب نے رپورٹ پیش کی کہ ماہانہ ایک کتاب کا مطالعہ رکھا ہوا ہے اور ہم نے بھی وہی کتاب رکھی ہے جو جماعت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جماعت کی طرف سے اکتوبر میں "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد"۔ نومبر میں "ایک غلطی کا ازالہ" اور دسمبر میں "پیغام صلح" مقرر کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے یہ جائزہ لیں کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نصاب کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ پھر آپ کی مقامی مجالس عاملہ ہیں ان کا جائزہ لیں کہ ان مجالس کی عاملہ کے سب ممبران مطالعہ کرنے والے ہیں اور مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کر لیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا انصار میں جو مضمون نویسی کا مقابلہ ہے اس کے لئے آپ کو مواد بھی مہیا کرنا پڑے گا۔ کتب بتانی پڑیں

گی۔اس بارہ میں کمال یوسف صاحب سے مدد لیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ایک نومبائع انصار ہیں جن سے رابطہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین سال کا عرصہ اس لئے ہے تاکہ اس میں ایک نومبائع کی اس حد تک تربیت ہو جائے کہ وہ نظام جماعت میں سمویا جائے۔اسے چندوں کا پتہ ہو اور باقی نظام کا پتہ ہو اور اس طرح ہو جائے جس طرح وہ پرانا احمدی ہے۔لیکن اب تو جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے ایک حصہ خود نمازوں میں کمزور ہے، چندوں میں کمزور ہے، شرح کے مطابق ادائیگی نہیں ہے۔آپ نے نومبائع کی تربیت اس طرح کرنی ہے کہ اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ تین سال بعد مَیں نے جماعتی نظام کا مکمل حصہ بن جانا ہے اور Main Stream میں چلے جانا ہے۔

قائد تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اختلافی مسائل تیار کر کے داعیان الی اللہ کو سکھانے کے لئے ایک نصاب بنایا ہے۔

حضورانور نے فرمایا لیف لیٹس، فلائرز تقسیم کرنے کا انصاراللہ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔حضور انور نے فرمایا ناروے کی پانچ ملین آبادی ہے۔جو چھوٹے ممالک ہیں ان میں تو دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچنا چاہئے اور اس میں کم از کم تین فیصد تو آپ انصار کا حصہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو بوڑھوں کے لئے گھر ہیں وہاں جائیں، بوڑھوں کے پاس جائیں ان سے واقفیت بڑھے گی ان میں بھی تقسیم کریں۔

قائد وقف جدید نے اپنے چندہ اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی۔

قائد تجنید نے بتایا کہ ہماری مکمل تجنید 214 ہے۔صف اول کے 126 انصار ہیں اور صف دوم کے 88 ہیں اور بارہ مجالس ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تجنید نے بتایا کہ ہم نے اپنی تجنید اس طرح مکمل کی ہے کہ پہلے قائدین کو بھجوائی تھی۔انہوں نے Update کر کے بھیجی ہے۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدمت خلق کا کیا پروگرام بنایا ہے۔قائد ایثار نے بتایا کہ گزشتہ نو ماہ میں اولڈ پیپلز ہاؤس کے تین چار دورے کئے ہیں۔بوڑھوں کو تحائف دیئے ہیں۔عید پر بھی تحائف دیئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو خدمت کرنے کے مختلف راستے نکالنے چاہئیں۔

زعماء انصار اللہ ناروے حضور کے ساتھ

قائد اشاعت نے بتایا کہ انصار اللہ کا پہلا شمارہ نکالا ہے اب دوسرے شمارہ پر کام ہو رہا ہے۔ رسالہ کا نام ''انصار اللہ'' ہے۔

قائد مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ مجالس سے Data اکٹھا کریں۔ کون کون سے انصار ہیں۔ کتنی کتنی عمریں ہیں۔ اور ان میں سے کتنے کمانے والے ہیں۔ جو اپنی آمد نہیں بتا رہے وہ اتنا لکھ دیں کہ اپنی آمد کے مطابق دے رہے ہیں۔ آپ کا کام اپنا Data اکٹھا کرنا ہے اور جماعت کی مدد کرنا ہے اور اپنا Data جماعت کو مہیا کرنا ہے۔ جماعت کے ڈیٹا پر انحصار کرنا درست نہیں ہے بلکہ آپ اپنا علیحدہ Data بنائیں اور کوائف تیار کریں۔

حضور انور نے چندے کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ چندے کا معاملہ سچائی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اصل چیز فگرز (Figures) نہیں ہے بلکہ روح ہے جس کے ساتھ چندہ دینا ہے۔ اور خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ ٹیکس (Tax) سمجھ کر نہیں دینا۔

قائد تحریک جدید نے اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ چندہ تحریک جدید اکٹھا کرنے میں سیکرٹری تحریک جدید کی مدد کی جاتی ہے۔ ناروے میں ایسا کوئی آدمی نہیں جو نہ کمانے والا ہو۔ جو کام نہیں کرتا ان کو حکومت کی طرف سے کچھ الاؤنس مل جاتا ہے۔

قائد ذہانت و صحت جسمانی نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی کہ اجتماع کے موقع پر کھیلیں ہوتی ہیں۔ اب ہماری مسجد بن گئی ہے اب یہاں بھی ہال میں اِن ڈور (indoor) گیمز ہوں گی۔

قائد تربیت نے ایک جائزہ فارم حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جس میں جائزہ کے لئے ہر ناصر سے بعض سوالات پوچھے گئے تھے۔ اس فارم میں پہلا سوال یہ تھا کہ کیا روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اس سوال کے الفاظ سوچ کر ایسے بنائیں جو بلاوجہ دلوں میں بے چینی پیدا نہ کریں۔

قائد تعلیم القرآن وقف عارضی کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سال میں کم از کم دس فیصد انصار وقف عارضی کریں۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھائیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی توجہ دلائی تھی داڑھی صرف اس لئے نہیں رکھنی کہ عہدیدار ہیں اور جب عہدہ سے فارغ ہوئے تو داڑھی بھی ختم ہو گئی۔ بلکہ احساس ہونا چاہئے اور داڑھی رکھنی ہے تو باقاعدہ رکھیں۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضور کو مسجد کیسی لگی ہے۔ حضور انور نے فرمایا مسجد بہت خوبصورت اور اچھی ہے۔ دنیا کے لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ اصل چیز اس کی آبادی ہے۔ خطبہ کے دوران MTA نے اس مسجد کے بعض نظارے دکھائے تھے۔ لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ ماشاء اللہ خوبصورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا Kristiansand والے کہہ رہے ہیں کہ وہ جگہ لے رہے ہیں۔ وہ بھی مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ بہر حال جماعت ناروے نے مسجد کے لئے بڑی قربانی دی ہے۔

مجلس انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ چھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں اسی میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے معتمد صاحب سے مجالس اور خدام کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری 12 مجالس ہیں اور 306 خدام ہیں اور ہمیں ماہانہ چار پانچ مجالس سے رپورٹس آجاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مجلس کو توجہ دلائیں۔ یاددہانی کروایا کریں۔ سب مجالس کی ماہانہ رپورٹس آنی چاہئیں۔ طریق یہ رکھیں کہ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ آجانی چاہئے۔ مثلاً جو ستمبر 2011ء کی رپورٹ ہے وہ 10 اکتوبر تک آپ کو مل جانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی مجالس اور خدام کی اتنی تھوڑی تعداد ہے کہ آپ تمام مجالس سے سو فیصد رپورٹ حاصل کر سکتے

ہیں۔ جو نہیں بھیجتے ان کو بار بار یاد دہانی کراتے رہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ وہ نائب صدر بھی ہیں۔ انہوں نے بعض سوالات کے جوابات تیار کئے ہیں کہ مَیں احمدی کیوں ہوا۔ چندہ دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خطبات میں، اجتماعات میں جلسوں میں میری ہدایات ہوتی ہیں ان کو نکال کر اپنے لائحہ عمل میں، اپنے پروگراموں میں شامل کیا کریں اور ان پر عمل کروایا کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ اس وقت دو صد کے قریب ایسے خدام ہیں جن کی اچھی تربیت ہے جو تربیت کے اچھے معیار پر ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے حضور کے ساتھ

حضور انور نے فرمایا جو خدام کسی وجہ سے ناراض ہیں یا پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی تربیت کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہوا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء یہاں آ کے رہے ہیں ان کو دو ماہ کی چھٹیاں تھیں ان سے کام لینا چاہئے تھا۔ اب سردیوں کی رخصتوں میں جب وہ یہاں آئیں تو ان سے استفادہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کی جماعت سے ناراضگی کی وجہ سے بھی بعض بچے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو

پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو پیار سے قریب لانے کی کوشش کریں۔

مہتمم خدمت خلق نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام بلڈ (Blood) ڈونیشن دیتے ہیں۔ 14 خدام اس میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدمت خلق کے بھی ایسے پروگرام بنائیں جو لوگوں کے لئے کشش کا موجب ہوں۔ اخبار میں بھی مسجد کے نام سے خبر آجائے گی تو مسجد کی نیک نامی ہوگی۔ اسلام کی نیک نامی ہوگی۔

مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ 2009ء میں چیرٹی واک کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو تو دو سال ہوگئے ہیں۔ ہر سال ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جب یہاں 31 دسمبر کی رات کو نیا سال شروع ہونے پر آتش بازی کی جاتی ہے اور عوام سڑکوں پر ہوتی ہے تو اگلے روز یکم جنوری کو خدام وقار عمل کر کے سڑکوں سے یہ گند صاف کریں تو اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور رابطے اور تعلقات بڑھتے ہیں۔ جرمنی جماعت ہر سال ایسا کرتی ہے جس سے علاقہ کے حکام برملا جماعت کی اس خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی یہ کام کریں۔ آپ کی بھی نیک نامی ہوگی۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ خدام کا رسالہ "المصباح" کے نام سے نکالتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ رسالہ آدھا نارویجین میں اور آدھا اردو زبان میں ہونا چاہئے۔

مہتمم تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت چھ نومبائع خدام زیر تربیت ہیں اور ان کے لئے نصاب بھی بنایا ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت تک نصاب کا فائدہ نہیں جب تک رابطہ نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ مستقل رابطے ہوں۔ صرف بیعتیں کروالینا کافی نہیں ہے۔

مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 306 ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا کام ہے کہ گراس رُوٹ لیول پر جا کر مجالس سے ہر خادم کے کوائف اکٹھے کریں اور اپنی تجنید بھی مکمل کریں اور یہ کوائف جماعتی انتظامیہ کو بھی مہیا کریں۔ نہ یہ کہ آپ یہ کوائف جماعت سے حاصل کریں۔ آپ کا کام جماعت کی مدد کرنا ہے نہ کہ آپ جماعت سے ان کوائف کے حصول میں سارا Data حاصل کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا Data اس طرح تیار ہونا چاہئے کہ آپ کو ہر گھر کا پتہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام اور اطفال اس گھر میں رہ رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے کوائف Update کرتے رہا کریں۔

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ناروے حضور کے ساتھ

مہتمم تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت سیکنڈری سکول میں 90 طلباء زیر تعلیم ہیں اور کالجز اور یونیورسٹیز میں 40 کے قریب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان طلباء کو یونیورسٹی میں سیمینار آرگنائز کرنے چاہئیں۔ پروگرام بنائیں۔ اس طرح تعارف اور جماعت کا پیغام پہنچانے کا راستہ کھلتا ہے۔

محاسب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے بتایا ہے کہ اخراجات کے بل پاس ہو جاتے ہیں اور یہ بل آپ کے سامنے نہیں آتے۔ یہ بل آپ کے سامنے آنے چاہئیں۔ آپ اپنا دستور اساسی پڑھیں۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے تعلیم کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہے۔ کتنے خدام ہیں جو اردو پڑھ لیتے ہیں۔ اس کا علم آپ کو ہونا چاہئے۔ جو اُردو زبان نہیں جانتے ان کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کو مطالعہ کے لئے کتب ان کی زبان میں دیں۔

حضور انور نے فرمایا "Essence of Islam" کی انگریزی میں پانچ جلدیں آچکی ہیں۔ اگر دوسری کتابیں نہیں ہیں تو یہ پڑھانا شروع کریں۔ شرائط بیعت کا انگریزی ترجمہ ہے وہ لے سکتے ہیں۔ اس کے مختلف حصے تقسیم کر کے لئے جاسکتے ہیں۔ اس موقع پر امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ شرائط بیعت کے نارویجین ترجمہ کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔

مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کی تعداد 126 ہے۔ مجلس کا چندہ 150 کرونر سال کا ہے۔ اسی

طرح اجتماع کا چندہ بھی 150 کرونر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ تعلیم و تربیت کا کیا پروگرام ہے۔ مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے دورے کئے جاتے ہیں اور اطفال کی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

مہتمم مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 306 خدام میں سے 104 کمانے والے ہیں اور باقی طلباء ہیں۔ 400 کرونر سالانہ چندہ مجلس ہے اور 200 کرونر چندہ اجتماع ہے۔ ہمارا سالانہ بجٹ 3 لاکھ 24 ہزار کرونر ہے۔ حضور نے فرمایا جو بھی چندہ دینا ہے چندہ ادا کرتے وقت سچائی سے کام لینا چاہئے۔ نہیں دینا تو نہ دو لیکن جھوٹ نہ بولو۔ خدام کو توجہ دلاتے رہا کریں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے۔ محض خدا کی رضا کے حصول کی خاطر ہے۔ قربانی کی روح ہونی چاہئے۔

کارکنان خدمت خلق

مہتمم عمومی نے بتایا کہ ہم خدام کی ڈیوٹیاں لگا رہے ہیں۔ تین سال ہو گئے ہیں خدام مسلسل ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لندن میں 27 سال ہو گئے ہیں خدام ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور تھکے نہیں۔ یہاں نیشنلسٹ سے خطرہ رہتا ہے اور مسلمانوں سے بھی، دنیا کے حالات ایسے ہیں۔ بہر حال مسجد کی نگرانی ہونی چاہئے۔

مہتمم وقار عمل نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد کے لان میں گھاس اور پھول وغیرہ لگانے میں مدد کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ مسجد بہت بڑی ہے، خدام کو مسجد کی صفائی کرنی چاہئے۔ مہتمم تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ملک کی آبادی کے دسویں حصہ تک ایک دفعہ احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہئے۔ ان کو پتہ ہو کہ ہمارا پیغام کیا ہے۔ جماعت کا تعارف

کروائیں۔ محبت و پیار اور امن کا پیغام ہو۔ پھر دوسرا پیغام جائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے آنے کی غرض وغایت کا ذکر ہو۔ اس طرح دس فیصد تک ایک پیغام پہنچ رہا ہو گا اور دوسرے دس فیصد تک دوسرا پیغام جا رہا ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا امریکہ میں ٹائم اسکوائر میں جماعت نے اشتہار دیا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ دیکھتے ہیں۔ جماعت غانا نے اپنی ہائی وے (Highway) پر بڑے بڑے بورڈ لگا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگائی ہے اور آپؑ کی آمد کا ذکر کیا ہے کہ جس مسیح علیہ السلام نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام پوری طرح فعال نہیں ہو گا اس وقت تک تیزی سے کام نہیں کیا جا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: تبلیغ کے دوسرے طریق بھی ہیں۔ جو کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء ہیں وہ سیمینار آرگنائز کر سکتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں کو مختلف عناوین اور مواضیع دیئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح جماعت کا تعارف بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے اور نئے راستے نکلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کو اب لوگ جاننا شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے۔ جماعت کے تعارف کے لئے ظاہری طریقہ، اشتہارات وغیرہ بھی ضروری ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھ کر اشتہارات شائع کئے اور دنیا میں بھیجے اور تقسیم کئے۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں ناروے میں آپ تھوڑے ہیں۔ اپنی تعداد کو اکثریت میں بدلیں۔ تعداد میں جتنا اضافہ کر سکتے ہیں کریں۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو مسلمان بچے یہاں آکر پتھر وغیرہ مارتے رہے ہیں کیا ہم ان سے ملیں اور تعلق رکھ کر ان کو سمجھائیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ان بچوں سے، لڑکوں سے تعلق پیدا کریں۔ شکوک و شبہات دور کریں۔ ان کی مسجد جائیں اور تعلقات بڑھائیں۔ ان سے بات کریں۔ ان میں سے ایک طبقہ سمجھ جائے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو سمجھانے والے ان کے زیر اثر آجائیں۔ خدام کو اپنا علم بڑھانا چاہئے۔ پھر دوستیاں بڑھائیں۔ MTA پر "راہ ھدیٰ" اور دوسرے سوال وجواب کے پروگرام آرہے ہیں ان سے بھی اپنا علم بڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کا پروگرام تھا۔ سب سے پہلے مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے اور مجالس کے قائدین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور مسجد کی بیرونی چار دیواری کے

باہر اُس سڑک اور فٹ پاتھ کے بارہ میں دریافت فرمایا جو جماعت نے تعمیر کی ہے۔

کچھ دیر باہر قیام فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اچانک آمد پر خوشی و مسرّت سے نعرے بلند کئے اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دس منٹ تک یہاں رونق افروز رہے۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا کی موجودگی میں مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے اور خیر مقدمی گیت پیش کئے "یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا" بچیاں مسلسل پڑھتی رہیں۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی حصہ پر جگمگاتی روشنیوں کو دیکھا۔ مسجد پر چراغاں کیا گیا ہے۔ رات کو یہ مسجد بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ بلکہ میلوں دور سے اپنی خوبصورت روشنیوں کے باعث بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بج کر دس منٹ پر 'مسجد بیت النصر' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا میں تشہیر

آج ناروے کے اخبار Groruddalen نے اپنی یکم اکتوبر 2011ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان لگایا: "آخر مسجد کا افتتاح ہو گیا"۔

اخبار نے لکھا کہ اس مسجد کو بنانے میں دس سال سے زیادہ عرصہ لگ گیا ہے۔ مگر اب Romerike میں بسنے والے احمدی احباب خوشی محسوس کر سکتے ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ Furuset کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کا آغاز نوّے کی دہائی میں ہوا تھا۔

اخبار نے لکھا کہ زرتشت منیر احمد خان صاحب، امیر جماعت ناروے نے بتایا کہ یہ جگہ پہلے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی لہذا بہت سے پیسے صرف جگہ کی صفائی پر خرچ ہو گئے۔ یہ بہت سے مسائل میں سے ایک مسئلہ تھا۔ مگر 2005ء میں حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ پانچویں خلیفہ ہیں اور دنیا بھر میں 200 ملین احمدی مسلمانوں کے سربراہ ہیں ناروے تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یہ مسجد مکمل کی جائی۔ اب ہمارے خلیفہ چھ سال کے بعد تشریف لائے ہیں اور محض ناروے کے احمدیوں کی مالی قربانیوں سے یہ مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ اس عظیم عمارت (مسجد) کا خرچہ سو ملین کرونر سے زیادہ ہے اور ایک ملین کرونر سے زیادہ خرچ تو صرف مسجد کے ساتھ سڑک کی تعمیر پر لگ گیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ وزیر دفاع Grete Faremo نے حکومت کی نمائندگی میں مسجد کے افتتاح میں حصہ لیا۔ انہوں نے وزیر اعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ Jens Stoltenberg (وزیر اعظم) کے پیغام میں یہ

بات بھی شامل تھی کہ یہ عمارت زبردست ہے اور ماحول کو اجاگر کر رہی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ Furuset والی مسجد سکینڈے نیویا میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ احمدی مسلمانوں کی Gothenberg اور Copenhagen میں بھی مساجد ہیں مگر "خلیفۃ المسیح" جو لندن میں رہتے ہیں فرماتے ہیں کہ جرمنی میں ہر سال پانچ سے چھ مساجد بنائی جاتی ہیں۔ افتتاح کے موقع پر بہت سے سیاست سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے لوگوں کو دعوت دی گئی اور اس خوبصورت عمارت کا دورہ کروایا گیا۔

ایک موٹا سبز اور نرم قالین مسجد بیت النصر میں بچھا ہوا ہے۔ گائیڈ نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب احمدی مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو ان کا سَر زمین پر لگتا ہے۔ عمارت میں اور بھی بہت سے کمرے اور ہال ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں زیادہ تر عزّت، برداشت اور امن کے بارہ میں بات کی اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ احمدی مسلمان تشدّد، ناانصافی اور ظلم کی مذمت کرتے ہیں اور ہر قسم کی دہشتگردی اور انتہاء پسندی کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اس مسجد سے صرف ایک ہی جھنڈا بلند ہو گا جو کہ برداشت اور امن کا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی مسلمان اسلام کا ایک فرقہ ہے جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور یہ مسلمان فرقہ اسلام کو اپنی اصل اور صاف شکل میں دکھاتا ہے اور اس کی بنیاد اسلام اور روحانیت کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کو بات چیت اور بحث کے لئے دعوت دیتی ہے اور دلائل کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرتی ہے۔ اور مغربی دنیا میں اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ امن، برداشت، محبت اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان سمجھوتے کی تعلیم دیتی ہے۔ 1997-98ء میں فیورست (Furuset) میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس کا کل خرچہ ایک سو چار ملین کرونر ہے اور جماعت احمدیہ ناروے کے ممبران نے یہ خرچہ خود اٹھایا ہے۔

12 / اکتوبر 2011ء بروز اتوار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ناروے کی جماعتوں Lorenskog، حلقہ Nasr، Nittedal، Stovner، Noor، Holmlia، Klofta، Bairoon، Tonsberg، Toyen اور Drammen کے علاوہ ہمسایہ ملک سویڈن سے آنے والی فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ آج صبح مجموعی طور پر 53 فیملیز کے 257 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ناروے میں قیام کے دوران اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے والی یہ فیملیز سبھی وہ خوش نصیب فیملیز ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی بساط اور توفیق سے بڑھ کر مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کیں۔ ان میں وہ خواتین بھی شامل تھیں جنہوں نے اپنے زیور اور رقم کی صورت میں جمع شدہ پونجیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیں۔ وہ بچیاں بھی تھیں جنہوں نے اپنے زیور کے علاوہ اپنے حق مہر بھی دے دیئے۔ وہ چھوٹے بچے اور بچیاں بھی اپنی ماؤں کے ساتھ تھے جنہوں نے اپنے غلّوں میں جمع شدہ رقم اور اپنی عیدیاں مسجد فنڈ میں دے دیں۔ اور وہ مرد بھی تھے جن میں سے کسی نے اپنا گھر دے دیا تو کسی نے اپنی گاڑی دے دی، کسی نے اپنے اکاؤنٹ میں موجود تمام رقم مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دی۔۔ وہ نوجوان بھی تھا جس نے اس وسیع و عریض مسجد میں اعلیٰ معیار کا کارپٹ ڈلوایا اور پھر وہ نوجوان بھی تھا جس نے اس سارے کمپلیکس کے لئے نہایت اعلیٰ کوالٹی کا فرنیچر مہیّا کیا۔ غرض ہر خاندان کا، ہر فیملی کا چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد و عورت ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے دل کھول کر اللہ کی راہ میں دیا تھا۔

ملاقات کے دوران ہر ایک اپنے پیارے آقا کی خوشنودی، پیار، محبت اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانوں سے اپنی جھولیاں بھر رہا تھا۔ ان کے چہرے خوشی سے کھلے ہوئے تھے اور دل تسکین پا رہے تھے۔ اور ہر ایک اطمینان قلب لئے ہوئے یہاں سے رخصت ہو رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا سے ملاقاتوں کے یہ دن اور یہ لمحات بہت ہی مبارک اور بابرکت لمحات ہیں۔ اور یہی لمحات ہماری زندگیوں کا سرمایہ ہیں اور یہی وہ مبارک گھڑیاں ہیں جو ساری زندگی ہمارا ساتھ دیں گی اور ہماری آنے والی نسلیں بھی انہی سے فیض پائیں گی۔ انشاء اللہ۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس (30) خوش نصیب بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم ارسلان ملک، عدیل مسعود، شماز مبشر ساہی، شاہ زیب مبشر ساہی، علی طارق احمد، رواس الدین خان، آکاش محمود، باسم انور، یاسر محمود ملک، زین محمود، صارم قدوس، انس حمید بھٹی، جمشید احمد قدیر، غلام احمد، جاہد جری حفیظ، ناصر حیات قیصرانی، سعد حیات قیصرانی، سارب احمد، سجیل احمد شکیل، مامون احمد چوہدری، توحید احمد سعید، کاشف محمود، صبی احمد، نعمان انور، تنزیل احمد، نایاب احمد، حنان احمد چیمہ، سجیل احمد اسامہ، ایقان احمد ورک اور عزیزم ذیشان نصیر۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بج کر 40منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور کچھ وقت کے لئے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 27 فیملیز کے 123 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ناروے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا اور فیملیز سے ملاقاتوں کے لحاظ سے بھی یہ آخری پروگرام تھا۔ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے میں قیام کے دوران مجموعی طور پر 275 فیملیز کے 1070 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور انہیں اپنے آقا کا قرب نصیب ہوا۔ سبھی نے حضور انور سے بات کی اور ہر ایک نے تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ نو بیاہتا جوڑوں کو "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور کسی خوش نصیب کو رومال کا تبرک ملا۔ ہر ایک اس دَر سے برکتیں اور فیض لے کر ہی واپس لوٹا۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں جماعت ناروے کے لئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کانفرنس روم میں میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہم باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔ سال میں ہماری بارہ رپورٹس جاتی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ لاہور میں مغلپورہ حلقہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کیا ہوا ہے اس لئے پہلے کی ٹریننگ ہے۔ یہاں آٹھ سال سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ رپورٹس پر تبصرے کون بھجواتا ہے؟ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر شعبہ کی سیکرٹری اپنی اپنی رپورٹ پر تبصرے بھجواتی ہے۔ ہر شعبہ، ہر حلقہ اپنی رپورٹ خود بھیجتا ہے۔ ان رپورٹس کو اکٹھا کر کے ان کی مدد سے ایک مرکزی رپورٹ تیار کر کے حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔

سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے پورے سال کے لئے لائحہ عمل تیار کیا ہوا ہے۔ ہماری اس بات پر زیادہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کریم کا تلفظ ٹھیک کروا کر بطور ٹیچر کچھ لجنہ تیار کریں جو پھر آگے دوسروں کو تعلیم دیں۔ اللہ کے فضل سے تین لجنات تیار ہوئی تھیں جو بطور اساتذہ حلقوں میں پڑھا رہی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو اچھا کیا ہے لیکن تعلیم کا یہ بھی تو کام ہے کہ کچھ نصاب مقرر کر کے امتحان بھی لیا جائے۔ سال میں دو امتحان ہونے چاہئیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مجالس میں سہ ماہی امتحان ہوتا ہے اور نیشنل طور پر ہم ایک ہی لیتے ہیں۔ آئندہ سے دو امتحان لیا کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: دو امتحان تو کم از کم لینے چاہئیں۔ نصاب کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی کتاب مقرر کی ہے۔ جو پرانی عورتیں ہیں وہ تو اردو زبان پڑھ لیں گی لیکن جو نئی بچیاں ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ involve کرنے کی ضرورت ہے۔ نارویجین زبان میں جو لٹریچر موجود ہے وہ ان بچیوں کو دیا جائے۔ جو بچیاں یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں ان کو انگلش زبان کی کتب دیں یا پھر ان کو MP3 قسم کی ریکارڈنگ کے ذریعہ مواد دیں۔ جو اُردو تو سمجھ لیتی ہیں اور لکھ نہیں سکتیں وہ MP3 کے ذریعہ سن لیا کریں گی اور تیاری کر لیا کریں گی۔ اور جب پیپر دینا ہو تو اُردو میں، نارویجین میں یا رومن اردو میں لکھ لیا کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نارویجین زبان میں ترجمہ بہت کم تعداد میں ہوا ہے۔ صرف تین یا چار کتب ہیں جن کا ترجمہ ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایسی بچیاں، خواتین جو اردو زبان نہیں جانتیں ان کے لئے شعبہ تعلیم کو محنت کرنی پڑے گی۔ Essence of Islam ہے اس کے انگلش میں پانچ Volume آچکے ہیں۔ اس میں سے مختلف مضامین لے کر دیں۔ ضروری نہیں کہ کتاب دی جائے۔ اللہ تعالیٰ پر، رسول پر، تقویٰ پر، پردہ پر، جہاد پر اور دیگر مختلف مواضیع ہیں جن کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: Essence of Islam، "مرزا غلام احمد قادیانیؑ" جو اُردو زبان میں کتاب ہے اس کا ترجمہ ہے۔ اُردو

والی کتاب میں تو تھوڑے مواضیع ہیں جب کہ Essence of Islam میں تو زیادہ مواد اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو انگلش پڑھ سکتی ہیں وہ انگلش میں پڑھ لیں۔ اگر نہیں تو پھر ان عناوین پر ان کتابوں سے حوالے دیکھ کر اپنا سلیبس بنائیں۔ تھوڑی محنت کرنی پڑے گی لیکن آپ کو جو آج کل ایشوز ہیں ان پر مواد مل جائے گا۔ قرآن کریم، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تعلیمی نصاب بنائیں۔ وہ اگر پڑھیں گی تو تربیت کے کام بھی آجائے گا۔ سیکرٹری تربیت کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔

سیکرٹری تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ کیا ہم بچیوں کے علیحدہ نصاب اور دوسری لجنہ کے لئے علیحدہ نصاب بنا سکتے ہیں یا نصاب ایک ہی رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک ہی رکھیں۔ دوسری لجنہ میں کتنی ہیں جنہوں نے کتابیں پڑھ لی ہوں گی۔ زیادہ سے زیادہ "کشتی نوح" پڑھ لی ہو گی یا "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھ لی ہو گی۔ یا دو چار اور چھوٹی سی کتابیں پڑھ لی ہوں گی۔ اکثر نے تو پڑھا ہی نہیں ہوتا۔ یہ بہتر ہے کہ آپ ایک موضوع، عنوان ایک دفعہ بتا دیں پھر جس کو شوق ہو گا ان حوالوں کو دیکھ کر ان کتابوں میں گہرائی سے مطالعہ کر سکیں گی اس طریقہ سے نصاب بنائیں۔

سیکرٹری صاحبہ تعلیم نے بتایا کہ "اسلامی پردہ کی اہمیت اور ضرورت ماضی اور حال کے آئینہ میں" کے عنوان پر ایک مقالہ نویسی کا مقابلہ رکھا ہے اور یہاں کی جو لوکل ہیں ان کو کہا تھا کہ نارویجین زبان میں لکھ لیں۔ لیکن نارویجین زبان جاننے والیوں میں سے کسی نے لکھا نہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ان کو لکھنا چاہئے تھا۔ اصل پردہ تو انہی کا اُتر رہا ہے۔ زیادہ الفاظ پر نہیں تو تھوڑے الفاظ پر مشتمل مضمون لکھ لیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ نارتھ کی طرف جو فیملی رہتی ہے اور ان کی چار پانچ لجنات ہیں وہاں ابھی مجلس قائم نہیں کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہاں بھی قائم کریں۔

سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا خدمت خلق کا کوئی ریگولر چندہ ہے۔ کوئی ایسا پراجیکٹ ہے جو کسی غریب ملک کے لئے آپ دیں۔ مثلاً لجنہ امریکہ ہے آپ لوگ تو اتنا نہیں کر سکتے لیکن وہ ہر سال 15 یا 20 ہزار ڈالرز دیتے ہیں افریقہ کے غریب بچوں کے لئے عیدی کے طور پر۔

اس پر سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں لجنہ مستقل مدد کر رہی ہے۔ اس دفعہ ہمارے پاس جو خدمت خلق کا فنڈ اکٹھا ہوا تھا وہ ہم نے "مریم شادی فنڈ" میں بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح انڈیا میں قادیان کے لوگوں کے لئے بھیجا جا سکتا ہے۔

صدر لجنہ نے بتایا کہ 100 کلو کے قریب ہم نے کپڑے بھی مریم شادی فنڈ کے لئے بھیجے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایسے کپڑے نہ بھیجیں جو لنڈے کے لگتے ہوں۔ مَیں نے اس بارہ میں خطبہ میں بڑی وضاحت سے کہا ہوا ہے کہ کس قسم کے کپڑے ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب یہاں لجنہ کا دفتر بھی بن گیا ہے اور لجنہ کی لائبریری بھی ہے۔ آپ اپنی اس لائبریری میں لجنہ کی جو کتابیں ہیں وہ منگوا کر رکھیں۔ پاکستان کی لجنہ نے جو شائع کی ہیں، یا انڈیا کی لجنہ نے شائع کی ہیں یا یوکے سے شائع ہو رہی ہیں۔ انگلش میں اردو میں ہیں یہ ساری منگوا کے رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "اوڑھنی والیوں کے لئے پھول" ایک جلد ہے پہلی۔ اس کی اگلی کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بھی شائع ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بھی شائع ہو چکی ہے اور مَیں نے لجنہ کے بارہ میں جو مختلف وقتوں میں کہا ہے اس کی بھی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی آپ کی لائبریری میں ہونی چاہئیں۔

سیکرٹری ناصرات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت 99 ناصرات ہیں۔ پہلے تعداد زیادہ تھی لیکن بہت سی لجنہ میں چلی گئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: نیچے سے بھی تو چھوٹی بچیاں ناصرات میں شامل ہو رہی ہوں گی۔

ناصرات کے پروگرام کے بارہ میں سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ناصرات کی کلاس لگائی جاتی ہے۔ اور بارہ سے پندرہ سال کی بچیوں کے لئے ہر مہینے کے آخری سنڈے کو کلاس لگائی جاتی ہے اور کلاس میں مختلف عناوین رکھے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بارہ سے پندرہ سال کی لڑکیاں بڑی ہوتی ہیں اور ان کے اپنے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ ان کے عناوین، مضامین اس طرح کے ہوں کہ "دینی مسائل کیا ہیں؟"، "ہم احمدی کیوں ہیں"، "احمدی لڑکی کی کیا ذمہ داری ہے"، "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا توقعات کی ہیں؟"، "اللہ کے رسول نے کیا کی ہیں؟"، "قرآن کیا کہتا ہے"، کس طرح کا ایک احمدی مسلمان ہونا چاہئے۔ اور پھر موجودہ زمانہ کے جو موضوعات ہیں کہ "کیوں ہمیں پردہ کی ضرورت ہے"، "پردہ اس ماحول میں ہو سکتا ہے کہ نہیں ہو سکتا" اور ڈسکشن، بات چیت اس طرح ہو کہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ یہ لجنہ کے لئے بھی ضروری ہے اور ناصرات کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اسی طرح مردوں سے میل جول ہے، سلام ہے، مصافحہ کرنے کی یہاں بہت عادت ہے۔ یورپ میں تو ہر جگہ ہی ہے۔ ویسے مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لڑکیاں لاشعوری طور پر جب میری طرف ہاتھ بڑھاتی ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو سلام کرنے کی عادت ہے۔ ایک بچی، لڑکی کو جو حیاء ہے اس کا شروع میں ہی اس کا احساس ہو جانا چاہئے۔ دس سال کی عمر جو ہے مَیں نے واقفات نَو کو بھی کہا ہے کہ اس عمر میں نماز فرض ہوتی ہے۔ اس وقت ساری پابندیاں فرض ہونی چاہئیں۔ جو سارے

فرائض ہیں ان پر عمل ہو جانا چاہئے۔ تو اس سے پہلے پہلے عادت ڈال دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امریکہ میں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ لڑکیاں پردہ نہیں کرتیں۔ توجہ نہیں دیتیں۔ جین پہنتی ہیں اور چھوٹی قمیص ساتھ پہنتی ہیں تو کیا کیا جائے۔ مَیں نے ان کو یہی کہا تھا کہ آپ لوگ بچپن سے، پانچ چھ سال کی عمر سے عادت ڈالنی شروع کریں گے۔ سات سال کی عمر میں اس کو پتہ ہو کہ مَیں نے چھوٹی قمیص نہیں پہننی۔ فراک بھی لمبی پہننی ہے۔ جین کے ساتھ بلاؤز نہیں پہننا۔ سکارف لینے کی عادت کبھی کبھی ڈالنی ہے۔ تو جب دس سال کی ہو گی تو اس میں جھجک نہیں رہے گی اگر آپ اس طرح عادت نہیں ڈالیں گی تو وہ کہے کہ مَیں تو ابھی دس سال کی ہوں، گیارہ سال کی ہوں، بارہ سال کی ہوں۔ اسی طرح سلیولیس (Sleeveless) بازو والی فراکیں جو ہیں وہ پہن لیتی ہیں۔ اور وہ بھی جب حیا نہیں آئے گی تو سب ختم ہو جائے گا۔ پھر پردہ کی عادت کبھی نہیں پڑے گی۔ اس لئے شروع سے ہی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ناصرات کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ تبھی آپ اس ماحول سے اپنی اولاد کو بچا کر رکھ سکتی ہیں۔ ناصرات کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لجنات کا کتنا وعدہ ہے؟ ناروے میں اور سکینڈے نیویا کے اکثر ملکوں میں کمانے والی عورتیں کافی ہوتی ہیں۔ بہ نسبت جرمنی وغیرہ کے۔

سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ امسال کا وعدہ ایک لاکھ 40 ہزار 549 کرونر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا بڑا ٹارگٹ ہے۔

سیکرٹری صنعت و حرفت سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قرآن کریم کی نمائش جس طرح یہاں لگائی ہے بس یہی ہے یا اس کے علاوہ بھی نمائشیں لگاتی ہیں۔ اور عورتوں کو اپنے کام دیتی ہیں کہ کوئی یہ کر کے لائے، کچھ کڑھائی، سلائی وغیرہ کا کام آتا ہے۔ کوئی نیٹنگ وغیرہ اور اس قسم کی چیزیں تا کہ ان خواتین کی کوئی آمد ہو جائے۔ بعض ایسی عورتیں ہیں ان کو کام نہیں ملتا اور گھر بیٹھ کر کام مہیا کئے جا سکتے ہیں تا کہ آپ کی نمائش میں یہ چیزیں آجائیں اور پھر آخر پر یہ چیزیں خرید سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر اس کو مزید وسعت دینی ہے تو گھر سے کوئی بھی چیز تیار کر کے لائیں۔ گھر کا کاٹیج انڈسٹری کی طرح، اس کو آپ مارکیٹ تلاش کر کے مارکیٹنگ کریں۔ اب نئی لڑکیاں ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ کوئی ایم بی اے کر رہی ہے، کوئی فنانس کر رہی ہے، کوئی مارکیٹنگ کر رہی ہے، کوئی سیلز وومین (Sales Women) کا کام کر رہی ہے۔ تو ان کے سپرد کام کیا جا سکتا ہے کہ وہ Explore کریں، نئے راستے نکالیں تا کہ بڑی بوڑھیاں جو گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں ان کی آمد کا کوئی ذریعہ بن جائے۔ اس طرح ان کی آمد بڑھے گی تو آپ کے چندے بھی بڑھ جائیں گے۔

سیکرٹری صنعت و حرفت نے بتایا کہ ممبرات چیزیں بناتی ہیں۔ ہم نے سٹال لگایا تھا جس سے دس ہزار کرونر آمد ہوئی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دس ہزار کرونرز کا مطلب ہے ایک ہزار پاؤنڈ۔ اب اس سے بڑا ٹارگٹ رکھیں۔

سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مینا بازار میں ہمیں 87 ہزار کرونر کی آمد ہوئی تھی جو ہم نے مسجد کے لئے دے دی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے۔ اس سے جو آمد ہوتی ہے وہ آپ جو مختلف پراجیکٹس ہیں ان میں بھی دے سکتی ہیں۔ خدمت خلق والوں کو، افریقہ کے لئے، مختلف مدات ہیں۔ یتامیٰ فنڈ کے لئے، بلال فنڈ کے لئے۔

سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری ایک تبلیغی کمیٹی ہے اس کا ایک لائحہ عمل ہے جو ہر مجلس میں بھیجتے ہیں جس پر ہر ماہ رپورٹ آتی ہے اور ہر ماہ ساتھ ساتھ ہدایات دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تبلیغ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: یونیورسٹی میں لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ان کو کہیں کہ یونیورسٹی میں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سیمینار آرگنائز کرنے کی کوشش کرو۔ وہاں تعارف کروایا جائے۔ یا کچھ پڑھی لکھی لڑکیوں کو اکٹھا کر کے تعارف کروایا جائے۔ اب آپ کے پاس ہال وغیرہ بھی موجود ہیں۔ یہاں آ کے سیمینار کے طور پر فنکشن بھی کئے جاسکتے ہیں۔ پڑھی لکھی لڑکیاں ان میں شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک عام تبلیغ ہے۔ لیف لیٹنگ (Leaf Letting) کی جو سکیم ہے اس میں عورتوں کو حصہ لینا چاہئے۔ لیکن مردوں کے ساتھ نہیں۔ یوکے والوں نے اس طرح تقسیم کیا ہے کہ چھوٹے پرائمری سکولوں میں اور گھروں میں عورتوں کی ذمہ داری ڈالی ہے وہ جا کے کرتی ہیں اور اگر بڑی جگہوں پر جانا ہو تو فیملی کی ذمہ داری ہو گی۔ ایک پوری فیملی مرد، عورت اکٹھے ہو کر جائیں۔ غیر رشتہ دار مرد اکٹھے نہ ہوں بلکہ رشتہ دار اکٹھے ہوں۔ یا صرف عورتوں کی ذمہ داری ہو کہ ان کے سپرد صرف پرائمری سکول ہوں، چرچ ہوں یا ایسا حصہ چرچ کا جس میں عورتیں جاتی ہیں یا جب ان کے فنکشن ہو رہے ہوتے ہیں، یا گھروں میں واقفیت پیدا کر کے، یا میل بکس میں ڈالنے کے لئے، تو بہر حال یہ خیال رکھیں کہ عورتوں نے تبلیغ کے لئے اپنا علیحدہ انتظام کرنا ہے مردوں کے ساتھ مل کر نہیں کرنا۔ گو کام وہی کرنا ہے لیکن علیحدہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ یونیورسٹی والوں کا استعمال کریں۔ بڑی بوڑھیوں کو استعمال کریں۔ اولڈ پیپل ہاؤس (Old People House) میں آپ پھول، پھل لے کر جاتی ہیں تو ساتھ لٹریچر بھی لے جائیں۔ کیک پھل وغیرہ دیتی ہیں تو ساتھ لٹریچر بھی رکھ دیا۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم میڈیا میں آرٹیکل لکھ رہے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کو ٹرینڈ کرنے کا کام زیادہ کر رہے ہیں۔ اس سال ہمارے 13 آرٹیکلز شائع ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو نئی لڑکیاں آ رہی ہیں ان کا اپنا علم بھی تو ہونا چاہئے۔ ان کو پہلے علم پورا حاصل کروانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے شعبہ تعلیم کو کہا ہے مختلف عناوین پر جب ان کو مواد مہیا کریں گی تو ان کا علم بڑھے گا، آگے

تبلیغ کے کام بھی آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: جو طالبات کی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن ہے اس کو Active کریں۔

صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ یہاں مخلوط تعلیم اتنی ہے کہ یونیورسٹی میں اگر ہماری بچیاں کوئی پروگرام منعقد کرتی ہیں تو وہاں ہر حالت میں لڑکے بھی آتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لڑکے آتے ہیں تو اگر حجاب کے اندر رہ کر اسلام کے اوپر لیکچر دینا پڑے تو دیں۔ کوئی حرج نہیں۔ لڑکیاں اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ ہی آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ ویسے بھی پڑھ رہی ہیں۔ اگر پردہ میں رہ کر اسلام پر لیکچر دیں تو اپنی حالتوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کھلی چھٹی مل جائے۔ مرکز کی طرف سے کنٹرول ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اونٹ کی طرح سر رکھنے کا موقع دیں تو پورے کا پورا اونٹ داخل ہو جائے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم نے چرچ کے بھی دورے کئے ہیں اور مجلس نے رابطے رکھے ہیں۔ اور ریڈ کراس میں بھی ہم نے کافی کام کیا ہے اور وہ اس طرح کہ ریڈ کراس والے جب اپنا کوئی پروگرام بناتے ہیں تو ہمیں کہتے ہیں کہ آپ عورتوں کے بارہ میں آکر بتائیں۔ ادھر بھی کافی مہمان آتے ہیں تو ان کے پروگرام میں ہماری ایک تقریر ہو جاتی ہے۔

سیکرٹری تجنید نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 490 ہے اور ہم ہر تین ماہ بعد مجالس سے لسٹیں منگواتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی تجنید تیار کرتے ہیں اور ہماری موجودہ تجنید جولائی کی لسٹوں کے مطابق ہے۔

سیکرٹری صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجالس کو دو سرکلرز بھجوائے ہیں۔ ہم ہیلتھ سیمینار بھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ کو سیر کی عادت بھی ڈالیں۔ نیز فرمایا کہ کیا اجتماع پر بھی کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع پر تو نہیں ہوتے لیکن ہمارا سال میں ایک سپورٹس ڈے ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اجتماع پر بھی رکھ لیا کریں۔ آپ ان ڈور تو کر ہی سکتی ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال میں دو دفعہ رسالہ "زینب" نکالتی ہیں۔ 56 صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ آدھا نارویجین میں ہوتا ہے اور آدھا اردو میں۔

حضور انور نے فرمایا نئی لڑکیاں جو یہاں کی پڑھی ہوئی ہیں ان کو شامل کریں۔ آپ کی جو لکھنے والی ٹیم ہے اس میں نئی لڑکیوں کو آگے لے کر آئیں تاکہ ان کی دلچسپی بھی بڑھے۔

سیکرٹری تربیت نومبائع نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت چھ نومبائع خواتین ہیں۔ ان کے ساتھ مہینہ میں ایک

تربیتی میٹنگ ہوتی ہے اور ان کے لئے باقاعدہ ایک نصاب بنا ہوا ہے اور ایک ایک عنوان پر بات ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان نومبائعات کو اس طرح سنبھالیں کہ یہ دور نہ جائیں۔ اصل میں بعض جو آتے ہیں بڑی امیدیں لے کر آتے ہیں۔ جب عہدیدار کو دیکھتے ہیں کہ ان کی امیدوں پر نہیں پوری اتر رہیں تو ان کو ٹھوکر لگتی ہے بعض بڑی بوڑھیوں کو دیکھ کر ٹھوکر لگتی ہے۔ اس لئے ان کو سنبھالنے کے لئے بڑے طریقہ سے ان کے ساتھ ڈیل کرنا ہوگا تاکہ صحیح تربیت ہو سکے اور ان کو بتائیں کہ تم نے نہ کسی عہدیدار کی بیعت کی ہے، نہ کسی بڑے بوڑھے کو مانا ہے اور نہ کسی مرد کو اور نہ کسی عورت کو مانا ہے۔ تم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور ان کو مانا ہے اور تم یہ دیکھو کہ آپؑ کی تعلیم کیا ہے۔ اگر ہمارے میں کمزوریاں ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو ٹھوکر لگاؤ۔ بڑے طریقہ سے ان کو نظام میں سموئیں۔ اس طرح سموئیں کہ تین سال کے بعد وہ مین سٹریم (Main Stream) کا حصہ بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا ان میں سے جو اچھی Active ہیں ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ جہاں وہ رہتی ہیں وہاں ان سے تبلیغی کام لیں۔

اس بات پر کہ نومبائع خواتین میں سے اکثر شادی کر کے احمدی ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو جو مجھے ملی ہیں ان سے مَیں نے پوچھا ہے انہوں نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ شادی کی وجہ سے ہم احمدی نہیں ہوئے ہم پڑھ کے احمدی ہوئے ہیں۔ گو شادی کر کے احمدیت کے قریب آئی ہیں لیکن وجہ صرف شادی نہیں ہے۔ لیکن بہر حال کچھ ایسی بھی ہوں گی جو شادی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ جو چند ہیں ہم ان سے مکمل رابطے میں ہیں اور ان کو ہر پروگرام کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔ وہ چندہ بھی دیتی ہیں لیکن بعض دفعہ وہ پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ ان کے اپنے پروگرام کروائیں اور ان کو Involve کریں۔ ان میں سے کسی ایک کی تقریر لجنہ کے اجتماع، جلسوں، اجلاسوں وغیرہ پر کروایا کریں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ ہم نے اپنا ایک Active رول ادا کرنا ہے۔

صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہ خود تو شاید احمدیت میں خلوص میں بہت آگے بڑھ جاتی ہیں لیکن ان کے گھروں میں جو مرد ہیں ان کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ اسلام کے بنیادی حکم کی بھی پیروی نہیں کر رہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ مسئلہ صرف یہاں نہیں ہے دنیا میں ہر جگہ ہے۔ میرے سے اکثر جو ایسی فیملیاں ملتی ہیں تو مَیں ان کو یہی کہا کرتا ہوں۔ سوال یہی کرتا ہوں کہ پہلے یہ بتاؤ کہ تم تو احمدی ہو گئی ہو تمہارا خاوند صحیح مسلمان ہے

یا نہیں۔ اگر ہے تو کیا وہ پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں پڑھتا اور اس کو دین کا نہیں پتہ تو تم سمجھ کے احمدی ہوئی ہو تو پہلے تم اس کی اصلاح کرو اور اس کو دیکھ کر اپنے دین سے نہ ہٹو بلکہ اس کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرو۔ تو سمجھایا جائے تو سمجھ جاتی ہیں۔

سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ضیافت تو آپ کر ہی رہی ہیں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال کا جو بجٹ ہے وہ اڑھائی لاکھ کرونر مجلس کا چندہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے کمانے والی خواتین کی تعداد، ان کی آمد اور چندے کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا کہ چندہ بڑھانے کے لئے ابھی بہت گنجائش ہے۔ لیکن پچھلے چار پانچ سال سے تو اس لئے بھی صرف نظر کی جاسکتی ہے کیونکہ مسجد میں کافی قربانی کی ہے۔ تو بہر حال یہ جائزہ لے لیا کریں اور بتا دیا کریں کہ چندہ اگر دینا ہے تو خدا کی خاطر دینا ہے۔ یہ ٹیکس نہیں ہے۔ اس لئے غلط بیانی کر کے نہ دو۔ نہیں دینا تو کہہ دو کہ اس سے زیادہ مَیں نے نہیں دینا لیکن یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آمد کچھ لکھوائیں اور چندہ کچھ دیں۔ صدر کو اختیار ہے کہ وہ چندہ کم دینے کی اجازت دے سکتی ہے۔ لیکن سچائی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ پیسے بے شک نہ بڑھیں۔ سچ بولنے کی عادت بہر حال بڑھے۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: تربیت جو ہے سب سے اہم شعبہ ہے جو شعبہ مال کی بھی مدد کرتا ہے۔ شعبہ تعلیم کی بھی مدد کرتا ہے۔ شعبہ تبلیغ کی بھی مدد کرتا ہے۔ اور اسی طرح باقی شعبوں کی بھی تو تربیت کا آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم نے جو لائحہ عمل بنایا ہوا ہے اس کے مطابق ہم ہر ماہ جائزہ لیتے ہیں کہ کتنی ممبرات ہیں جو پانچ وقت نماز ادا کرتی ہیں۔ کونسی باجماعت ادا کرتی ہیں۔ کونسی قرآن کریم باترجمہ پڑھتی ہیں۔ اور جب اس کا جائزہ آتا ہے تو پھر حضور انور کے خطبات اور خطابات میں سے مضامین اور ہدایات اخذ کر کے دی جاتی ہیں جیسے ہیلووین کے بارہ میں حضور کی ہدایات، نوافل کی تحریک، محاسبۂ نفس، دین کو دنیا پر مقدم کرنا، زہد و تقویٰ اختیار کرنا وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو لڑکیاں پندرہ سال سے اوپر ہو گئی ہیں، مَیں نے سنا ہے کہ ان میں یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں کہ بعض مائیں کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں کہ ہم یہاں پر اپنی بیٹیوں کو مسلمان بھی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارہ میں بھی آپ کو معلومات ہونی چاہئیں کہ کون کون ہیں۔ کیوں ان میں ایسے خیالات آرہے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ تعلیم کے لئے ایسے مواد ضرور ہوں کہ "ہم احمدی کیوں ہیں؟" "احمدی اور دوسرے مسلمان میں کیا فرق ہے"۔ "ہمارے ماں باپ نے اگر احمدیت قبول کی تو ہم نے کس طرح اسے اپنے میں

قائم رکھنا ہے؟"۔ اس طرح تربیت پر آپس میں ڈسکشن کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خاص طور پر جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں، یونیورسٹی میں جانے والی لڑکیاں ہیں 18,17,16 سال کی ہیں کچھ آزادی چاہتی ہیں ان کے ساتھ بھی ان مواضیع پر ڈسکشن ہونی چاہئے کہ "لباس ہمارا کیوں اچھا ہونا چاہئے؟"، "کیوں ڈھکا ہوا ہونا چاہئے؟"، "حجاب کیوں ضروری ہے؟"۔ حجاب کے خلاف یورپ میں جو مہم ہے اس میں ایک احمدی لڑکی کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔ پھر قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہے۔ قرآن کریم کے احکامات جو عورتوں کے بارہ میں ہیں ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ کیوں عورتوں کے لئے پردہ کا حکم ہے۔ مردوں کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ مردوں کو تو پہلے ہی "غضّ بصر" کا حکم ہے۔ اسی طرح بعض وراثت پر سوال اٹھتے ہیں کہ مرد کا حصہ زیادہ ہے اور عورت کا کم ہے۔ تو ایسے سوالات آپ کو سوچ سمجھ کر اکٹھے کرنے پڑیں گے۔ پھر ان سوالات پر لڑکیوں کی ڈسکشن کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر رشتوں کے بارہ میں مسائل ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر ناراضگیاں ہوتی ہیں اور بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض تو بڑے حقیقی مسائل ہوتے ہیں جو بعض لڑکوں کی طرف سے اٹھتے ہیں اور بعض معمولی مسائل ہوتے ہیں جو بے صبری کی وجہ سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ تو تربیت کا یہ بھی کام ہے کہ ہمدرد بن کر رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: لڑکیوں میں یہ اعتقاد پیدا ہونا چاہئے کہ ہماری جو عہدیدار ہیں وہ ہماری ہمدرد ہیں۔ اس طرح پھر وہ آپ سے مسائل ڈسکس کر سکیں گی۔ حضور انور نے فرمایا جو پڑھی لکھی لڑکیاں ہیں ان سے مسائل کے بارہ میں سوالنامہ تیار کروائیں۔ والدین کے ساتھ مسائل ہیں تو وہ بتائیں۔ کس حد تک آزادی ہونی چاہئے۔ یا اسی طرح کے اور پہلو ہیں۔ ان پر ایک سوالنامہ بھی پڑھی لکھی لڑکی سے جسے سوشل سائنس میں علم ہو اور سوال تیار کرنے آتے ہوں اس سے لکھوا کر پندرہ بیس سوال تیار کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے اسی طرح کا ایک سروے یوکے میں کروایا تھا۔ نام نہیں لئے تھے۔ صرف معلومات آگئی تھیں اور مجھے مواد مل گیا تھا۔ جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء میں اور جلسہ سالانہ یوکے 2010ء میں اس سروے کی بنیاد پر لجنہ میں تقاریر تیار کی تھیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کس قسم کے سوال ہوں۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے جو مسائل ہیں کس حد تک آزادی چاہئے۔ ایک مسلمان عورت پر، مسلمان لڑکی پر کیوں بعض پابندیاں ہیں۔ رشتوں کے بارہ میں بہت سارے مسائل ہیں۔ غور کریں اور اوپن فورم پر ڈسکشن کریں۔ جب یہاں کی بچیوں کو پتہ ہو گا کہ ان کی بات باہر نہیں نکلے گی۔ نہ ماں باپ کو پتہ لگے گی تو پھر مسائل اور معاملات ڈسکس بھی کر لیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ان کے ایسے مسائل ہیں، سوال ہیں جو آپ سمجھتی ہیں کہ آپ حل نہیں کر سکتیں تو مجھے بھیجیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر بہت ساری بچیاں ایسی ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھ رہیں۔ مسجد سے تعلق نہیں رکھ رہیں۔ ان کے لئے انہی لڑکیوں میں سے جو مضبوط کردار کی ہیں اور علم بھی رکھنے والی ہیں ایک ٹیم تیار ہونی چاہئے۔ جو اُن سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ بعض عہدیداروں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ بعض اپنے بڑوں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ بعضوں کے گھروں کے مرد احباب عہدیداروں سے ناراض ہوتے ہیں اس طرح پورا خاندان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ان خاندانوں کو بھی آپ نے قریب لانا ہے۔

اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ اس کے لئے امسال ہم نے کافی کوشش کی ہے کہ انفرادی سطح پر اور چھوٹے لیول پر ہم کام کریں۔ بجائے اس کے کہ صرف ایک مرکزی سطح پر کام کیا جائے اور چند خواتین جو اس قابل تھیں ان کو شامل کر کے ان کی مدد سے یہ کام کیا گیا ہے تو ہمیں فائدہ ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: بس ٹھیک ہے پھر اس کو جاری رکھیں۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ ناصرات کی تجنید ہر مہینہ بدلتی رہتی ہے اور ان کے معیار بھی بدلتے رہتے ہیں۔ تو نصاب کے مطابق ان سے کس طرح کس معیار کا امتحان لیا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سال میں تین امتحان لیتے ہیں اور چار مہینہ بعد ہی لیتے ہیں۔ چار مہینہ جس کو گزر گئے اور پانچویں مہینے میں آ کر وہ اگلے معیار میں چلی گئی تو اس سے پہلے معیار کا ہی لے لیں۔ دس پندرہ دن کا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دنیا میں کہیں بھی ایسا مسئلہ نہیں اٹھا کہ دقّت پیش آئے۔ اگر آپ چار مہینے کے بعد امتحان لیتے ہیں تو ایک لڑکی اگر گیارہ سال نو مہینہ کی ہے۔ اور وہ امتحان کے وقت بارہ سال ایک ماہ کی ہو جاتی ہے تو اس سے آپ بارہ سال والے معیار کا امتحان لے لیں۔ اگلی سہ ماہی کا جو امتحان ہونا ہے اس میں اسے اگلے نصاب میں ڈال دیں۔ یہ تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ آپا جان جب لجنہ میں آئی تھیں تو آپا جان چند مثالیں دے رہی تھیں کہ جو نئی بچیاں احمدی ہوتی ہیں ان پر کلچر کو تھوپنے کی کوشش کی جاتی ہے تو آپ حیادار لباس کو اپنائیں اور بعض دفعہ ہمارے چوڑی دار پاجامہ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ دَور ایسا ہوتا تھا کہ پورا برقعہ اس کے اوپر ہوتا تھا تو آپ کا ڈھکا ہوا لباس ہونا چاہئے اور گھٹنے تک ہونا چاہئے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ آج کل جو ٹائٹس ہیں اور لڑکیاں پہنتی ہیں اس پر ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ٹائٹس پر وہ لمبی قمیص پہن لیتی ہیں جو گھٹنوں سے نیچے لٹکی ہوئی ہے تو پھر ٹائٹس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قمیص لمبی ہونی چاہئے۔ مَیں نے تو کہا تھا کہ لڑکیاں جین بھی استعمال کرتی ہیں۔ سکٹی

جینز بھی استعمال کرتی ہیں تو بے شک کریں لیکن پھر اس کے اوپر لمبی قمیص پہننی ضروری ہے۔ لمبی قمیص پہنیں یا پھر باہر آتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں۔ اصل میں یہ دیکھیں کہ پردہ کی روح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم غیروں کے سامنے اس زینت کو چھپاؤ جو تم اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی تو چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک جوان لڑکی گھر میں اپنے باپ اور جوان بھائی کے سامنے جین یا ٹائٹ کے اوپر بلاؤز پہن کر بغیر کسی حجاب کے پھر رہی ہے تو اس کو حیا نہیں رہے گی۔ اصل چیز حیا ہے اور حیا کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: باقی اگر تنگ پاجامہ پہنا جاتا ہے تو پہلے بھی پہنا جاتا تھا اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آج کل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی Shape نظر نہیں آتی۔ ٹخنے سے لے کر پنڈلی تک اور اوپر گھٹنے تک اس کی ایک ہی گولائی اور Shape ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پنڈلی کی Shape نظر نہیں آتی۔ جب کہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری shape نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے بتانا پڑے گا کہ ان دونوں میں فرق ہے۔ پس آپ بچیوں کو اس طرف لانے کی کوشش کریں کہ اصل چیز حیا ہے۔ ”اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ“ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس اگر آپ حیا کو رواج دے دیں تو آپ کے لباس اور پردے خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض مائیں بچیوں کا ساتھ دے رہی ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جن کی مائیں ساتھ دے رہی ہیں ان کو سمجھائیں۔ قرآن کریم میں یہ تو نہیں لکھا کہ ڈنڈا مارو۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ”فَذَکِّرْ“ پس نصیحت کرتے چلے جانا تمہارا کام ہے۔ تمہیں نصیحت کرنے والا بنایا گیا ہے۔ داروغہ نہیں بنایا گیا۔ پس عہدیداران کا کام ہے کہ جو چیز بھی غلط دیکھیں تو اس بارہ میں نصیحت کرتی چلی جائیں اور یہ دیکھا کریں کہ اس بارہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پردہ کے بھی کئی معیار ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی مثال دے چکا ہوں۔ لندن میں ایک مصر کا باشندہ احمدی ہوا۔ اس نے کہا کہ میری ماں کے لئے دعا کریں کہ وہ احمدی ہو جائے۔ مَیں نے اسے کہا کہ اپنی والدہ کو مسجد لایا کرو۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص آیا اور بتانے لگا کہ اس کی والدہ مسجد گئی تھی اور وہاں خواتین کا پردہ دیکھ کر کہنے لگی کہ تعلیم کی حد تک تو ٹھیک ہے مَیں سب کچھ مانتی ہوں لیکن تمہاری عورتیں پردہ نہیں کر رہیں۔ اور پردہ کا معیار اس کا وہ حجاب تھا جو عرب خواتین لیتی ہیں اور ماتھا ڈھانپ لیتی ہیں۔ بال نظر نہیں آتے۔ نہ آگے نہ پیچھے سے۔ اب بالوں کا پردہ بھی تو ایک حد تک ہے۔ اس لئے اگر فیشن کے لئے

آپ چھوٹا سا حجاب لے لیں اور پچھلے بالوں کو دکھانے کے لئے لہراتی پھریں تو وہ غلط چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی لئے تو مَیں نے کہا ہے کہ تربیت کے دوران بچیوں میں احساس پیدا کریں۔ ان کو یہ بتائیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اگر بچیوں کو، ہماری خواتین کو اس کا احساس ہو جائے تو پھر باقی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پردہ کا رواج صرف اسلام میں نہیں ہے۔ اصل چیز وہ روح ہے جو پردہ کے پیچھے ہے۔ مَیں حیا کی اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں یہ واقعہ آتا ہے کہ لڑکیاں حیا کی وجہ سے، پردہ کی وجہ سے، مردوں میں مکس اَپ نہ ہونے کی وجہ سے، اپنے ریوڑ کو پانی نہیں پلا رہی تھیں کہ مرد فارغ ہو جائیں تو ہم پلائیں گی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ریوڑ کو پانی پلا دیا اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک لڑکی حیا سے شرماتی ہوئی، جھجکتی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی کہ میرے باپ نے بلایا ہے۔ پس حیا کا تصور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ حیا اصل چیز ہے اور عورت کی عزت حیا میں ہی ہے۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ گھر میں غیر مرد نہیں رہ سکتا تھا۔ لڑکیوں کے باپ نے کہا کہ ان میں سے ایک سے شادی کر لو تا کہ محرم رشتہ قائم ہو جائے تب میرے گھر میں رہ سکتے ہو۔ تو پردہ کے لحاظ سے یہ محرم رشتہ کا جو تصور ہے یہ قائم ہونا چاہئے کہ کس حد تک مَردوں میں مِکس اَپ ہونا ہے اور کس حد تک ہمارا پردہ ہونا چاہئے۔ کہاں ہماری حیا کی حدود ہیں۔ یہ ساری چیزیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حیا اور پردہ کا تصور صرف اسلام کا تصور نہیں ہے بلکہ بہت پرانا تصور ہے۔ عیسائی نَنیں (nuns) جو حجاب اپنے سروں پر ڈالتی ہیں جس کو وہ سکارف کہہ لیں اور بازو لمبے پہنتی ہیں۔ پرانے زمانہ میں بھی اور اب بھی پہنتی ہیں اور یہ اس لئے پہنتی ہیں اور سکارف لیتی ہیں کہ یہ پردہ کی حَد ہے۔ تو یہ کہنا کہ ماڈرن زمانہ ہو گیا ہے۔ باقی مذاہب بگڑ گئے ہیں، بدل گئے ہیں۔ ان کی روحانی کتابوں میں لوگوں کی دخل اندازی شروع ہو چکی ہے اور ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ جب کہ قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں اس کی حفاظت کروں گا تو ہمیں بھی اس کے احکامات کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ ہم نے حفاظت کرنی ہے اور ان احکامات کی بھی حفاظت کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک دم میں تو آپ بدل نہیں سکتیں۔ ایک رات میں سارے انقلاب نہیں آجایا کرتے۔ جن گھروں میں تربیت نہیں ہے ان کو اپنے سے پہلے اٹیچ (Attach) کریں۔ ان کو یہ احساس ہو کہ عہدیدار ہماری ہمدرد ہیں۔ جب یہ احساس ہو جائے گا کہ ہمدرد ہیں تو پھر جو مرضی کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ افریقہ میں جو ہمارے سٹوڈنٹس تھے جب کوئی بعض غلط کام کرتے تھے تو ان کو سزا بھی دیا کرتا تھا۔ وہی سزا اگر کوئی غانین ان کو دیتا تھا تو برداشت نہیں کرتے تھے۔ میرا طریق یہ تھا کہ مَیں پہلے ان کو بٹھاتا تھا۔ ایک لیکچر دیتا تھا۔ ان سے تسلیم کرواتا تھا کہ تمہاری یہ غلطی ہے۔ وہ اس کو مان لیتے تھے کہ ہاں ہماری غلطی ہے۔ پھر یہ بتاتا تھا کہ اس غلطی کی سزا ہونی چاہئے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ اس کی سزا بھی ہونی چاہئے۔ پھر مَیں سزا تجویز کرتا تھا اور وہ آرام سے سزا لیتے تھے اور اس کے بعد عزت کرتے تھے۔ تو یہ ایک لمبا طریق ہے، صبر اور حوصلے سے کام کرنے والا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ہمارے بعض عہدیدار ایسے ہیں کہ وہ سنتے ہی نہیں اور بعض عزتوں کے سوال پیدا ہو جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں ناظر اعلیٰ تھا تو جرمنی سے ایک صاحب گئے۔ بڑے غصّے سے دروازہ کھولا اور میرے دفتر میں آ گئے۔ مَیں نے کہا بات کیا ہے۔ بیٹھ کر بات کریں۔ غصّہ میں بولتے رہے، لیکچر دیتے رہے۔ مَیں خاموشی سے 15 منٹ ان کا لیکچر سنتا رہا۔ فلاں ناظر کے خلاف شکایت تھی۔ تو مَیں نے ان سے کہا کہ جو ناظر کہہ رہا ہے بات ٹھیک ہے لیکن یہ جواب اس کو تمہیں اس طرح نہیں دینا چاہئے تھا۔ اب واپس جائیں ان کو مَیں فون کر دیتا ہوں اور کام جتنے دن کے بعد ناظر صاحب نے بتایا تھا اتنے دن کے بعد ہی ہونا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اپنا غصّہ مجھ پر نکال چکے تھے اور ناظر صاحب سے دوبارہ مل کر واپس آئے اور مجھے کہا کہ جس طرح آپ نے صبر سے میری ساری باتیں سن لی ہیں اپنے ناظروں کو کہہ دیا کریں کہ وہ بھی سن لیا کریں۔ تو اگر آپ لوگ صبر سے باتیں سن لیں تو بہت ساری تربیت اور اصلاح ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو بگڑے ہوئے ہیں ان کو بھی تو ہم نے ٹھیک کرنا ہے۔ باہر تو ہم تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ہمارے اپنے بچے ضائع ہوتے رہیں، ہماری لڑکیاں ضائع ہوتی رہیں، ہماری عورتیں ضائع ہوتی رہیں، ہمارے مرد ضائع ہوتے رہیں تو پھر اس تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیکرٹری تربیت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جب مَیں تربیت کے حوالہ سے عائلی مسائل کے بارہ میں لجنہ سے بات کرتی ہوں تو مجھے ہر دفعہ ایک ہی سوال کرتی ہیں کہ لجنہ تو ہم کو بڑے اچھے طریقہ سے سمجھاتی ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ ہمارے مردوں کو بھی سمجھانے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَردوں کو بھی مَیں کہہ چکا ہوں، سمجھاتا رہتا ہوں۔ قرآن شریف میں ذِکّر کا حکم ہے کہ تم نصیحت کرتے جاؤ۔ اب اگر کانوں پر جوں نہیں رینگتی تو ہمارا بھی جو کام ہے ہم کئے جا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جو ذیلی تنظیمیں بنائی تھیں وہ اس لئے بنائی تھیں کہ اگر مَرد صحیح طرح سے کام نہیں کر رہے تو عورتیں کر لیں۔ بوڑھے نہیں کر رہے تو نوجوان کر لیں۔ عورتیں اگر اپنی ذمہ داری کو سنبھال لیں تو انشاء اللہ انقلاب آ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ماؤں کی تربیت بھی کریں۔ مستقل کرتے چلے جائیں۔ کئی دفعہ جب مَیں ذکر کرتا ہوں تو صرف لڑکیوں کے حوالے سے نہیں کرتا، مَیں ماؤں کو بھی یہ کہتا ہوں کہ تمہارے لڑکے، ان کو سنبھالنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔ بعد میں یہ نہ لکھا کریں کہ بچے آوارہ گرد ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: لندن میں بڑے نیک لوگوں کے بعض وقف نَو بچے تھے جو یوکے میں ایشین، افریقن کے گینگ کے ساتھ مل کر لڑائی میں بدمعاشی میں اور بیہودگیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کو تو اب وقف نو سے نکال دیا گیا۔ ان کے والدین اچھے بھلے جماعتی کام کرنے والے نیک لوگ ہیں لیکن چونکہ گھر میں بیلنس نہیں ہے جس کی وجہ سے بچے بگڑ جاتے ہیں یا ماں نے بچے کو کچھ نہیں کہنا، لاڈ سے رکھا ہوا ہے۔ یا ماں کے اپنے عمل ایسے ہیں کہ دو عملی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے تربیت چھوٹوں کی بھی کرنی ہے اور بڑوں کی بھی کرنی ہے اور جس کو بھی توجہ دلانی ہے اس کی پہلے اصل وجہ معلوم کریں اور پھر تربیت کریں۔ ان کو کچھ خوف خدا دلائیں، کچھ پیار سے سمجھائیں تو چند ایک ہی ایسی عورتیں، مائیں ہوں گی جن کو سمجھانے کی ضرورت پیش آئے گی۔ ورنہ ستّر پچھتّر، اسّی فیصد تو انشاء اللہ ٹھیک ہی ہوں گی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت النصر“ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ کل 15 افراد نے بیعت کی سعادت پائی جن میں چھ مرد اور نو (9) خواتین اور بچیاں تھیں۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سربیا، کردستان، ناروے، جنوبی کوریا، تھائی لینڈ، مراکش اور پاکستان سے تھا۔ بیعت کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3/ اکتوبر 2011ء بروز سوموار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے "مسجد بیت النصر" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

ناروے کے سابق وزیر اعظم Kjell Magne Bondevik کی حضور انور سے ملاقات

ناروے کے سابق وزیر اعظم Kjell Magne مسجد بیت النصر کے وزٹ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ موصوف نے مسجد کے وزٹ کے بعد دفتر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ مَیں نے مسجد دیکھی ہے اور سارا کمپلیکس دیکھا ہے، بہت خوبصورت مسجد اور عمارت ہے۔ آپ کو اس کی تعمیر پر مبارک ہو۔ ایئرپورٹ پر آتے اور جاتے ہوئے بہت دُور سے موٹروے پر نظر آتی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ 2005ء میں ناروے کے وزیر اعظم رہے ہیں اور آجکل ناروے میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے صدر ہیں اور انٹرنیشنل طور پر کام کر رہے ہیں۔

موصوف بحیثیت وزیر اعظم اور اُس کے بعد بھی پاکستان کا وزٹ کر چکے ہیں۔ پاکستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے سب کے حقوق برابر ہونے چاہئیں لیکن ہمیں ہمارے سِول رائٹس سے محروم کر دیا گیا ہے اور ہم پر جو ظلم کیا گیا ہے اور اب بھی کیا جا رہا ہے وہ قانون کی وجہ سے کیا جا رہا ہے۔ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ پھر 1984ء میں ہمارے خلاف بعض مزید ظالمانہ قوانین بنائے گئے اور پابندیاں لگائی گئیں۔ ہمیں ووٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا جو ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ اور یہ شرط لگا دی گئی کہ اگر ووٹ دینا ہے تو غیر مسلم کی حیثیت سے ووٹ دو جو کہ ہمارے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔ ہم بھی دوسرے شہریوں کی طرح پاکستان کے شہری

ہیں اور دوسرے شہریوں کی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ تمام سہولیات سے فائدہ اٹھائیں لیکن ایسا نہیں ہے اور ہمیں بہت سی سہولیات سے محروم رکھا جارہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں لیکن بطور شہری کے سب کا برابر کا حق ہونا چاہئے اور ووٹ کا حق ملنا چاہئے۔ یہ سب سے زیادہ ضروری ہے۔

سابق وزیر اعظم موصوف نے بتایا کہ احمدی پُر امن ہیں، محبت و پیار سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ملک کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ 22 جولائی کے واقعہ نے ناروے کو ہلا کر رکھ دیا ہے جب ایک دہشت گردی کے واقعہ میں 77 نوجوان اور بچے ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ نے ناروے کو متحد کر دیا ہے۔ مختلف پارٹیز اور تنظیمیں آپس میں متحد ہو گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ واقعہ ہوا اُس وقت ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔ مَیں نے جلسہ پر بھی اپنے ایک خطاب میں افسوس کا اظہار کیا تھا۔ پھر بعد میں وزیر اعظم ناروے کو افسوس کا خط بھی لکھا تھا۔ اب یہاں مسجد کے افتتاح کی Reception میں بھی افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ اور آج یہاں آپ کے ساتھ بھی افسوس کا اظہار کر رہا ہوں۔ ان مرنے والوں کے جو عزیز و اقارب ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے اور ان کے دکھ اور تکلیفیں دُور فرمائے۔

آخر پر وزیر اعظم موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے موصوف کو مسجد بیت النصر کا کرسٹل کا بنا ہوا ایک سوونیئر پیش کیا۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات دس بج کر 55 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موصوف سابق وزیر اعظم کو مسجد کے باہر دروازہ تک چھوڑنے آئے اور انہیں رخصت کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پولیس چیف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے کے سابق وزیر اعظم Kjell Magne Bondevik کو مسجد بیت النصر کا سوینئر تحفۃً دے رہے ہیں

اوسلو کے پولیس چیف Erik Andersen حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہوئے

پولیس چیف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مسجد میں سیکورٹی کے فرائض ادا کرنے پر پولیس چیف کا شکریہ ادا کیا۔ پولیس چیف نے بتایا کہ جماعت کا ہمارے ساتھ بہت اچھا تعاون ہے۔ سب پولیس والے بھی بہت خوش ہیں۔ جماعت نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے اور ہماری ضیافت کی ہے۔ آخر پر پولیس چیف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

احمدیہ قبرستان کا وزٹ اور قبور پر دعا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم بشارت احمد صابر صاحب صدر مجلس انصاراللہ ناروے کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ قبرستان کا بھی وزٹ فرمایا۔ مسجد نصر سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بہت بڑا عام قبرستان ہے جس کا ایک حصہ حکومتی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ جماعت نے آگے اس حصہ کے دو حصے کر کے ایک کو بطور قطعہ موصیان مخصوص کیا ہے جبکہ دوسرا حصہ بطور عام قبرستان کے رکھا گیا ہے جس میں غیر موصی احباب کی تدفین ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان میں تشریف لے گئے اور وہاں مدفون موصی احباب کی قبور پر اجتماعی دعا کی۔ بعد ازاں حضور انور قبرستان کے دوسرے حصہ میں تشریف لائے اور وہاں پر مدفون احباب کی قبور پر دعا کی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مدفون احباب کی قبور پر ان کے لئے دعا کی ورنہ ان مرحومین کی زندگیوں میں ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمارے مرنے کے بعد کبھی خلیفۃ المسیح ہماری قبروں پر آکر ہمارے لئے دعا کریں گے۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

قبرستان کے وزٹ اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد بیت النصر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

گیارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

نیشنل مجلس عاملہ

دائیں سے بائیں (بیٹھے ہوئے): اطہر محمود قریشی صاحب (سیکریٹری جائداد)، کفائت اللہ بشارت صاحب (امین)، شاہد عمر ناصر صاحب (سیکریٹری وقفِ نو)، رفیع احمد منہاس صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری مال)، ظہور احمد چوہدری صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، راجہ فرحت احمد صاحب (سیکریٹری ضیافت)، نصیر احمد صاحب (محاسب)، خواجہ عبدالمنعم ناصر صاحب (سیکریٹری تربیت)

(کرسیوں پر): ملک محمود ایاز صاحب (سیکریٹری امور خارجہ)، بشارت احمد صابر صاحب (صدر مجلس انصار اللہ)، چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب (مبلغ سلسلہ)، چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب (جنرل سیکریٹری)، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، زرتشت منیر احمد خان صاحب (نیشنل امیر)، سید مبارک احمد شاہ صاحب (سیکریٹری امور عامہ)، نثار احمد صاحب (سیکریٹری تحریک جدید)، شاہد احمد ڈار صاحب (سیکریٹری اشاعت)

(کھڑے ہوئے): عتیق احمد ورک صاحب (انٹرنل آڈیٹر)، خواجہ عبدالمومن صاحب (سیکریٹری وصایا)، محمد حمزہ احمد راجپوت صاحب (سیکریٹری تبلیغ)، سید عبدالحئی شاہ صاحب (نیشنل آڈیٹر)، ڈاکٹر سیف الرحمن صاحب (سیکریٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی)، خالد محمود ملک صاحب (سیکریٹری سمعی و بصری)، فضل احمد انس صاحب (سیکریٹری وقفِ جدید)، اُسامہ احمد راجپوت صاحب (سیکریٹری نومبائعین)، طارق محمود قریشی صاحب (سیکریٹری مال)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جنرل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری گیارہ جماعتیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کی تو بارہ مجالس ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ایک جماعت بڑی ہے وہاں ذیلی تنظیموں کی دو مجالس ہیں۔

☆ ایڈیشنل سیکرٹری مال نے بتایا کہ وہ جماعتوں کو اور چندہ ادا نہ کرنے والوں کو یاددہانی کرواتے ہیں جن کا چندہ غیر معیاری ہو یا وہ نادہند ہوں تو ان کو بار بار توجہ دلا کر یاددہانی کروائی جاتی ہے۔ ان سے ذاتی طور پر رابطہ کیا جاتا ہے اور ان سے مل کر بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ عادت ڈالیں کہ اگر اُن کے ایسے معاشی حالات ہیں کہ نہیں دے سکتے یا شرح سے کم دینا ہے تو باقاعدہ اس کی اجازت حاصل کریں۔

☆سیکرٹری وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 576 افراد کمانے والے ہیں جن میں سے اس وقت تک وصیت کرنے والوں کی تعداد تین صد ہے۔ ان وصیت کرنے والوں میں سے 55 طلباء ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ بچوں کو حکومت کی طرف سے جو بھی الاؤنس ملتا ہے وہ سربراہ خاندان کی آمد شمار ہو گی۔ جو بھی حکومت کے مختلف اداروں کی طرف سے مختلف الاؤنسز کے ذریعہ رقم مل رہی ہے وہ باقاعدہ فیملی کے سربراہ کی آمد شمار ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وصیت کے حوالہ سے فرمایا کہ نیشنل عاملہ کے ممبران، صدران جماعت، ذیلی تنظیموں کے صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران پھر لوکل جماعتوں اور مجالس کی عاملہ سب کو تحریک کریں اور تحریک کرتے چلے جائیں۔ یہ مستقل کام تسلسل کے ساتھ ہونا چاہئے۔ باقی کچھ پر اثر ہو گا اور کچھ پر نہیں ہو گا۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ ان میں بھی احساس پیدا ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ میں جو معاون صدر ہے اس کے سپرد لجنہ وصیت کے حوالہ سے کام سپرد کر سکتی ہے۔ وصیت کے کام کے لئے مدد لے سکتی ہے۔ لجنہ تو اپنی طرف سے کوشش کرے گی اور کرتی رہے گی۔ لیکن جماعتی طور پر تحریک کرنا یہ آپ کا کام ہے۔

☆محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسید بکس کا حساب رکھتا ہوں اور کنٹرول کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ محاسب کی جو ذمّہ داریاں ہیں اور جو فرائض ہیں آپ ان کو قواعد میں پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے فرائض ادا کریں۔

☆سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اب ہماری دو جائیدادیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان جائیدادوں کی باقاعدہ Renovation کے لئے آپ کا بجٹ ہونا چاہئے۔ عمارت کی Maintenance کے مسائل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ باہر لان بھی ہے، پودوں، پھولوں پر بھی خرچ ہوتا ہے۔ آپ کا باقاعدہ بجٹ ہونا چاہئے اور شوریٰ کو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔ ہر تین سال بعد عمارات کا پینٹ وغیرہ دیکھنا بھی ضروری ہے اور پھر ہر سال کے لئے چھوٹی موٹی مرمّتوں کا بھی بجٹ ہونا چاہئے۔

☆سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 622 چندہ دہندہ ہیں جن میں سے تین سو موصی ہیں۔ باقی چندہ عام دینے والے 322 ہیں اور چندہ عام کا بجٹ 1.8 ملین کرونر ہے جبکہ وصیت کا چندہ 2.4 ملین کرونر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ احباب جماعت کی ماہانہ آمدنی اور اس ملک میں کم سے کم ماہانہ آمدنی کا

جائزہ لیا اور فرمایا ابھی آپ کے چندہ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ اصل یہ ہے کہ مالی قربانی کی روح پیدا ہو۔ غلط بیانی پر کسی کو مجبور نہ کریں۔ ہر ایک کو یہ علم ہونا چاہئے کہ چندہ خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے، یہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ موصیان کا چندہ سچائی کا معیار ظاہر کر رہا ہے۔ یہ تربیت کے لحاظ سے بہت اچھی چیز ہے۔ شرح کے لحاظ سے دینے کا یہی معیار دوسروں کا بھی ہونا چاہئے۔

☆انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ گزشتہ سال آٹھ جماعتوں کا حساب مکمل کیا ہے۔ Aims کی وجہ سے کام کافی آسان ہو گیا ہے۔

☆سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ماہانہ رسالہ "النور" شائع کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنا پرنٹنگ کا معیار بہتر کریں۔ اس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم پروفیشنل سے پرنٹنگ کروا رہے ہیں۔

☆سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوانوں کو ملازمت، بزنس کے حصول میں مدد کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اسائیلم کے سلسلہ میں مدد کرتے ہیں، لوگوں کے جھگڑے نپٹاتے ہیں اور قضاء کے فیصلوں کی تعمیل کرواتے ہیں۔

☆نیشنل آڈیٹر کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو مرکزی نمائندہ ہیں۔ آڈیٹر نے بتایا کہ رپورٹ سال کے بعد جاتی ہے۔ امسال کی ابھی تیار نہیں ہوئی۔

☆سیکرٹری سمعی و بصری نے بتایا کہ ریڈیو اور ٹی وی پر جماعتی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کا نارویجین زبان میں ترجمہ کر کے دیں۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح کے خطابات اور خطبات ہیں، نارویجین ترجمہ ڈب کر کے دے سکتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائیں جو تراجم کا کام کریں۔ اور جو اچھا پڑھنے والے ہیں ان کی آواز میں ڈب کریں۔ اب اس طرف توجہ کریں اور ڈب کر کے پروگرام دیں۔

☆سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے فرمایا: آجکل آپ کی ضیافت تو ہو رہی ہے۔

☆سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال دو تین لوگوں نے وقف عارضی کی تھی۔ اور پانچ چھ جماعتوں میں ہماری باقاعدہ قرآن کریم کی کلاسز ہوتی ہیں۔ بزرگ موصیان کو تحریک کی ہے کہ وہ کلاسز لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: باقاعدہ استاد مقرر کریں، اِن کو سند دیں، پھر وہ آگے پڑھائیں۔

☆سیکرٹری تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس تعلیمی کمیٹی ہے۔ میٹرک کے بعد طلباء کو آرگنائز کریں اور اِن کو بتائیں کہ آگے کیا کرنا ہے۔ ان کو گائیڈ کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کو پروگرام میں اکٹھا کر کے کسی ماہر سے لیکچر دلوایا کریں۔ اس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ

ہم ہر سال سیمینار کرتے ہیں اور نور احمد بولستاد صاحب جو پرنسپل رہے ہیں، وہ لیکچر دیتے ہیں اور طلباء کے سوالات کے جواب دیتے ہیں اور گائیڈ کرتے ہیں۔ اسی طرح ان سیمینارز میں وہ طلباء جو اس وقت ہائی لیول پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ بھی آکر طلباء کو بتاتے ہیں اور ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کے زیادہ سے زیادہ طلباء کو ڈاکٹرز، ٹیچرز اور انجینئرز کی فیلڈ میں جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی میڈیکل ایسوسی ایشن بھی بنائیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ یونیورسٹی لیول پر جانے والے ساٹھ ستّر طلباء ہیں جبکہ اس سے کم لیول پر سکول وغیرہ جانے والے 180 طلباء ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس ملک میں جو کم از کم تعلیم ہے وہ ہر طالبعلم کو مکمل کرنی چاہئے۔ جو بچے درمیان میں تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کو ڈپلومہ وغیرہ کروانا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا دو تین بچے مجھے ملے تھے۔ ان کو مَیں نے یہی کہا ہے کہ جو کم از کم تعلیم ہے وہ مکمل کریں۔

☆ سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ ایک لاکھ 80 ہزار کرونر ہمارا ٹارگٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ٹارگٹ تو کم ہے، ٹارگٹ بڑھانے کی کوشش کریں، سوچیں اور مجلس عاملہ میں غور کریں۔ خدام، لجنہ اور بچوں کو تحریک کریں۔

☆ سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ تین لاکھ دس ہزار کا ہمارا ٹارگٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال میں آپ لوگوں نے توفیق سے بڑھ کر خرچ کیا ہے۔ آئندہ سے آپ کو توجہ دینی چاہئے اور اس ٹارگٹ میں بھی اضافہ کریں۔

☆ سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ واقفین نو کی کُل تعداد 157 ہے۔ 100 لڑکے ہیں اور 57 لڑکیاں ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مرکز سے بھی لسٹ منگوائیں اور اپنا ریکارڈ چیک کریں۔ جماعتوں کو چاہئے کہ اپنے ریکارڈ آرگنائز کریں۔

لڑکیوں کو زیادہ تر ٹیچنگ اور میڈیسن میں جانا چاہئے۔ لڑکوں میں سے جس نے جامعہ میں نہیں جانا وہ میڈیسن، ٹیچنگ اور زبانیں سیکھنے کی کوشش کرے۔

☆ سیکرٹری تربیت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اختلافی مسائل پر ہم CD تیار کر رہے ہیں تاکہ نوجوانوں کو جوابات دینے کے لئے مواد ملے اور انہیں معلومات حاصل ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پر مسلمانوں سے بھی بات چیت ہوتی ہے اور عیسائیوں سے بھی بات ہوتی ہے اس لئے دو علیحدہ علیحدہ CDs ہونی چاہئیں۔ مسلمانوں کے لئے علیحدہ ہو اور عیسائیوں کے لئے علیحدہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو تو خدا پر یقین نہیں ہے۔ ہمارے بچوں پر بھی اس کا اثر ہو رہا ہے۔ اس لئے خدا پر یقین

کے بارہ میں بھی مواد ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا جائے اور قرآن کریم کے احکامات پر غور کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناروے میں جو برائیاں ہیں۔ قرآن کریم سے ان برائیوں کے تعلق میں آیات نکالیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات نکال کر جماعت کو دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو مسائل بڑھ رہے ہیں ان کے بارہ میں تربیتی مواد آنا چاہئے، اپنے ماحول کے حساب سے دیکھیں تربیت کی کیا ضرورت ہے۔ نوجوانوں میں اور بچیوں میں آجکل کیا کیا مسائل اٹھ رہے ہیں، رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ پردے کی کمیاں ہیں۔ اس پر توجہ دیں۔ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نکل جاتی ہے۔ گھروں میں مختلف فیملیوں کا آنا جانا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارے تعلقات ہیں۔ ہم پرانے واقف ہیں، یہ درست نہیں۔ جب ایک دوسرے کے گھروں میں آئیں۔ تو مرد علیحدہ بیٹھیں اور عورتیں علیحدہ پردہ میں بیٹھیں۔

اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ خلع طلاق کے کیسز کیوں زیادہ ہو رہے ہیں۔ کیا وجوہات ہیں۔ پھر ان وجوہات کے مطابق تربیت کریں اور تربیت کے لئے مواد مہیا کریں۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ اگر شعبہ تربیت فعال ہو اور تربیت صحیح ہو رہی ہو تو شعبہ مال، وصیت، تبلیغ اور امور عامہ کے بہت سے مسئلے ختم ہو جاتے ہیں۔ ان شعبوں کو بہت مدد مل جاتی ہے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ MTA پر لاکھوں ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ مختلف پروگرام چل رہے ہیں۔ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ خطبات سننے چاہئیں اور دوسرے تربیتی پروگرام دیکھنے چاہئیں۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کی رونق صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ مستقل قائم رہنی چاہئے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ اس امید پر نہ بیٹھے رہیں کہ مَیں آؤں گا تو اصلاح ہو گی۔ بہت سارے ملک ہیں جہاں مَیں نے جانا ہوتا ہے۔ حصہ رسدی جاتا ہوں۔

☆ سیکرٹری امور خارجہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب مسجد کی وجہ سے آپ کے کافی پبلک ریلیشن قائم ہوئے ہیں۔ اور اب یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بہت سے لوگ آئیں گے۔ اب آپ ان روابط کو قائم رکھیں اور Follow up کریں اور مزید روابط بڑھائیں۔

☆ سیکرٹری تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت 7 مرد اور 11 عورتیں نومبائعین میں شامل ہیں جن کی تربیت کی جا رہی

ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر تین سال بعد بھی یہ نومبائعین جماعت کی Main Stream میں شامل نہیں ہوتے تو پھر فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو ٹیم بنانی چاہئے جو اس طرف توجہ دے۔ ان نومبائعین کو جماعتی اجلاسات میں بولنے کا موقع دینا چاہئے۔ اس طرح ان کی تربیت بھی ہوگی اور یہ جلد نظام جماعت کا حصہ بنیں گے۔

☆حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اجلاسات میں زبان کا بھی لحاظ رکھیں۔ لوکل زبانوں میں اجلاسات ہونے چاہئیں۔ لوکل لوگوں کو اپنے اجلاسات میں شامل کریں۔ ان کو ذیلی تنظیموں میں سموئیں۔ اپنے اندر شامل کریں۔ چھوڑ نہ دیا کریں۔

☆"امین" نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کیش کی صورت میں اخراجات اور کمپنیوں کی ادائیگی امیر صاحب کی اجازت سے کرتا ہوں اور بینک اکاؤنٹس کا حساب رکھتا ہوں۔

☆سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم سیمینارز منعقد کرتے ہیں اور کتب کے سٹینڈز لگاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں۔ بہت سے لوگ خدا پر یقین نہیں رکھتے، مذہب کی ضرورت پر یقین نہیں رکھتے، اُن کو یہ احساس دلوائیں کہ خدا ہے اور مذہب ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہی تبلیغ ہے۔ پھر مختلف فرقے ہیں۔ شیعہ ہیں، سنّی ہیں اُن کے اپنے عقائد ہیں اور اپنے انداز ہیں۔ ان کو اس کے مطابق تبلیغ ہو۔ پھر یہاں مختلف قوموں کے لوگ باہر سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ نارتھ افریقہ سے آئے ہیں۔ مراکش کے ہیں۔ سربیا کے ہیں۔ آپ کو ہر قوم اور ہر ایک طبقہ کے لئے علیحدہ گروپس بنانے پڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب آپ کی مسجد بن گئی ہے۔ آپ کا تبلیغ کا کام بڑھ گیا ہے۔ بہت سے گروپس آئیں گے۔ لوگ رابطے کریں گے۔ پریس اور میڈیا میں اس کا چرچا ہوا ہے۔ اب تبلیغ کے نئے راستے نکلیں گے۔ اپنے تبلیغی پروگراموں میں مبلغ سلسلہ سے مدد لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیف لیٹس (Leaflets) کی تقسیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں تاکہ جلد جماعت کا تعارف دس فیصد تک پہنچے۔ پھر آئندہ سال یہ بتائیں اور اس عنوان پر لیف لیٹ تیار کرکے تقسیم کریں کہ مذہب کی ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ سچا اور حقیقی اسلام پیش کرتی ہے۔ پھر اس سے اگلا پیغام قدرے تفصیل سے دیں۔ آپ اپنے تبلیغی پروگراموں کے لئے شہر کے لوگوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے مختلف علاقوں کے لئے باہر نکلیں پھر باہر سے اندر کی طرف آئیں، دوسرے یہ کہ پوسٹ کے ذریعہ لیف لیٹس تقسیم نہیں کرنے۔ ذاتی طور پر گھروں میں جائیں اور دروازہ کھٹکھٹا کر دیں۔ لجنہ کو بھی شامل کریں۔ لجنہ اپنے پروگرام کے تحت علیحدہ تقسیم کرے۔ اس طرح جب آپ مل کر دیں گے تو واقفیت پیدا ہوگی اور ذاتی رابطے بڑھتے جائیں گے۔ مختلف علاقوں کے احمدیوں کے سپرد یہ کام کریں تو اُن کے اپنے اپنے علاقوں میں تعلق بڑھ جائیں گے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیشنل مجلس عاملہ اپنا اجلاس مقامی زبان میں کرسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص مقامی ہے تو

نارویجین زبان بولنی چاہئے۔ اگر زبان پر دسترس نہیں ہے تو پھر دوسری زبان کا استعمال ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ دس بیس سالوں کے بعد مجلس عاملہ میں نارویجین ہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اردو زبان بھی سیکھنی چاہئے۔ اپنے کلچر اور اپنی زبان کا علم ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت زیادہ لٹریچر اردو زبان میں ہے۔ ہم اپنی زبان کو کیوں چھوڑیں۔ بہت سارے لوگ اردو زبان سیکھتے ہیں۔ یوکے میں صدر لجنہ جرمن تھیں۔ بہت اعلیٰ اردو زبان جانتی ہیں اور بولتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہر حال اگر مقامی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو اُن کی زبان ہی بولنی چاہئے۔ ایک مقامی آدمی بھی اگر بیٹھا ہوا ہے تو اس کی زبان میں بات ہونی چاہئے اگر آپ کو وہ زبان آتی ہے۔ ورنہ اُس کے لئے ترجمہ کا انتظام ہو۔

بعض لوگ انگریزی میں بات کر رہے ہوتے ہیں۔ جب کوئی دوسرا آجائے جو انگریزی جانتا ہے تو اردو میں بات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کا کام صلح کروانا ہے۔ اصلاح کروانا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ ناچاقیاں ہوتی ہیں اور حالات بگڑتے ہیں تو اصلاحی کمیٹی کا کام ہے اور مرد کو اعتماد میں لے کر اصلاح احوال کرے اور سمجھانے کی کوشش کرے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام سمجھانے کی حد تک ہے۔ اگر پھر بھی مسئلہ ہو اور اصلاحی کارروائی ممکن نہ ہو تو قضاء میں چلے جائیں۔

اگر یہ برائیاں نظر آرہی ہیں کہ بے پردگی ہے تو لجنہ کے ذریعہ توجہ دلائیں اور لجنہ بچیوں کو خواتین کو اعتماد میں لے کر سمجھائے۔ پھر نوجوان ہیں اِن میں برائیاں دیکھیں تو ان کو سمجھائیں۔ اصلاح کرنا امور عامہ کا کام نہیں ہے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام ہے۔

☆ مسجد کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے ماشاء اللہ بہت اچھی خوبصورت مسجد بنالی ہے۔ آپ کی قربانیوں کا ذکر مَیں نے خطبہ میں کر دیا تھا۔ مجموعی تاثر ہر طرف سے بہت اچھا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران داڑھی رکھنے کی کوشش کریں۔ صرف وقتی داڑھی نہ ہو بلکہ باقاعدہ داڑھی رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شوریٰ کے ایک ممبر شوریٰ آنے پر داڑھی رکھ لیتے تھے اور شوریٰ کے بعد ختم کر دیتے تھے۔ چنانچہ مَیں نے ان کے اوپر پابندی لگائی کہ پورا سال داڑھی ہوگی تو تب آئندہ شوریٰ میں شرکت کر سکیں گے چنانچہ اب ایک سال سے انہوں نے رکھی ہوئی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر سوا ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النصر تشریف لائے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ ناروے، صدران لوکل جماعت، قائدین مجالس، سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ، ضیافت ڈیپارٹمنٹ اور شعبہ سمعی وبصری MTA نے مختلف گروپس کی صورت میں باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

صدرانِ جماعت

(دائیں سے بائیں) بیٹھے ہوئے: عبدالہادی صاحب (نور)، نعیم احمد خان صاحب (نتے دال)، چوہدری ادریس احمد صاحب (تھونس برگ)

(کرسیوں پر): عامر اسلام صاحب (نصر)، چوہدری محمد احمد منیر صاحب (بیرون)، زرتشت منیر احمد خان صاحب (نیشنل امیر)، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب (مبلغ سلسلہ)، چوہدری سلامت علی صاحب (تھئین)، قاضی منیر احمد صاحب (لورن سکوگ)

(کھڑے ہوئے): سید ریاض عباس جعفری صاحب (کلوفتا)، عبدالقیوم صاحب (درامن)، تنویر احمد صاحب (ہولملیاء)، وسیم احمد چوہدری (لامبے شتر)

جب یہ تمام گروپس تصویر بنوا چکے تو آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ ساری جماعت تصویر کے لئے آجائے۔ چنانچہ جماعت کے وہ سب احباب مرد، بچے، بوڑھے جو مسجد میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے آئے ہوئے ، اپنے پیارے آقا کے ارد گرد اکٹھے ہوگئے اور بہت سے آگے قدموں میں بیٹھ گئے اور تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

احباب جماعت اپنے آقا کے ساتھ

مسجد کی تعمیر میں غیر معمولی خدمت کرنے والوں میں سندات خوشنودی کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر کی تعمیر کے حوالہ سے غیر معمولی خدمت کرنے والوں اور لمبا عرصہ مستقل مزاجی سے وقار عمل کرنے والے احباب کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

درج ذیل احباب کو حضور انور کے دست مبارک سے یہ سندات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی:

محمد احمد صاحب، سلطان نصیر صاحب، نعیم الدین صاحب، امتیاز احمد علی صاحب، نعیم احمد صاحب، حفیظ احمد صاحب، نوید اقبال صاحب (جرمنی)، خواجہ لطف الرحمن صاحب، محمود احمد چودھری صاحب، مظفر احمد خالد صاحب، قاضی منیر احمد صاحب، اعجاز احمد سراء صاحب، خواجہ محمود اسلام صاحب، انصر محمود قریشی صاحب، بابر شہزاد صاحب، خواجہ عطاء العزیز صاحب، عطاء المحسن عزیز صاحب، عاطف الرحمن صاحب، راناطاہر محمود صاحب، راناطیب محمود صاحب، راناطلعت محمود صاحب، کامران مبشر صاحب، مبارک احمد انور صاحب، راجہ فرحت احمد صاحب، بشارت احمد صابر صاحب، ظہور احمد چودھری صاحب، عاصم محمود صاحب اور اطہر محمود قریشی صاحب۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بسوں پر اشتہار

جماعت احمدیہ ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناروے آمد کے موقع پر 72 بسوں (پبلک ٹرانسپورٹ) پر ایک بڑے سُپر سائز کا اشتہار لگوایا ہے۔ یہ اشتہار "احمدیہ مسجد بیت النصر" کی بڑے سائز کی تصویر اور "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کے ماٹو پر مشتمل ہے۔ اس طرح اوسلو (Oslo) شہر میں لاکھوں لوگ جماعت کے اس محبت اور امن کے پیغام اور مسجد بیت النصر کی خوبصورت عمارت کو دیکھتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے پھر جماعت سے رابطہ کرتے ہیں اور مسجد دیکھنے آتے ہیں۔

ناروے سے ہمبرگ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ناروے سے ہمبرگ (جرمنی) کے لئے روانگی تھی۔ جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ دوپہر سے قبل ہی احباب جماعت مرد و خواتین بچے بوڑھے مسجد بیت النصر میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ خواتین اور بچیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جمع تھی۔ دو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ بچیوں کا ایک گروپ "جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر" دعائیہ نظم پڑھ رہا تھا تو دوسرا گروپ "الوداع یا امیر المومنین الوداع" کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہا تھا۔ بڑے رقّت آمیز مناظر تھے۔ اس جدائی کی گھڑی میں خواتین، بچیوں اور مردوں، بوڑھوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق اور محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں امڈ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ پھر مرد احباب کے پاس تشریف لائے اور ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ مسجد بیت النصر سے اوسلو انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُسی گاڑی میں سوار تھے جو حکومت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ناروے میں قیام کے دوران حضور انور کے لئے مخصوص کی تھی اور پولیس کے ایک اعلیٰ افسر خود اس گاڑی کو ڈرائیو کر رہے تھے۔ جو گاڑی حضور انور کی کار کے پیچھے تھی وہ بھی حکومت ناروے نے مہیا کی ہوئی تھی اس میں بھی پولیس کی سپیشل فورس کے دو افسران موجود تھے۔

ناروے میں قیام کے دوران حکومت ناروے کی طرف سے سپیشل پولیس فورس کے تین افسران 24 گھنٹے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکیورٹی پر متعین رہے۔ ان کی Shifts آپس میں بدلتی تھیں لیکن ہر وقت تین موجود رہتے تھے۔ ان میں سے ایک پولیس افسر حضور انور کی رہائش گاہ کے باہر ڈیوٹی پر موجود رہتا تھا۔ جب حضور انور اپنے دفتر تشریف لاتے تو دفتر کے باہر ڈیوٹی پر موجود رہتا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھانے تشریف لاتے تو اُس وقت تک محراب کی سیڑھیوں کے ساتھ کھڑا رہتا جب تک حضور انور نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ ایک مسلسل حضور انور کی گاڑی کی حفاظت کی ڈیوٹی پر مامور تھا۔ اور تیسرا ہر وقت مسجد اور بیت النصر کے کمپلیکس کے ارد گرد راؤنڈ پر رہتا تھا۔ سپیشل پولیس فورس کے یہ افسران جو صرف سربراہان ممالک کی ڈیوٹی پر مامور کئے جاتے ہیں یہ اوسلو شہر کی اُس مسلّح اور جدید اسلحہ سے لیس پولیس کے علاوہ تھے جنہوں نے مسجد کے احاطہ میں ہی اپنا پولیس سٹیشن قائم کیا ہوا تھا اور 24 گھنٹے مسلسل مسجد اور اس کی طرف سے آنے والے راستوں کی سیکیورٹی پر مامور تھے۔ غرض پولیس کی دو علیحدہ علیحدہ فورسز اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔

نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد تین بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوسلو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی گاڑی ایئرپورٹ کے ایک خصوصی گیٹ سے جو صرف اہم شخصیات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئی۔ سیکیورٹی کی معمول کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد یہ دونوں گاڑیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لے کر جہاز کی سیڑھیوں تک آئیں۔

مکرم امیر صاحب ناروے زرتشت منیر احمد خان صاحب اور مکرم فواد محمود خان صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے جہاز کی سیڑھیوں تک ساتھ آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دونوں احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

ایمان افروز مناظر

بر موقع افتتاح

مسجد بیت النصر اوسلو

مسجد کمیٹی

دائیں سے بائیں (کرسیوں پر):۔ منظور قدیر صاحب، شاہد احمد ڈار صاحب، ملک محمود ایاز صاحب (سیکریٹری)، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ، زر تشت منیر احمد خان صاحب (صدر)، چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب، چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب (مبلغ سلسلہ)

(کھڑے ہوئے):۔ اطہر محمود قریشی صاحب، طارق محمود قریشی صاحب، خواجہ عبدالمنعم ناصر صاحب

کارکنان جلسہ سالانہ

قضاء بورڈ

دائیں سے بائیں (کرسیوں پر):۔ چوہدری محمد احمد منیر صاحب (ناظم قضاء بورڈ)، زرتشت منیر احمد خان صاحب (نیشنل امیر)، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ،
سید کمال یوسف صاحب (صدر قضاء بورڈ)، چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب (مبلغ سلسلہ)
کھڑے ہوئے:۔ منظور قدیر خان صاحب (ممبر قضاء بورڈ)، مصطفیٰ ظفر صاحب (قاضی کرسچن ساند)، منیر احمد چوہدری صاحب (قاضی اوسلو)

حضور انور 26 ستمبر کی شام مختلف انتظامات کا جائزہ لے رہے ہیں

آمد بیت النصر کے موقع پر امیر جماعت ناروے زرتشت منیر احمد خان اور شاہد احمد ڈار صاحب افسر جلسہ سالانہ ناروے حضور کی معیت میں

دفاتر کا معائنہ

معائنہ بیت النصر

معائنہ بیت النصر

معائنہ بیت النصر کے دوران

معائنہ کے دوران

کچن کے معائنہ کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے

معائنہ بیت النصر کے دوران

معائنہ بیت النصر کے دوران استفسار فرماتے ہوئے

MAKHZAN-E-TASAWEER

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچن کا معائنہ فرما رہے ہیں

ناروبجن پارلیمنٹ میں مسٹر شیل حضور انور سے مسجد بیت النصر کا سوینئر وصول کرتے ہوئے

کلچر منسٹر ناروے، مسجد بیت النصر کے وزٹ کے موقع پر